صبح صادق	05:09
طلوع آفتاب	06:24
زوال آفتاب	12:37
غروب آفتاب	06:50

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ازار "(یعنی پاجامہ وغیرہ) کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ "(بخاری) مردوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے کپڑے لٹکائیں۔

روزنامہ ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 248, Monday- 07 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۴۸ ۞ پیر،۶ر ستمبر،۲۰۲۶، ۲۴ر ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپیے، صفحات:۸

اتراکھنڈ میں مدارس کے خلاف بڑی کارروائی،

دہرادون اور ہلدوانی سمیت اب تک ۲۰ر ادارے بند

محکمۂ اقلیتی فلاح و بہبود اور مقامی انتظامیہ کی مشترکہ ٹیموں نے دہرادون اور ہلدوانی میں کئی مدارس کو سیل کیا ہے، جو غیر منظور شدہ تھے۔ خبر کے مطابق اب تک 20 مدارس کو مکمل طور پر بند کرا دیا گیا ہے۔ اتراکھنڈ حکومت نے مقررہ منظوری اور تعلیمی معیار پر عمل نہ کرنے والے مدارس کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' پر شائع خبر کے مطابق محکمۂ اقلیتی فلاح و بہبود اور مقامی انتظامیہ کی مشترکہ ٹیموں نے ریاست کے دہرادون اور ہلدوانی میں ایسے کئی مدارس کو سیل کیا ہے، جو غیر منظور شدہ تھے۔ خبر کے مطابق اب تک 20 مدارس کو مکمل طور پر بند کرا دیا گیا ہے۔ اتراکھنڈ کے محکمۂ اقلیتی فلاح و بہبود کے خصوصی سکریٹری پراگ مدھوکر دھکاتے کے مطابق دہرادون کے 3 مدارس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آزاد کالونی میں واقع مدرسہ جامعۃ السلام الاسلامیہ کو انتظامیہ نے سیل کر دیا ہے۔ وہیں آزاد کالونی (ماجرا) میں واقع مدرسہ دارالارقم اور مدرسہ دارالعلوم رحیمیہ کی انتظامیہ نے تحریری طور پر مدرسہ بند کرنے کی اطلاع دی ہے۔ دھکاتے نے کہا کہ ریاست میں اب تک 17 مدارس کو سیل کیا جا چکا ہے، جبکہ 3 دیگر مدارس کی انتظامیہ نے مدرسہ بند کرنے کی تحریری اطلاع دی اور تصدیق کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریاست میں کل 20 غیر منظور شدہ مدارس کو بند کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ نینی تال ضلع کے ہلدوانی میں بھی 2 غیر منظور شدہ مدارس کو سیل کرنے کی کارروائی کی گئی ہے۔ یہاں گوجاجلی شمال میں شنی بازار روڈ پر واقع مدرسہ جامعہ نوریہ برکاتیہ اینہ اور اندرا نگر، بنبھول پورہ میں واقع ایک دیگر غیر منظور شدہ مدرسے کو بھی سیل کر دیا گیا ہے۔ ہلدوانی نگر مجسٹریٹ اے پی واجپئی نے بتایا کہ متعلقہ مدرسہ انتظامیہ سے منظوری سے متعلق دستاویزات پیش کرنے کو کہا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ضروری دستاویزات پیش نہ کیے جانے پر اصول وضوابط کے مطابق سیل کرنے کی کارروائی کی گئی۔

اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے سخت ہدایات دی ہیں کہ ریاست میں کوئی بھی تعلیمی ادارہ مقررہ قوانین اور منظوری سے متعلق ضروریات کو پورا کیے بغیر نہیں چلنا چاہیے۔ ریاست میں نافذ نئے نظام کے تحت حکومت کا مقصد اقلیتی تعلیمی اداروں میں تعلیمی معیار کو سختی سے نافذ کرتے ہوئے بچوں کے لیے جدید اور معیاری تعلیم کو یقینی بنانا ہے۔ وزیر اعلیٰ دھامی نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ بچوں کے مستقبل یا تعلیم کے معیار سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے اداروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی جاری رہے گی۔ اتراکھنڈ حکومت نے غیر منظور شدہ اور تعلیمی معیار پر پورا نہ اترنے والے مدارس کے خلاف ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے اب تک ریاست بھر میں 20 مدارس کو بند کر دیا ہے۔ محکمۂ اقلیتی فلاح و بہبود اور مقامی انتظامیہ کی مشترکہ ٹیموں نے دہرادون، ہلدوانی اور دیگر علاقوں میں یہ مہم چلائی ہے۔ مدارس کو سیل کرنے کی وجہ: یہ کارروائی ان اداروں کے خلاف کی گئی ہے جو حکومت سے منظور شدہ نہیں تھے اور معائنہ کے دوران رجسٹریشن یا منظوری سے متعلق مطلوبہ دستاویزات پیش کرنے میں ناکام رہے۔ مجموعی طور پر 20 مدارس کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے، جن میں سے 17 مدارس کو انتظامیہ نے سیل کیا ہے جبکہ 3 مدارس نے خود اپنا کام کاج بند کر دیا ہے۔ دہرادون کے آزاد کالونی علاقے میں واقع مدرسہ جامعۃ السلام الاسلامیہ سمیت 3 مدارس کو سیل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہلدوانی کے بن بھول پورہ علاقے میں بھی مدارس کو کاغذات کی جانچ کے بعد سیل کیا گیا ہے۔ اتراکھنڈ کی بی جے پی حکومت کا کہنا ہے کہ ریاست میں صرف انہی مدارس کو چلنے کی اجازت دی جائے گی جو حکومت کے مقررہ تعلیمی معیارات اور قوانین پر پورا اترتے ہوں۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ غیر قانونی اور غیر منظور شدہ اداروں کے خلاف یہ مہم آگے بھی جاری رہے گی۔

ستیہ نکیتن حادثہ: نائب صدر، وزیر اعظم نریندر مودی کھڑگے سمیت رہنماؤں کا اظہارِ افسوس، اموات کی تعداد ۳ر ہوئی

نئی دہلی: دہلی کے ستیہ نکیتن علاقے میں اتوار کو ایک کثیر منزلہ عمارت منہدم ہونے کے واقعے میں اموات کی تعداد بڑھ کر 3 ہوگئی ہے، جبکہ اب تک 11 افراد کو ملبہ سے بحفاظت نکالا جا چکا ہے۔ حادثے کے بعد قومی آفات سے نمٹنے والی فورس (این ڈی آر ایف)، دہلی فائر سروس، پولیس اور دیگر امدادی ٹیموں کا ریسکیو آپریشن مسلسل جاری ہے۔ ملبہ میں مزید افراد کے پھنسے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حادثے کا شکار عمارت دہلی یونیورسٹی کے ساؤتھ کیمپس کے قریب ستیہ نکیتن علاقے میں واقع تھی اور اسے طلبہ کے لیے پیئنگ گیسٹ (پی جی) کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ دہلی پولیس کے مطابق عمارت میں ایک بیسمنٹ اور اوپر پانچ منزلیں تھیں۔ واقعے کے وقت بیسمنٹ میں مرمت کا کام جاری تھا۔ پولیس کو دوپہر تقریباً 1:34 بجے عمارت منہدم ہونے کی اطلاع ملی، جس کے فوراً بعد پولیس، فائر بریگیڈ، کیٹ ایمبولینس اور دیگر ہنگامی خدمات موقع پر پہنچ گئیں۔ این ڈی آر ایف کی ٹیم نے بھی سرچ اینڈ ریسکیو آپریشن میں حصہ لیا۔ امدادی اہلکار بھاری مشینری، جدید کیمروں اور دیگر آلات کی مدد سے ملبہ کے اندر پھنسے افراد کی تلاش کر رہے ہیں۔ ریسکیو ٹیموں کی جانب سے ملبہ میں پھنسے افراد تک آکسیجن پہنچانے کے لیے سلنڈر بھی اندر بھیجے گئے ہیں۔ آس پاس کی عمارتوں کو احتیاطی طور پر خالی کرا لیا گیا ہے، جبکہ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے کر لوگوں سے جائے حادثہ سے دور رہنے کی اپیل کی ہے۔ نائب صدر سی پی رادھا کرشنن نے ستیہ نکیتن میں عمارت منہدم ہونے کے سانحے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے جاں بحق افراد کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی اس حادثے کو انتہائی افسوس ناک قرار دیا۔ انہوں نے مرنے والوں کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ متعلقہ حکام جائے حادثہ پر راحت اور بچاؤ کے کام میں مصروف ہیں اور متاثرین کو ہر ممکن مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے بتایا کہ انہوں نے دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سے بات کی ہے۔ ان کے مطابق وزیر اعلیٰ خود جائے حادثہ پر امدادی کارروائی کی نگرانی کر رہی ہیں اور بچاؤ و راحت کے تمام ضروری اقدامات تیزی سے کیے جا رہے ہیں۔

سرکٹ ہاؤس کے احاطہ میں نماز پڑھنے پر ایس پی لیڈر پر ایف آئی آر

عوامی راستے میں خطرہ اور رکاوٹ پیدا کرنے کی شکایت درج کی گئی۔

عوامی راستے میں خطرہ اور رکاوٹ پیدا کرنے کی شکایت درج کی گئی۔ اتر پردیش کے مرادآباد میں سرکاری سرکٹ ہاؤس کے احاطے میں سڑک پر نماز ادا کرنے کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سماج وادی پارٹی کے ضلعی نائب صدر حاجی محمد عثمان کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ حاجی محمد عثمان بلاری کے رکن اسمبلی محمد فہیم عرفان کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ جمعہ کا ہے۔ ویڈیو میں حاجی عثمان اپنی گاڑی کے پیچھے سرکٹ ہاؤس کے قریب نماز ادا کرتے نظر آ رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق وہ سرکٹ ہاؤس میں اتر پردیش قانون ساز کونسل میں اپوزیشن لیڈر لال بہاری یادو سے ملاقات کیلئے گئے تھے، جو وہاں مقیم تھے۔ ایس پی لیڈروں کے ساتھ ملاقات کے بعد عثمان باہر آئے اور سرکٹ ہاؤس کے لان کے قریب نماز ادا کی۔ اس دوران کسی نے اس کا ویڈیو بنا لیا جو سنیچر کو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا۔ پولیس نے سرکٹ ہاؤس کے پی ڈبلیو ڈی محکمہ کے جونیئر انجینئر انیت کمار کی تحریری شکایت پر عثمان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات ۲۸۵ر اور ۲۹۲ر کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ان دفعات کا تعلق عوامی راستے میں خطرات کھڑے کرنے یا رکاوٹ پیدا کرنے اور عوامی خلل سے ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے کی مزید تفتیش کی جا رہی ہے۔ اس واقعے نے سیاسی اور سماجی سطح پر بھی بحث چھیڑ دی ہے۔ بعض ہندو تنظیموں نے سرکاری احاطہ میں نماز پڑھنے پر اعتراض کرتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ دوسری جانب حاجی عثمان نے اپنے اقدام کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ نماز ادا کرنا ان کا مذہبی فریضہ ہے اور انہوں نے راستے میں رکاوٹ پیدا نہیں کی۔ انہوں نے یہ کہا کہ نماز پڑھنا شرم کی بات نہیں، فخر کی بات ہے۔

سہارنپور مسجد انہدام پر سیاست گرم، اکھلیش یادو نے بھیجا ۲۲ر رکنی وفد

ایس پی صدر کی ہدایت پر پارٹی کا ۲۲ر رکنی وفد سہارنپور جائے گا، وفد کمشنر سے ملاقات کرے گا اور پورے معاملے کی معلومات حاصل کرے گا

مسجد گرائے جانے کے معاملے پر ایس پی صدر اکھلیش یادو کی ہدایت پر پارٹی کا 22 رکنی وفد پیر کو سہارنپور جائے گا۔ اس دوران وفد کمشنر سے ملاقات کرے گا اور پورے معاملے کی معلومات حاصل کرے گا۔ اتر پردیش کے سہارنپور میں کلکٹریٹ احاطے میں واقع 100 سال سے زیادہ پرانی مسجد کو گرائے جانے کے معاملے پر ریاست کی سیاست گرم ہو گئی ہے۔ اپوزیشن جماعتیں اس کارروائی کو لے کر یوگی حکومت اور انتظامیہ کو سخت تنقید کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ اسی درمیان سماج وادی پارٹی کا ایک وفد سہارنپور جانے والا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق مسجد گرائے جانے کے معاملے پر ایس پی کا نمائندہ وفد کل یعنی پیر (7 ستمبر) کو سہارنپور جائے گا۔ وفد میں پارٹی کے 22 لیڈر شامل ہوں گے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ایس پی صدر اکھلیش یادو کی ہدایت پر یہ وفد کمشنر سے ملاقات کرے گا۔ 22 رکنی وفد میں کیرانہ کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن، رکن پارلیمنٹ ہریندر ملک، ایس پی کے قومی جنرل سکریٹری چودھری رودر سین، سابق رکن پارلیمنٹ حاجی فضل الرحمن، رکن اسمبلی اتل پردھان، رکن اسمبلی آشو ملک، رکن اسمبلی عمر علی سمیت کئی رہنما شامل ہوں گے۔ پارٹی نے سوشل میڈیا کے ذریعے اس کی اطلاع دی ہے۔ پارٹی کے مطابق یہ وفد پہلے آج یعنی اتوار (6 ستمبر) کو سہارنپور جانے والا تھا، لیکن کسی وجہ سے تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی اور اب وفد 7 ستمبر کو جائے گا۔ سماج وادی پارٹی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ سہارنپور میں انتظامیہ کی جانب سے 119 سال پرانی مسجد گرائے جانے کے معاملے میں پارٹی کا وفد 6 ستمبر کے بجائے 7 ستمبر کو سہارنپور جائے گا۔ پارٹی کے مطابق وفد اس واقعے کے سلسلے میں کمشنر سے ملاقات کرے گا، پورے معاملے کی معلومات حاصل کرے گا اور اس کی رپورٹ ریاستی دفتر کو سونپے گا۔ گزشتہ روز سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن نے اس معاملے پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے عدالت جانے کی بات کہی تھی۔ انہوں نے آئین کا گلا گھونٹے جانے کی بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس معاملے میں کوئی مہلت نہیں دی گئی، جبکہ دہشت گردوں کو مہلت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سہارنپور کی مسجد پر پلیس آف ورشپ ایکٹ لاگو ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ مسجد 1947 سے پہلے کی بنی ہوئی ہے۔

انڈونیشیا میں شدید آتش فشانی دھماکہ، راکھ ۵۰ر ہزار فٹ تک پہنچی

جکارتہ کے سوئیکارنو ہٹا ایئر پورٹ پر ۲۰۹ر پروازیں متاثر اور ہزاروں مسافر پریشان ہوئے۔

انڈونیشیا کے اناک کراکاٹوا آتش فشاں میں مسلسل دھماکوں سے راکھ کا بادل 50 ہزار فٹ تک پہنچ گیا۔ جکارتہ کے سوئیکارنو ہٹا ایئرپورٹ پر 209 پروازیں متاثر اور ہزاروں مسافر پریشان ہوئے۔ انڈونیشیا میں اناک کراکاٹوا آتش فشاں نے ہفتے اور اتوار کو شدید دھماکوں کے ساتھ دوبارہ اپنی خطرناک سرگرمی کا مظاہرہ کیا، جس کے نتیجے میں راکھ کا ایک بڑا بادل فضا میں بلند ہو کر تقریباً 50 ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچ گیا۔ آتش فشانی راکھ کے اس گہرے بادل کے باعث راجدھانی جکارتہ کے اہم بین الاقوامی ہوائی اڈے سوئیکارنو-ہٹا پر متعدد پروازیں متاثر ہوئیں اور ہزاروں مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ انٹارا نیوز ایجنسی کے مطابق، فضائی سلامتی کے پیش نظر سوئیکارنو-ہٹا ایئر پورٹ سے پروازوں کی آمد و رفت عارضی طور پر روکنا پڑی۔ حکام کا کہنا ہے کہ آتش فشاں سے نکلنے والی راکھ تقریباً 50 ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچ گئی تھی، جس کے باعث طیاروں کی پرواز انتہائی خطرناک ہو سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق آتش فشانی راکھ طیاروں کے لیے سنگین خطرہ بن سکتی ہے۔ یہ راکھ طیارے کے انجن میں داخل ہو کر اسے نقصان پہنچانے کے علاوہ پائلٹوں کے لیے حد نگاہ بھی متاثر کر سکتی ہے۔ اسی وجہ سے مسافروں کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی پروازوں کو منسوخ یا مؤخر کرنا پڑا، جبکہ بعض بین الاقوامی پروازوں کے راستے تبدیل کیے گئے۔ رپورٹ کے مطابق اس صورتحال سے مجموعی طور پر تقریباً 209 پروازیں متاثر ہوئیں اور لگ بھگ 22,800 مسافروں کو اپنی سفری منصوبہ بندی میں تبدیلی کرنا پڑی۔ متعدد گھریلو پروازیں منسوخ کر دی گئیں، جبکہ ایئر پورٹ پر موجود مسافروں کو اپنی پروازوں کے نئے اوقات کا انتظار کرنا پڑا۔ اناک کراکاٹوا میں ہفتے کو ہونے والے دھماکے کی آواز بھی خاصے فاصلے تک سنی گئی۔ جکارتہ ریجنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی کے مطابق دھماکے کی آواز آتش فشاں سے تقریباً 700 کلومیٹر دور تک محسوس کی گئی۔ اتوار کو بھی آتش فشاں میں مزید دو دھماکے ریکارڈ کیے گئے۔ تاہم حکام کے مطابق اب تک بڑے پیمانے پر جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے اور فوری طور پر سونامی کا خطرہ بھی ظاہر نہیں کیا گیا۔ اناک کراکاٹوا کا تعلق تاریخی کراکاٹوا آتش فشاں سے ہے، جو دنیا کے معروف اور خطرناک آتش فشاں میں شمار ہوتا ہے۔

اتر کھنڈ وقف بورڈ سے نئے نکاح نامہ کی تیاری

یکساں سیول کوڈ تحریر ہوگا' دوسری' تیسری اور چوتھی شادی پر امتناع' صدر نشین وقف بورڈ

دہرہ دون: (ایجنسیز) اتر کھنڈ وقف بورڈ کی جانب سے ایک نیا نکاح نامہ تیار کیا جا رہا ہے جو یکساں سیول کوڈ کے دفعات کی مطابقت میں ہوگا۔ اتر کھنڈ وقف بورڈ کے صدر نشین شاداب شمس نے یہ بات بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ نئے نکاح نامہ میں ان تبدیلیوں کو شامل کیا جائے گا جو یکساں سیول کوڈ کے تحت مسلم برادری کیلئے ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یکساں سیول کوڈ تیار کرنے والے عہدیداروں کے ساتھ مشاورت میں یہ نکاح نامہ تیار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سیول کوڈ کا مسودہ تیار کرنے والے ذمہ داران بشمول شترو گھن' سلیکھا ڈانگوال اور منو گور کے ساتھ مشاورت شروع بھی کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر کھنڈ میں چیف منسٹر پشکر سنگھ دھامی کی قیادت میں یکساں سیول کوڈ نافذ کر دیا گیا ہے۔ ملک میں اتر کھنڈ پہلی ریاست ہے جہاں اسے نافذ کیا گیا ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یکساں سیول کوڈ پر لفظ بہ لفظ عمل آوری کی جائے اور مسلم برادری کیلیء اس میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں ان پر عمل آوری کو بھی یقینی بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں اتر کھنڈ وقف بورڈ سے ایک نیا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ نیا نکاح نامہ ہوگا جو وقف بورڈ سے جاری ہوگا اور اس پر یکساں سیول کوڈ تحریر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ وقف بورڈ تمام مساجد اور مدارس کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے اس لئے یہ تمام جائیدادیں وقف بورڈ کے تحت ہیں اور بورڈ ان کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ مسٹر شمس نے کہا کہ مسودہ کے تحت دوسری' تیسری اور چوتھی شادی کی گنجائش کو نئے نکاح نامہ میں ختم کر دیا جائے گا اور صرف ایک شادی کی اجازت رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ نئے نکاح نامہ کے تحت حلالہ جیسی روایت پر بھی امتناع عائد کر دیا جائے گا۔

مختصر مگر اہم خبریں

ڈونالڈ ٹرمپ نے نیو میکسیکو کا نام بدل کر 'نیو امریکہ' رکھ دیا

اس جنوب مغربی ریاست کا نام تبدیل کرنا ٹرمپ کے اس پہلے حکم کی یاد دلاتا ہے، جس میں انہوں نے گلف آف میکسیکو کا نام بدل کر گلف آف امریکہ رکھا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ بھی ہندوستان کی نقل کر رہے ہیں، انہوں نے بھی اب نیو میکسیکو کا نام بدل دیا ہے۔ اس بار انہوں نے ایک اور امریکی ریاست نیو میکسیکو کا نام بدل کر اسے نیا نام نیو امریکہ دیا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر نیو میکسیکو کا نقشہ پوسٹ کیا۔ لفظ 'میکسیکو' کو کاٹ کر اس کی جگہ 'امریکہ' لگا دیا گیا۔ اس ریاست کی سرحدیں امریکہ اور میکسیکو سے ملتی ہیں۔ اس جنوب مغربی ریاست کا نام تبدیل کرنا ٹرمپ کے اس پہلے حکم کی یاد دلاتا ہے، جس میں انہوں نے گلف آف میکسیکو کا نام بدل کر گلف آف امریکہ رکھا تھا۔ جنوری 2025 میں جاری کیے گئے اس ایگزیکٹو آرڈر کے تحت، شمالی امریکہ کی بلند ترین چوٹی اور الاسکا میں واقع ڈینالی کا نام ماؤنٹ میک کینلے رکھ دیا گیا۔ درحقیقت، ڈونالڈ ٹرمپ نے بار بار کینیڈا کو 51 ویں امریکی ریاست بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایک انٹرویو میں، انہوں نے کہا، وہ (کینیڈا کے لوگ) سوچتے ہیں کہ وہ ایک ریاست ہیں، لیکن وہ نہیں ہیں۔ ہم کینیڈا کو سبسڈی کیوں دیں؟ ٹیرف پر کینیڈا اور امریکہ کے درمیان پہلے ہی تناؤ ہے۔ ابھی چند روز قبل امریکہ نے کینیڈا پر 50 فیصد ٹیرف عائد کیا تھا۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے اس فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے جوابی کارروائی کی۔ انہوں نے کہا کہ کینیڈا امریکی اشیاء پر بھی محصولات عائد کرے گا۔

ایندھن ٹینکر میں دھماکہ، حادثے میں ۱۱ر افراد ہلاک

سرکاری خبر رساں ایجنسی 'آئی آر آئی بی' کے مطابق حادثہ کردستان صوبے کے سنندج کاؤنٹی اور ہمدان صوبے کی ہمدان کاؤنٹی کے درمیان واقع انٹر سٹی سڑک پر پیش آیا۔

مغربی ایران میں ہفتہ کے روز ایک سڑک حادثے کے بعد ایندھن ٹینکر میں دھماکہ ہوا، جس کے نتیجے میں 11 افراد کی موت ہوگئی اور تقریباً 7 افراد زخمی بتائے جا رہے ہیں۔ دھماکے کی وجہ سے آس پاس سے گزرنے والی کئی گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی 'آئی آر آئی بی' کے مطابق یہ حادثہ کردستان صوبے کے سنندج کاؤنٹی اور ہمدان صوبے کی ہمدان کاؤنٹی کے درمیان واقع انٹر سٹی سڑک پر پیش آیا۔ یہ اطلاع 'کردستان یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز' کی ایمرجنسی میڈیکل سروسز کے سربراہ بابک ہودائی نے دی۔ 'تسنیم' خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ہودائی نے بتایا کہ دھماکے کے سبب آس پاس سے گزرنے والی کئی گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ انہوں نے کہا کہ ریسکیو ٹیم زخمیوں کو سنندج کے ایک اسپتال میں داخل کرا چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جائے حادثہ پر راحت رسانی کا کام اب بھی جاری ہے۔ اس سے قبل جولائی میں مقامی میڈیا کی رپورٹوں کے مطابق آبنائے ہرمز میں ایک آئل ٹینکر بحری بارودی سرنگ (نیول مائن) سے ٹکرانے کے بعد تباہ ہو گیا تھا، جس میں زوردار دھماکہ بھی ہوا تھا۔ بتایا گیا کہ جہاز ایران کی جانب سے طے کیے گئے راستے سے ہٹ گیا تھا اور اسی دوران وہ بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ ایران کی نیم سرکاری نیوز ایجنسی 'مہر' کی رپورٹ کے مطابق ٹینکر پہلے دی گئی وارننگ کے باوجود ایران کی جانب سے مقرر کردہ محفوظ بحری راستے سے باہر ایک علاقے میں پہنچ گیا تھا۔ آبنائے ہرمز خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب سے جوڑتی ہے۔ یہ دنیا کے اہم ترین توانائی کے راستوں میں سے ایک ہے، جہاں سے خلیجی خطے کے بڑے تیل اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) پیدا کرنے والے ممالک کی برآمدات بین الاقوامی بازاروں تک پہنچتی ہیں۔ اس دوران واشنگٹن اور تہران کے درمیان کشیدگی میں ایک بار پھر اضافہ ہوا ہے۔ امریکی فوج نے ہفتہ کے روز کہا کہ ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی جانب سے امریکی بحریہ کے 2 جنگی جہازوں کی طرف بیلسٹک میزائل داغے جانے کے بعد امریکی فورسز نے ایران کے خام تیل لے جانے والے 3 ٹینکروں پر حملہ کیا۔

بہار: سیلاب کا قہر، پٹنہ میں گنگا نے ۲۰۱۶ر کا ریکارڈ توڑا، کئی علاقوں میں تیز بارش کا الرٹ جاری

محکمہ موسمیات نے آئندہ ۲۴ر گھنٹوں کے دوران ریاست کے کئی اضلاع میں شدید بارش کی وارننگ جاری کی ہے۔ اگر اس دوران تیز بارش ہوئی تو دریاؤں کی سطح آب مزید بڑھ سکتی ہے

نئی دہلی: بہار میں سیلاب کا دائرہ مسلسل وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ پٹنہ کے گاندھی گھاٹ پر گنگا کی سطح آب 57.50 میٹر تک پہنچ گئی ہے، جو 2016 کی بلند ترین سطح سے 5 سینٹی میٹر زیادہ ہے۔ ریاست کی کئی دیگر ندیاں بھی خطرے کے نشان سے کافی اوپر بہہ رہی ہیں۔ پٹنہ کے سری پال پور میں پن پن ندی خطرے کے نشان سے 2.84 میٹر اوپر ہے۔ سیلاب کا اثر ریاست کے 11 اضلاع تک پہنچ چکا ہے، جس سے تقریباً 16.85 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ گنگا کے چھ نگرانی مراکز پر شدید سیلاب کی صورتحال ریکارڈ کی گئی ہے، جس کے پیش نظر دریاؤں کی سطح آب پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ گنگا کے ساتھ ساتھ کوسی، گنڈک اور باگمتی جیسی اہم ندیاں بھی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں۔ صورتحال سے نمٹنے کے لیے این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کی 34 ٹیمیں راحت اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف ہیں۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران کئی علاقوں میں تیز بارش کا الرٹ جاری کیا ہے، جس سے مشکلات مزید بڑھ سکتی ہیں۔ ریاست کے 11 اضلاع بھوجپور، سارن، ویشالی، بھاگلپور، بیگوسرائے، بکسر، سمستی پور، مونگیر، کٹیہار، ارول اور پٹنہ اس وقت پانی کے دباؤ سے دوچار ہیں۔ تقریباً 61 بلاکس کی 300 سے زیادہ گرام پنچایتیں سیلاب کی زد میں ہیں۔ کھیتوں میں کھڑی فصلیں زیر آب آ چکی ہیں، جبکہ کئی راستوں پر پانی جمع ہونے کے باعث دیہات کا ضلع ہیڈ کوارٹرز سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ ایسے میں لوگ بلند مقامات یا پشتوں پر پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 16.85 لاکھ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ دریاؤں میں پانی بڑھنے کے ساتھ نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی مشکلات مزید بڑھ سکتی ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں راحت اور بچاؤ کا کام مسلسل جاری ہے۔ پٹنہ کے گاندھی گھاٹ پر گنگا کی سطح آب 57.50 میٹر تک پہنچ گئی ہے، جو 2016 کی بلند ترین سطح 52.50 میٹر سے 5 سینٹی میٹر زیادہ ہے۔ پانی میں اضافے کا رجحان اب بھی برقرار ہے۔ اس کے علاوہ ضلع کے پندرک میں بھی دریا نے 2021 کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ یہاں سطح آب 43.78 میٹر ریکارڈ کی گئی، جو گزشتہ بلند ترین سطح سے 5 سینٹی میٹر زیادہ ہے۔ دونوں مقامات پر پانی کا بہاؤ تیز ہونے سے دیارا اور آس پاس کے علاقوں میں خطرہ بڑھ گیا ہے۔ پٹنہ کے سری پال پور میں پن پن ندی کی سطح آب 53.44 میٹر ریکارڈ کی گئی ہے، جبکہ یہاں خطرے کا نشان 50.60 میٹر ہے۔ یعنی ندی خطرے کے نشان سے 2.84 میٹر اوپر بہہ رہی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ پانی کی سطح اب بھی بڑھ رہی ہے۔ اس کے بعد کھگڑیا میں بوڑھی گنڈک خطرے کے نشان سے 1.65 میٹر اوپر ہے۔ یہاں پانی کی سطح 38.23 میٹر ہے، جبکہ خطرے کا نشان 36.58 میٹر ہے۔ سمستی پور کے محی الدین نگر میں بایا ندی بھی 1.12 میٹر اوپر بہہ رہی ہے۔ یہاں پانی 44.59 میٹر تک پہنچ گیا ہے۔ گنگا کے علاوہ بوڑھی گنڈک، بایا، پن پن، ہرہوہر، باگمتی اور گھاگھرا کا پانی بھی خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔ لکھی سرائے کے منکٹھا میں ہرہوہر 43 سینٹی میٹر اوپر بہہ رہی ہے۔ کھگڑیا کے بدلا گھاٹ میں باگمتی 9 سینٹی میٹر اوپر ہے۔ وہیں سیوان کے گنگ پور سسوان میں گھاگھرا کی سطح آب خطرے کے نشان سے 2 سینٹی میٹر اوپر پہنچ گئی ہے۔

نفع بخش کاروبار کے نام پر آن لائن دھوکہ دہی دو اہم ملزمین گرفتار

اوشیوارہ میں خاتون سے دھوکہ دہی ملزمین نے ویزاڈ ٹریڈرس کے نام پر دغابازی کی تھی راجستھان سے گرفتار؛ ڈی سی پی پرشوتم کراڈ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ویزاڈ ٹریڈرس کے نام سے جعلی فیس بک پیج بنا کر اس کے ذریعے زیادہ منافع دلانے کے بہانے آن لائن دھوکہ دہی کرنے والے 02 اہم ملزمان کو جے پور راجستھان سے گرفتار کرنے کا دعویٰ ممبئی پولس نے کیا ہے اوشیورہ پولیس اسٹیشن کی حدود میں رہنے والی شکایت کنندہ خاتون نے تاریخ ۱۲ جولائی ۲۰۲۶ کو اپنے موبائل کے ذریعے فیس بک پر سرفنگ کرتے ہوئے انہیں ایک فیس بک پیج ملا۔ مذکورہ پیج wizard traders 7 کے نام سے بنایا گیا تھا اس کا URL https://facebook-com/1221162594405776 ایسا تھا، انہوں نے مذکورہ پیج پر ایک پوسٹ کی ہوئی تھی۔ اس میں ملزمان نے کہا تھا کہ 99 روپے بھرنے پر 9999 روپے ملیں گے ایسا لکھا ہوا تھا۔ شکایت کنندہ نے مذکورہ فیس بک پیج کلک کیا تو 8426965923 اس واٹس ایپ نمبر سے ان کو ہائے ایسا میسج پیغام موصول ہوا ۔ مذکورہ نمبر سے ایک نامعلوم شخص نے شکایت کنندہ سے اس اسکیم کی معلومات دی۔ شکایت کنندہ نے اس میں سے 99 روپے والی اسکیم لینے کے بارے میں بتانے پر انہوں نے ان کے بھیجے ہوئے کیو آر کوڈ پر 99 روپے گوگل پے کے ذریعے بھیجے اور اس کا اسکرین شاٹ ان کو بھیجا۔ اس کے بعد ملزم نے تاریخ ۱۳ جولائی کو رات 30:03 بجے تک شکایت کنندہ سے مختلف موبائل نمبروں سے رابطہ کر کے مختلف بہانے بتا کر

شکایت کنندہ کو ان کے اکاؤنٹ سے مختلف اکاؤنٹس پر کل 22 ٹرانزیکشن منتقلی پر مجبور کر کے ان کی کل 521,73 روپے کی مالی دھوکہ دہی کی اس لیے شکایت کنندہ نے اوشیورہ پولیس اسٹیشن میں دی گئی شکایت پر دفعہ 318(4)319(2) بی این ایس اور دفعہ 66(c)66 (d) آئی ٹی ایکٹ 2000 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ مذکورہ مقدمے میں شکایت کنندہ نے دیے گئے بیان کے مطابق پہلے ملزمان نے مقدمے میں استعمال کیا ہوا فیس بک پیج wizard traders7 اس فیس بک اکاؤنٹ کی معلومات لی تو مذکورہ جرم کرنے والے دو اہم ملزمان کا پتہ چلا اور مندرجہ ذیل ملزمان کو اوشیورہ پولیس اسٹیشن، ممبئی کی سائبر ٹیم نے پچھلے 04 دنوں سے راجستھان ریاست کے ضلع جے پور، ضلع دوسہ سے ان کا تعاقب کیا تو وہ وقتاً فوقتاً اپنا ٹھکانہ بدل رہے تھے۔ ملزمان کو نہایت ہوشیاری سے جال بچھا کر مقامی پولیس اسٹیشن، شیو داس پورہ، جنوبی جے پور، ریاست راجستھان سے مقامی پولیس کی مدد سے گرفتار کیا گیا۔ ملزمان کو اندھیری کورٹ کے سامنے حاضر کیا تو ان کو تاریخ ۷ ستمبر تک پولیس کسٹڈی پر بھیج دیا گیا ہے۔ ملزمان کے قبضے سے جرم میں استعمال سامان بھی برآمد کیا گیا۔ جن میں 02 آئی فون کمپنی کا موبائل قیمت 70,000 روپے 01 اوپو کمپنی کا موبائل قیمت 10,000 مختلف موبائل کمپنیوں کے کل 11 پرانے استعمال شدہ سم کارڈز 01 این ایس ڈی ایل بینک کا ڈیبٹ کارڈ نمبر 01 پی ٹی ایم کمپنی کا کیو آر اسکینر اس کا یو پی آئی آئی ڈی paytm.s2gotdq@pty شامل ہے۔ ملزمین کی شناخت دیپک سیتارام مینا، عمر 21 سال، بے روزگار، تالاب گاؤں، تعلقہ لالسوٹ، ضلع دوسہ، ریاست راجستھان ، ہرکیش گوپال مینا، عمر 30 سال بے روزگار راجستھان جانکپ کالونی، تعلقہ کوٹپوتلی، ضلع جے پور، ریاست راجستھان ہے دونوں کو گرفتار کرنے کے بعد پولس نے مزید کارروائی شروع کردی ہے اور اس معاملہ میں پولس نے ملزمین کے بینک اکاؤنٹ کی بھی جانچ شروع کی ہے۔ مذکورہ کارروائی ممبئی اوشیوارہ پولس اسٹیشن کے عملہ اور ڈی سی پی پرشوتم کراڈ کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔

ہندوستانی پرچار سبھا کے سابق اردو آفیسر محمد حسین پرکار کی رحلت

سینئر معلم، ادیب، مترجم اور ہندوستانی پرچار سبھا (گاندھی میموریل ریسرچ سینٹر) کے سابق اُردو آفیسر، محمد حسین پرکار انتقال کر گئے۔ انتقال کے وقت اُن کی عمر ۸۷ر سال تھی۔ پسماندگان میں ۳ر بیٹیاں ہیں۔ اہلیہ ۲ر سال قبل انتقال کر چکی ہیں۔ سنیچر کو بعد نماز ظہر شہر کی علمی، ادبی، تدریسی اور سیاسی وسماجی شخصیات کی موجودگی میں اُنہیں ناریل واڑی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ سینئر معلم، ادیب، مترجم اور ہندوستانی پرچار سبھا (گاندھی میموریل ریسرچ سینٹر) کے سابق اُردو آفیسر، محمد حسین پرکار انتقال کر گئے۔ انتقال کے وقت اُن کی عمر ۸۷ر سال تھی۔ پسماندگان میں ۳ر بیٹیاں ہیں ۔اہلیہ ۲ر سال قبل انتقال کر چکی ہیں۔ سنیچر کو بعد نماز ظہر شہر کی علمی، ادبی، تدریسی اور سیاسی وسماجی شخصیات کی موجودگی میں اُنہیں ناریل واڑی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم محمد حسین پرکار گزشتہ ایک مہینے سے کھار کے ہندوجا اسپتال میں زیر علاج تھے۔ جمعہ اور سنیچر کی نصف شب، انہوں نے اسپتال میں آخری سانس لی۔ درس وتدریس سے دلی وابستگی کی وجہ سے دوران علاج نیم بے ہوشی میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنا گیا ”میرے اسٹوڈنٹس کہاں، میں انہیں پڑھانا چاہتا ہوں، اسپتال سے گھر جا کر میں انہیں دوبارہ پڑھانا شروع کروں گا۔“ یہ بھی اتفاق ہے کہ ان کا انتقال اس دن ہوا جب 'یوم اساتذہ' منایا جا رہا تھا۔ مرحوم شریف النفس، سادگی پسند اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کے مالک تھے۔ ان کی پیدائش سرزمین کوکن کے موضع بانکوٹ، ضلع رتنا گیری میں ۲۲ر جون ۱۹۳۹ء کو ہوئی تھی۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے اسکول سے حاصل کی جبکہ ثانوی تعلیم داپولی کے نیشنل ہائی اسکول سے مکمل کی۔ میٹرک پاس کر کے ممبئی کے اسماعیل یوسف کالج سے گریجویشن کی سند حاصل کی، بعد ازیں ممبئی یونیورسٹی سے ایم اے بی ایڈ کیا۔ اس کے علاوہ انگلینڈ کی مانچسٹر یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان اڈلٹ ایجوکیشن کی سند بھی ان کے پاس تھی۔ عملی زندگی میں ممبئی کے برہانی اور مہاراشٹر کالج میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔ اس دوران کویت کے ایک معروف ادارہ میں ملازمت کی پیشکش قبول کی۔ ۱۰ر سال بعد کویت سے ممبئی لوٹنے پر ہندوستانی پرچار سبھا میں بحیثیت ریسرچ آفیسر (اُردو) مامور ہوئے۔ اس دوران بے شمار غیر اُردو داں اصحاب کو اُردو سکھانے کی ذمہ داری نبھائی۔ محمد حسین پرکار نے تنقید، تحقیق، انشائیہ اور ترجمہ نگاری جیسے اہم شعبوں میں اپنی علمی صلاحیت کا لوہا منوایا۔ ہندوستانی پرچار سبھا کے ماہانہ رسالے 'ہندوستانی زبان' میں ان کے لکھے ہوئے اداریے اور مضامین بہت پسند کئے جاتے تھے۔ اچھے ادب کی پہچان، اردو ادب اور گاندھیائی افکار، باقی نشاں ہمارا، پریم چند: نئی جہتیں اور سعادت حسن منٹو: عصر حاضر کے آئینے میں، ان کی ادبی تصانیف ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے مراٹھی کی متعدد کتابوں کے اُردو میں ترجمے کئے۔ محمد حسین پرکار سے اُردو سیکھنے والے گھوڑبندر (تھانے) کے ۸۵ر سالہ باپو پٹوردھن نے اپنے اُستاد کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے کہ میرے اُستاد دنیا میں نہیں رہے۔ ہمارے مراسم تقریباً ۲۰ر سال پرانے تھے۔ اس دوران میں نے کبھی انہیں غصہ میں نہیں دیکھا۔ طالب علمی کے زمانے میں ان سے ایسے سوالات کئے تھے جنہیں سن کر سامنے والا غصہ میں آ جائے لیکن انہوں نے ہمیشہ اطمینان اور تحمل سے جواب دیا۔

بی جے پی حکومت سے ہر طالب علم پریشان'، ایم پی ایس سی

پرچہ لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ کو ملا راہل گاندھی کا ساتھ

پونے: راہل گاندھی نے 'ایکس' پر لکھا کہ ”مہاراشٹر میں ہزاروں طلبہ سڑکوں پر ہیں، پرامن طریقے سے احتجاج کر رہے ہیں، اس کی وجہ صرف ایک امتحان یا بھرتی نہیں، بلکہ پورے سسٹم سے ٹوٹ چکا بھروسہ ہے۔“ مہاراشٹر میں پبلک سروس کمیشن کے امتحانات کے پیٹرن میں مبینہ بے ضابطگیوں کو لے کر تیاری کرنے والے طلبہ میں کافی غصہ ہے۔ سیٹوں میں کمی اور کاغذی کارروائی سے ناراض طلبہ نے مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) کے چیئرمین کے استعفیٰ کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اس معاملے پر طلبہ کو لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی کی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر طلبہ کی حمایت میں پوسٹ بھی کی ہے۔ اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر راہل گاندھی نے لکھا کہ ”مہاراشٹر میں ہزاروں طلبہ سڑکوں پر ہیں، پرامن طریقے سے احتجاج کر رہے ہیں، اس کی وجہ صرف ایک امتحان یا بھرتی نہیں، بلکہ پورے سسٹم سے ٹوٹ چکا بھروسہ ہے۔“ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ”خواہ وہ مرکزی حکومت ہو یا ریاستی حکومت، بی جے پی حکومت سے ہر طالب علم پریشان ہے۔ پیپر لیک، رکی ہوئی بھرتیاں، تعلیم کی ناقابل برداشت لاگت، ہاسٹل میں غیر انسانی حالات، زہر جیسا کھانا، ڈی بی ٹی میں دھوکہ دہی... اور اب ایم پی ایس سی جیسے آئینی ادارے پر قبضہ کر کے اس کی ساکھ برباد کر دی گئی ہے۔“ ان کے مطابق اپنے کامیاب مستقبل کے لیے طلبہ کا ہر مطالبہ جائز ہے۔ حکومت ان کی آواز سن کر فوری کارروائی کرے، ورنہ انصاف ملنے تک طلبہ کی 'گونج' بڑھتی ہی جائے گی۔ 'ٹائمز آف انڈیا' کے مطابق راہل گاندھی کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب ایم پی ایس سی کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) انسپکٹر امتحان کے سوالیہ پرچے کے مبینہ لیک ہونے کے معاملے میں ممبئی پولیس کی تحقیقات جاری ہے۔ ایم پی ایس سی نے ڈرگ انسپکٹر کے عہدوں کے لیے 22 مارچ کو آف لائن امتحان منعقد کیا تھا۔ اس کے بعد امیدواروں نے سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے خدشے پر تشویش ظاہر کی تھی، لیکن الزام عائد کیا تھا کہ ان کی شکایات پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بعد میں بھرتی کا عمل مکمل کر لیا گیا اور 488 امیدواروں کی میرٹ لسٹ جاری کی گئی۔ ابتدائی جانچ میں مبینہ بے ضابطگیوں کے سامنے آنے کے بعد ایم پی ایس سی نے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن محکمہ کے تحت ڈرگ انسپکٹر گروپ-بی کے عہدوں کے لیے بھرتی کا عمل منسوخ کر دیا۔ کمیشن نے بتایا کہ پولیس کی جانچ سے بادی النظر میں یہ بات سامنے آئی کہ ایک امیدوار کو امتحان سے پہلے ہی سوالیہ پرچہ مل گیا تھا اور اس نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ کمیشن نے مزید کہا کہ بھرتی کا عمل منسوخ کرنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے اس نے تحقیقات میں سامنے آنے والے نتائج کی سنگینی کو مدنظر رکھا۔ پولیس نے 2026 کے ڈرگ انسپکٹر گروپ-بی اسکریننگ امتحان کے مبینہ سوالیہ پرچہ لیک معاملے میں 6 افراد کو گرفتار بھی کیا ہے، جن میں ایم پی ایس سی کے 3 افسران شامل ہیں۔ یہ امتحان اب منسوخ کیا جا چکا ہے۔

نوراتری گربا ڈانڈیا میں وشو ہندو پریشد کی مسلم پابندی پر حکومت موقف واضح کرے

سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے ایم ایل اے رئیس شیخ کا مطالبہ مسلم نفرت میں اضافہ وشو ہندو پریشد اور آر ایس ایس کا ایجنڈا، وشو ہندو پریشد کا فرمان بھارتی آئین کے خلاف ایم ایل اے رئیس شیخ

ممبئی؛ وشو ہندو پریشد نے 11 اکتوبر سے شروع ہونے والی نوراتری کے دوران مسلم نوجوانوں پر گربا ڈانڈیا گیمز پر پابندی لگانے کے لیے غیر قانونی ضابطے جاری کیے ہیں۔ ریاستی حکومت کو اس سلسلے میں اپنا موقف واضح کرنا چاہیے اور یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے، سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے اتوار کو مطالبہ کیا۔ اس حوالے سے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ تہوار معاشرے میں ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں

مسلمانوں پر گربا ڈانڈیا پر پابندی لگانے کا فتویٰ جاری کرتے ہوئے بھاگوت کے بیان کا ضرور نوٹس نہیں لیا ہوگا۔ یہ آر ایس ایس اور بی جے پی کی پالیسی ہے کہ ایک خیال پیش کریں اور حقیقت میں اس کے برعکس کریں، یہ وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کی ثقافتی پولیسنگ ہے۔ مسلمانوں پر پابندی لگانے کا وشو ہندو پریشد کا فتویٰ ہندوستانی آئین کے خلاف ہے۔ ریاستی حکومت کو اس فرمان کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ کیونکہ اس طرح کے انتہا پسندانہ موقف کی وجہ سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہونے کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا تہوار ہندوستانیوں کی ثقافت ہیں اور فرقہ وارانہ جذبات کو بانٹنے کا جشن ہیں۔ تاہم حال ہی میں بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد جیسی انتہا پسند تنظیمیں تہواروں کے دوران مذہبی جذبات کو بھڑکانے اور فسادات بھڑکانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ ریاستی حکومت اس کا نوٹس لے اور اس طرح کی حرکتوں پر قدغن لگائے۔ ہندوستان میں دوسرے مذاہب کے تہواروں میں شرکت کی روایت ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگ عید اور رمضان میں خوشی سے شریک ہوتے ہیں۔ تاہم وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کی طرف سے جان بوجھ کر مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حال ہی میں نیویارک میں آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے ایک بیان دیا تھا کہ 'جو مسلمانوں کو نہیں کہتا وہ ہندو نہیں ہے۔ وشو ہندو پریشد نے

بھارت کے زرمبادلہ ذخائر 740.8 ارب ڈالر کی تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے

ممبئی: بھارت کے زرمبادلہ کے ذخائر ایک نئی تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا کے اعداد وشمار کے مطابق 28 اگست کو ختم ہونے والے ہفتے میں ذخائر بڑھ کر 740.80 ارب ڈالر ہو گئے۔ بھارت کے فاریکس ذخائر میں مسلسل نویں ہفتے اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے اور اس عرصے کے دوران تقریباً 75 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ اس سے ایک ہفتہ قبل ذخائر 729.33 ارب ڈالر تھے۔ اس غیر معمولی اضافے کی بڑی وجہ بیرون ملک سے ڈالر لانے کے لیے شروع کی گئی خصوصی اسکیمیں ہیں۔ جون میں متعارف کرائی گئی سہولتوں کے ذریعے مجموعی طور پر 136.38 ارب ڈالر کی غیر ملکی کرنسی حاصل ہوئی، جس کا بڑا حصہ غیر مقیم بھارتیوں کے ڈپازٹس سے آیا۔ تازہ اعداد وشمار کے مطابق بھارت کے غیر ملکی کرنسی اثاثے 600.67 ارب ڈالر جبکہ سونے کے ذخائر 116.41 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ اس کے علاوہ ایس ڈی آر کی مالیت 18.81 ارب ڈالر اور آئی ایم ایف میں ریزرو پوزیشن 4.91 ارب ڈالر رہی۔ ریکارڈ زرمبادلہ ذخائر سے آر بی آئی کو عالمی معاشی اتار چڑھاؤ کے دوران روپے کو مستحکم رکھنے اور بیرونی مالی جھٹکوں سے نمٹنے کے لیے مزید مضبوط حفاظتی حصار حاصل ہوا ہے۔

ممبئی میں ۱۰ر فیصد پانی کٹوتی جاری رہے گی، جھیلوں میں ۹۵ر فیصد پانی

گزشتہ ۱۵ر دنوں میں جھیلوں میں پانی کے ذخیرے میں ایک فیصد بھی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ گنپتی تہوار کے وقت ۲ر سے ۳ر روز اچھی بارش کا امکان۔ فی الوقت ہلکی بارش کی توقع۔ بی ایم سی نے جمعہ کو تصدیق کی ہے کہ فی الحال ممبئی میں ۱۰ر فیصد پانی کٹوتی جاری رکھی جائے گی اور جھیلوں کے مزید بھرنے کا انتظار کیا جائے گا۔ گزشتہ تقریباً ۱۵ر دنوں میں جھیلوں میں پانی کی سطح میں ایک فیصد بھی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس دوران شہر ومضافات میں وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہونے کا امکان ہے۔ آئندہ ہفتے گنپتی تہوار کے دوران ایک سے دو روز زیادہ بارش ہو سکتی ہے۔ اس سال ایل نینو کے اثرات سے ممبئی میں جولائی کے علاوہ دیگر مہینوں میں معمول سے کم بارش ریکارڈ کی گئی ہے اور ستمبر کا ایک ہفتہ مکمل ہونے کو ہے لیکن اب تک ایک دن بھی جھیلوں یا شہری علاقوں میں زوردار بارش نہیں ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ ہر سال موسم باراں کے دوران شہری انتظامیہ ہر مہینے کے اخیر اور شروع میں جھیلوں میں پانی کی سطح کا جائزہ لیتا ہے تاکہ بارش اور جھیلوں میں پانی کے ذخیرہ کی بنیاد پر پانی کٹوتی کے تعلق سے فیصلہ کیا جا سکے۔ اگرچہ بارش کے پہلے مہینے میں ۲۴ر جون کو ایک شب میں چند گھنٹوں کے دوران پورے مہینے کی معمول کی آدھی بارش ہو گئی تھی۔ اس کے باوجود جھیلوں میں پانی کی سطح ۸ر فیصد سے بھی کم تھی۔ اس کے بعد جولائی کے ایک مہینے میں اچھی بارش ہونے سے جھیلوں میں یکم اگست کی صبح تک ۸۸ء۴۱ر فیصد پانی ذخیرہ ہو گیا تھا۔ پورے اگست مہینے کی بارش کے بعد ۲۳ر اگست کو پہلی مرتبہ جھیلوں میں پانی کی سطح ۹۵ر فیصد تک پہنچی اور ۳۱ر اگست کو ان جھیلوں میں مجموعی طور پر ۹۵ء۹۰ر فیصد پانی جمع ہو گیا تھا۔ ستمبر کی ۵ر تاریخ کی صبح تک ان جھیلوں میں مجموعی طور پر ۹۵ء۸۹ر فیصد پانی جمع تھا یعنی ۲۳ر اگست سے اب تک ان جھیلوں میں مجموعی طور پر ایک فیصد پانی کا اضافہ نہیں ہو سکا ہے۔ اس سال بارش کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد بی ایم سی نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک تمام جھیلیں ۱۰۰ر فیصد نہیں بھر جاتیں تب تک ۱۰ر فیصد پانی کٹوتی ختم نہیں کی جائے گی۔ اس تعلق سے ہائیڈرولک ڈپارٹمنٹ کی میٹنگ کے دوران ایڈیشنل میونسپل کمشنر ابھیجیت بانگر نے کہا کہ شہری انتظامیہ چاہتا ہے کہ جھیلوں میں اطمینان بخش پانی موجود ہونے پر ہی کٹوتی ختم کی جائے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

سٹیزن کیمپس میں سائبر کرائم بیداری پروگرام کامیابی سے ہمکنار

موجودہ دور میں آن لائن فراڈ اور سائبر جرائم سے محفوظ رہنے کیلئے ہر فرد کا باشعور اور محتاط ہونا ضروری ہے

مالیگاؤں: سٹیزن ویلفیئر ایجوکیشن سوسائٹی، سٹیزن کیمپس، اسلام نگر مالیگاؤں کے زیر اہتمام ڈاکٹر منظور حسن ایوبی ہال میں مالیگاؤں پولیس ڈپارٹمنٹ کے تعاون سے سائبر کرائم اور سوشل میڈیا کے محفوظ استعمال کے حوالے سے ایک خصوصی بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں بطور خصوصی مقرر API شری جگدیش بورسے صاحب اور معاون پولیس اہلکار وسیم پٹھان سر نے شرکت کی اور طلبہ و طالبات کو سائبر کرائمز سے تحفظ، آن لائن فراڈ سے بچاؤ اور سوشل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال کے حوالے سے نہایت مفید اور اہم معلومات فراہم کیں۔ شری جگدیش بورسے صاحب نے سردار پرائمری اسکول، سردار ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج اور ڈاکٹر منظور حسن ایوبی کالج آف ایجوکیشن (B.Ed./D.Ed.) کے طلبہ و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں آن لائن فراڈ اور سائبر جرائم سے محفوظ رہنے کے لیے ہر فرد کا باشعور اور محتاط ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے لالچ پر مبنی آن لائن پیغامات، مشتبہ لنکس، OTP شیئر کرنے، نامعلوم نمبروں سے موصول ہونے والی فرضی کالز، آن لائن بینکنگ فراڈ اور دیگر سائبر جرائم سے بچاؤ کے عملی طریقے بھی بتائے۔ انہوں نے طلبہ کو مضبوط پاس ورڈز کے استعمال، پرائیویسی سیٹنگز اور دیگر حفاظتی اقدامات سے بھی آگاہ کیا۔ اس موقع پر پروجیکٹر کے ذریعے عملی مشق کے ذریعہ سائبر سیفٹی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھایا گیا اور طلبہ کو خود بھی سائبر بیداری کا پیغام عام کرنے کی ترغیب دی گئی۔ پروگرام کے دوران سردار پرائمری اسکول کے طلبہ و طالبات نے اردو، مراٹھی، ہندی اور انگریزی زبانوں میں

سائبر کرائم بیداری کے موضوع پر تقاریر پیش کیں، جنہیں پولیس ڈپارٹمنٹ کے افسران اور حاضرین نے خوب سراہا۔ پروگرام کے آغاز میں سوسائٹی کے رکن ڈاکٹر ایوبی معاذ احمد صاحب کے ہاتھوں مہمانانِ خصوصی اور پولیس افسران کو شال اور گلدستہ پیش کر کے پرتپاک استقبال کیا گیا۔ پروگرام کا تعارف رضوان ربانی سر نے پیش کیا، جبکہ نظامت کے فرائض طیبہ مس نے بخوبی انجام دیے۔ آخر میں تمام مہمانان، پولیس افسران، اساتذہ اور طلبہ و طالبات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ یہ پروگرام طلبہ میں سائبر جرائم کے حوالے سے شعور بیدار کرنے اور انہیں محفوظ و ذمہ دارانہ ڈیجیٹل استعمال کی جانب راغب کرنے کے اعتبار سے نہایت مفید اور کامیاب ثابت ہوا۔

انجمن اسلام کے طبیہ یونانی میڈیکل کالج کے پرنسپل پروفیسر قاضی راشد باوقار قومی اعزاز سے سرفراز

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): انجمن اسلام ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا طبیہ یونانی میڈیکل کالج اور حاجی اے آر کالسیکر طبیہ اسپتال، ورسوا، اندھیری کے پرنسپل، بورڈ آف اسٹڈیز (MUHS، ناسک) کے رکن اور ڈائریکٹوریٹ آف آیوش حکومتِ مہاراشٹر کے مشیر Advisisor برائے یونانی طب پروفیسر (ڈاکٹر) قاضی راشد انور کو باوقار قومی اعزاز بیسٹ اکیڈمک لیڈرشپ ایوارڈ Best Academic)2026 (Leadership Award 2026 سے نوازا گیا ہے۔ یہ باوقار ایوارڈ انہیں آیوروید ٹیچرز ایسوسی ایشن اور ایل این سی ٹی یونیورسٹی بھوپال کے اشتراک سے منعقدہ آٹھویں قومی کانفرنس اٹا کون 2026(ATACON 2026) کے موقع پر طبِ یونانی کی تعلیم اور تدریسی میدان میں ان کی غیر معمولی اور مخلصانہ خدمات کے اعتراف میں پیش کیا گیا۔ 23 اگست کو منعقدہ اس عظیم الشان قومی کانفرنس میں ملک بھر سے 2000 سے زائد آیوش اساتذہ، محققین اور طلبہ نے شرکت کی۔ تقریب میں میئر بھوپال محترمہ مالتی رائے، این سی آئی ایس ایم نئی دہلی کی چیئرپرسن ڈاکٹر منیشا کوٹھے کر، پریسیڈنٹ بی یو ایس ایس پروفیسر عاصم علی خان، پریسیڈنٹ بی او اے ڈاکٹر عالم پربھوگڈا، پریسیڈنٹ بی ای آر آئی ایس ایم وید یار اکیش شرما اور دیگر اہم علمی وسرکاری شخصیات نے شرکت کی اور پروفیسر ڈاکٹر قاضی راشد کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی تعلیمی وانتظامی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ پروفیسر قاضی راشد کی اس نمایاں کامیابی اور اعزاز پر انجمن اسلام کے صدر پدم شری ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی، نائب صدر مشتاق انتولے، جنرل سکریٹری عقیل حفیظ اور مذکورہ کالج کے چیئرمین عمران فرنیچر والا نے انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

حج ۲۰۲۷ر کے عازمین کے میڈیکل ٹیسٹ حیدر باغ میونسپل اسپتال میں کرانے کا مطالبہ

خادم حجاج ٹرسٹ نے اشوک چوہان کو میمورنڈم پیش کیا

ناندیڑ: ناندیڑ ضلع سے ہر سال 600 سے زائد عازمین مقدس سفر حج کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ حج پر روانگی سے قبل عازمین کا میڈیکل اسکریننگ ٹیسٹ، ضروری طبی جانچ، پولیو کی خوراک اور دماغی بخار سے بچاؤ کا ٹیکہ لگانا لازمی ہوتا ہے۔ حج 2027 کے عازمین کے میڈیکل اسکریننگ ٹیسٹ اور دیگر طبی سہولیات حیدر باغ پانی کی ٹانکی، دیگلور ناکہ، ناندیڑ میں واقع میونسپل کارپوریشن کے اسپتال میں فراہم کرنے کا مطالبہ خادم حجاج ٹرسٹ ناندیڑ کی جانب سے سابق وزیر اعلیٰ و رکن راجیہ سبھا اشوک چوہان سے کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ٹرسٹ کے ذمہ داران نے اشوک چوہان سے ملاقات کر کے انہیں تفصیلی میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں بتایا گیا کہ سابق میں عازمین حج کے لیے میڈیکل کیمپ حیدر باغ میونسپل اسپتال میں منعقد کیا جاتا تھا، جہاں عازمین کے لیے مناسب انتظامات کیے جاتے تھے۔ تاہم گزشتہ سال میڈیکل کیمپ شری گرو گوبند سنگھ جی سرکاری اسپتال، ناندیڑ میں رکھا گیا تھا۔ اس دوران بڑی تعداد میں عازمین کی موجودگی، مناسب انتظامات اور رہنمائی کی کمی کے باعث خصوصاً بزرگوں اور خواتین کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ٹرسٹ کے مطابق گزشتہ سال خادم حجاج ٹرسٹ اور دیگر این جی او کے رضا کاروں کو بھی سرکاری اسپتال میں اپنی رضا کارانہ خدمات انجام دینے کی اجازت نہیں دی گئی تھی، جس کے باعث عازمین کو مزید پریشانی ہوئی۔ خادم حجاج ٹرسٹ گزشتہ تقریباً 15 سال سے ناندیڑ ضلع کے عازمین حج کی مفت خدمات انجام دے رہا ہے۔ ٹرسٹ کی جانب سے حج فارم بھرنے، عازمین کے انتخاب کے بعد حج تربیتی کیمپ منعقد کرنے، میڈیکل ٹیسٹ میں تعاون، پولیو کی خوراک اور ضروری ٹیکہ کاری کے ساتھ ساتھ حج سے قبل عازمین کو ضروری معلومات اور رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ ٹرسٹ نے کہا کہ حیدر باغ میونسپل اسپتال میں مناسب جگہ، ضروری طبی سہولیات اور بہتر انتظامات موجود ہیں۔ اگر حج 2027 کے عازمین کے میڈیکل اسکریننگ ٹیسٹ، پولیو کی خوراک اور ٹیکہ کاری کا انتظام اسی اسپتال میں کیا جائے اور خادم حجاج ٹرسٹ سمیت دیگر رضا کار تنظیموں کو بھی تعاون کی اجازت دی جائے تو عازمین کو کافی سہولت حاصل ہوگی۔ اس موقع پر اشوک چوہان نے عازمین حج کی سہولت کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا اور متعلقہ افسران سے اس معاملے میں ضروری کارروائی کرنے کی بات کہی۔ اس موقع پر خادم حجاج ٹرسٹ کے ذمہ داران شیخ نوید اقبال، ایڈوکیٹ ندیم خان، الحاج ظہیر سر، اقبال سر اور حیدر علی موجود تھے۔ ناندیڑ ضلع سے ہر سال 600 سے زائد عازمینِ حج مقدس سفر کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ ان عازمین کی سہولت اور سفری مشکلات کو کم کرنے کے لیے مقامی سطح پر یہ مطالبہ سامنے آیا ہے تاکہ انہیں میڈیکل چیک اپ اور سرٹیفیکیشن کے لیے دور نہ جانا پڑے اور مقامی میونسپل کارپوریشن کے تحت چلنے والے اسپتال میں ہی تمام سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ ناندیڑ اور اس کے اطراف کے علاقوں سے سینکڑوں عازمینِ حج اس سہولت سے براہِ راست فائدہ اٹھا سکیں گے۔ مقامی حیدر باغ میونسپل اسپتال میں ٹیسٹ ہونے سے بزرگ عازمین کو بڑے سرکاری یا نجی اسپتالوں کے چکر کاٹنے سے نجات ملے گی۔ انتظامیہ سے اپیل: مقامی تنظیموں اور عوامی نمائندوں کی جانب سے ضلع اور میونسپل انتظامیہ سے یہ اپیل کی جا رہی ہے کہ حج کمیٹی کی ہدایات کے مطابق اسپتال میں تمام ضروری ٹیسٹ کا انتظام کیا جائے۔

'بحری ناکہ بندی سے ایران نہیں امریکہ کو زیادہ نقصان'، آئی آر جی سی کا دعویٰ

آئی آر جی سی کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل حسین محبی کا ماننا ہے کہ "معاشی اور بحری ناکہ بندی کا خمیازہ تہران کے مقابلے میں واشنگٹن کو کہیں زیادہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔"

اسلامک ریوولیوشنری گارڈ کورپس (آئی آر جی سی) کا دعویٰ ہے کہ آبنائے ہرمز میں ناکہ بندی بڑھانے سے ایران کو نہیں بلکہ امریکہ کو ہی زیادہ نقصان پہنچے گا۔ آئی آر جی سی کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل حسین محبی کا یہ بیان مقامی نیوز ایجنسی نے شائع کیا۔ ان کا ماننا ہے کہ معاشی اور بحری ناکہ بندی کا خمیازہ تہران کے مقابلے میں واشنگٹن کو کہیں زیادہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ محبی نے نیوز ایجنسی 'مہر' کو بتایا کہ "اگر امریکہ ایران کو ایک ڈالر کا معاشی نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو اسے خود کئی ڈالر کی لاگت اور نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔" آئی آر جی سی کے ترجمان نے مزید کہا کہ "امریکہ کے صدر ٹرمپ کا خیال ہے کہ واشنگٹن اپنی فوجی طاقت کے بل پر تہران کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے، حالانکہ حالیہ واقعات نے کچھ اور ہی دکھایا ہے۔ بھاری قرض اور چین سمیت دیگر بڑی طاقتوں کے ساتھ اقتصادی مسابقت کا سامنا کر رہا امریکہ، ایران پر اپنے حملوں اور پابندیوں میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔" اسی دوران ایران نے اقتصادی جنگ سے نمٹنے کے لیے 'اکنامک وار ٹاسک فورس' بنانے کا بھی اعلان کیا ہے۔ نیم سرکاری نیوز ایجنسی 'تسنیم' نے اتوار کو نائب وزیر خزانہ مرتضیٰ زمانیان سے گفتگو کی بنیاد پر ایک رپورٹ شائع کی، جس میں ٹاسک فورس کی سرگرمیوں اور ذمہ داریوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وزارت خزانہ کے تحت قائم کی گئی اس ٹاسک فورس کا مقصد جنگ جیسے حالات سے پیدا ہونے والے اقتصادی مسائل کو حل کرنے کے لیے تال میل اور کارروائی میں تیزی لانا ہے۔ مرتضیٰ زمانیان کے مطابق شروع میں اس کی توجہ وزارت کے اپنے اختیارات اور ذمہ داری کے دائرے میں آنے والے شعبوں پر ہوگی۔ یہ یقینی بنانے کے لیے کام کرے گی کہ جنگ کی وجہ سے کمپنیوں، تجارت، مالیات اور دیگر اقتصادی شعبوں کو درپیش مسائل پر وزارت کی صلاحیت کے دائرے میں رہتے ہوئے فوری کارروائی کی جائے اور انہیں حل کیا جائے۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں امریکہ نے ایران کے خلاف اقتصادی پابندیوں کو مزید سخت کرنے کا اعلان کیا تھا۔ امریکہ نے ایران کی معیشت کو کمزور اور الگ تھلگ کرنے کے لیے حال ہی میں 'آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ' کا اعلان کیا تھا۔ امریکہ کے مطابق، اس کا مقصد ایران کی معیشت کو مفلوج کرنا ہے۔ واضح رہے کہ مغربی ایران میں ہفتہ کے روز ایک سڑک حادثے کے بعد ایندھن ٹینکر میں دھماکہ ہوا، جس کے نتیجے میں 11 افراد کی موت ہوگئی اور تقریباً 7 افراد زخمی بتائے جا رہے ہیں۔ دھماکے کی وجہ سے آس پاس سے گزرنے والی کئی گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی 'آئی آر آئی بی' کے مطابق یہ حادثہ کردستان صوبے کے سنندج کاؤنٹی اور ہمدان صوبے کی ہمدان کاؤنٹی کے درمیان واقع انٹرسٹی سڑک پر پیش آیا۔ یہ اطلاع 'کردستان یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز' کی ایمرجنسی میڈیکل سروسز کے سربراہ بابک ہودائی نے دی۔ 'تسنیم' خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ہودائی نے بتایا کہ دھماکے کے سبب آس پاس سے گزرنے والی کئی گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ انہوں نے کہا کہ ریسکیو ٹیم زخمیوں کو سنندج کے ایک اسپتال میں داخل کرا چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جائے حادثہ پر راحت رسانی کا کام اب بھی جاری ہے۔ اس سے قبل جولائی میں مقامی میڈیا کی رپورٹوں کے مطابق آبنائے ہرمز میں ایک آئل ٹینکر بحری بارودی سرنگ (نیول مائن) سے ٹکرانے کے بعد تباہ ہوگیا تھا، جس میں زوردار دھماکہ بھی ہوا تھا۔ بتایا گیا کہ جہاز ایران کی جانب سے طے کیے گئے راستے سے ہٹ گیا تھا اور اسی دوران وہ بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ ایران کی نیم سرکاری نیوز ایجنسی 'مہر' کی رپورٹ کے مطابق ٹینکر پہلے دی گئی وارننگ کے باوجود ایران کی جانب سے مقرر کردہ محفوظ بحری راستے سے باہر ایک علاقے میں پہنچ گیا تھا۔ آبنائے ہرمز خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب سے جوڑتی ہے۔ یہ دنیا کے اہم ترین توانائی کے راستوں میں سے ایک ہے، جہاں سے خلیجی خطے کے بڑے تیل اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) پیدا کرنے والے ممالک کی برآمدات بین الاقوامی بازاروں تک پہنچتی ہیں۔ اس دوران واشنگٹن اور تہران کے درمیان کشیدگی میں ایک بار پھر اضافہ ہوا ہے۔

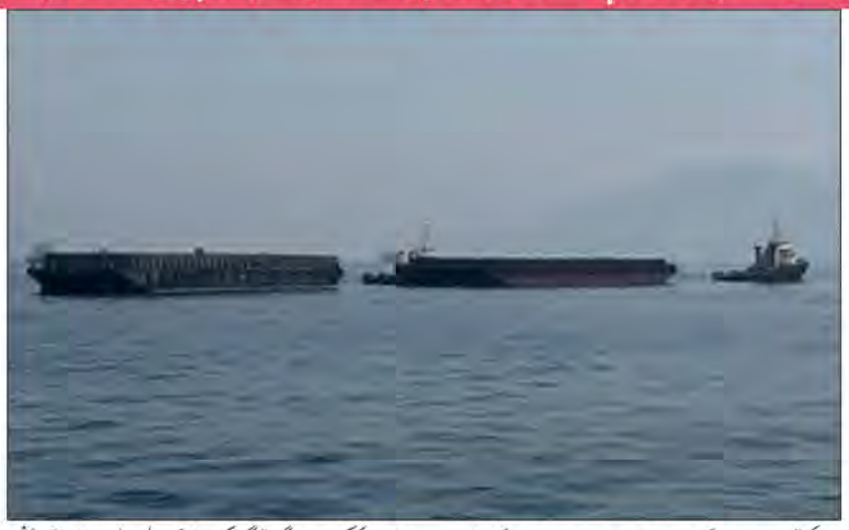

پالیسی خلا کے باعث پاکستان میں غذائی بحران مزید سنگین

اسلام آباد: پاکستان میں بگڑتا ہوا غذائی بحران کمزور پالیسی ہم آہنگی اور حکومت کے غیر مستقل اقدامات کے باعث مزید سنگین ہو رہا ہے۔ ماہرین نے ایک کانفرنس میں کہا کہ ان حالات نے نجی شعبے کی اس صلاحیت کو محدود کر دیا ہے کہ وہ خوراک اور غذائیت کی صورتحال بہتر بنانے میں مؤثر کردار ادا کر سکے۔ یہ بات ڈان کی رپورٹ میں سامنے آئی ہے۔ ڈان کے مطابق "ایکشن فار نیوٹریشن: وی ایمرجنسی وی کین نو لانگر اگنور" کے عنوان سے منعقدہ کانفرنس کے دوران "نجی سرمایہ کاری اور شراکت داری کو متحرک کرنا" کے موضوع پر ہونے والے اجلاس میں شرکا نے حکومت، کاروباری اداروں اور ترقیاتی شراکت داروں کے درمیان مضبوط تعاون پر زور دیا تاکہ غذائی قلت کے مسئلے سے نمٹا جا سکے۔ ٹیٹرا پیک کے کارپوریٹ امور کے ڈائریکٹر نور آفتاب نے کہا کہ خوراک کے نظام کو بنیادی ڈھانچے کا لازمی حصہ سمجھا جانا چاہیے کیونکہ اس کا براہ راست اثر عوامی صحت کے ساتھ ساتھ مجموعی معیشت پر بھی پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا کے بڑے دودھ پیدا کرنے والے ممالک میں شامل ہونے کے باوجود محفوظ دودھ اور اس کی جراثیم کشی سے متعلق مؤثر قانون سازی سے محروم ہے۔ نور آفتاب نے پیک شدہ دودھ پر عائد 18 فیصد جنرل سیلز ٹیکس پر بھی تنقید کی اور اسے عالمی سطح پر غیر معمولی حد تک زیادہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ دودھ اور ڈیری کے شعبے میں نجی سرمایہ کاری کے بڑے پیمانے پر ہونے کے بعد یہ اضافی ٹیکس بوجھ عائد کیا گیا ہے۔ انہوں نے 104 ممالک میں جاری اسکولی دودھ پروگراموں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان بھی ان تجربات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کانفرنس میں بنگلہ دیش کے تجربے کو بھی پیش کیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غذائیت پر سرمایہ کاری معاشی فوائد کا باعث بن سکتی ہے۔ رضا سومون نے بتایا کہ سرکاری شعبے کے ملازمین میں خون کی کمی کی شرح 51.9 فیصد سے کم ہو کر 32 فیصد رہ گئی۔ یہ بہتری غذائیت سے بھرپور غذاؤں اور آئرن کے ساتھ فولک ایسڈ کی اضافی خوراک پر مشتمل اقدامات کے بعد سامنے آئی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد نجی کمپنیوں نے کام کی جگہوں پر غذائیت بہتر بنانے کے لیے 1 کروڑ امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کی جبکہ ملازمین کی غیر حاضری کی شرح بھی مبینہ طور پر 70 فیصد سے کم ہو کر 40 فیصد رہ گئی۔ زراعت کے مشیر حسن خرم حنیف نے کہا کہ پاکستان کے کسانوں کو غذائیت سے بھرپور فصلیں پیدا کرنے کے لیے زیادہ مضبوط منڈی اور مالی مراعات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ انگلش بسکٹ مینوفیکچررز کی عطیہ انعام خان نے بھی ماؤں کے لیے غذائیت سے بھرپور بسکٹ فراہم کرنے کے پانچ سالہ منصوبے کا ذکر کیا۔ ان کے مطابق اس پروگرام میں شامل خواتین میں آئرن کی سطح میں بہتری دیکھی گئی جبکہ ان کے بچوں کی ذہنی نشوونما بھی بہتر ہوئی۔ شرکا نے خبردار کیا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران پاکستان میں غذائیت کے شعبے میں مختلف محکموں اور شعبوں کو شامل کرنے والے تقریباً کوئی نئے پروگرام شروع نہیں کیے گئے۔ ان کے مطابق اس عرصے میں نمایاں پروگراموں میں بینظیر نشوونما پروگرام ہی شامل ہے۔

بارش کے باوجود بریڈفورڈ میں پاکستانی قونصل خانے کے باہر کشمیری تارکین وطن کا احتجاج جاری

بریڈفورڈ: برطانیہ کے شہر بریڈفورڈ میں پاکستانی قونصل خانے کے باہر کشمیری تارکین وطن کا احتجاج خراب موسم اور بارش کے باوجود جاری رہا، جہاں مظاہرین نے پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں اور سیاسی و شہری حقوق کی صورتحال کے خلاف آواز اٹھائی۔ مظاہرین نے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں بنیادی حقوق، سیاسی آزادی اور اظہار رائے کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔ احتجاج میں شامل افراد کا کہنا تھا کہ ان کی مہم کا مقصد خطے میں پیش آنے والے واقعات اور مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی جانب عالمی برادری کی توجہ مبذول کرانا ہے۔ مظاہرین نے الزام عائد کیا کہ پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں اختلافی آوازوں اور حقوق کے لیے سرگرم افراد کو دباؤ اور پابندیوں کا سامنا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ لوگوں کو اپنے سیاسی اور جمہوری حقوق کے استعمال کی مکمل آزادی دی جائے۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ بارش اور خراب موسم کے باوجود احتجاج جاری رکھنے کا فیصلہ اس عزم کی علامت ہے کہ وہ اپنے مطالبات کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرتے رہیں گے۔ بریڈفورڈ اور برطانیہ کے دیگر شہروں میں مقیم کشمیری تارکین وطن حالیہ عرصے میں پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر کی صورتحال کے خلاف مختلف احتجاجی سرگرمیاں کرتے رہے ہیں۔

تائیوان نے چین کی ولف وارئیر ڈپلومیسی کی مذمت کی

پلاؤ: تائیوان کے وزیر خارجہ لن چیالنگ نے بحر الکاہل جزائر فورم میں چین کی "بھیڑیا جنگجو" سفارت کاری کی مذمت کی، بیجنگ پر دھمکی آمیز زبان، پلاؤ کو غیر محفوظ قرار دینے، اور تقریب میں سادہ لباس اہلکاروں کے ساتھ جاسوسی میں ملوث ہونے کا الزام لگایا۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ چین کا جولائی میں بحر الکاہل پر بین البراعظمی بیلسٹک میزائل کا تجربہ، جو کہ ستمبر 2024 کے بعد سے خطے میں اس کا پہلا تجربہ ہے، مناسب انتباہ کے بغیر کیا گیا تھا، اور نوٹ کیا کہ نورو جزیرے کے دیگر رہنماؤں کی طرف سے ظاہر کردہ اجتماعی تشویش سے باضابطہ طور پر اختلاف کرتا ہے۔ پلاؤ کے صدر اور فورم کے سربراہ سورنجیل وہپس جونیئر نے میزائل تجربے کی مذمت کرتے ہوئے ایک متحد پیسفک بیان پر زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ وزیر خارجہ کی سابقہ میٹنگ اتفاق رائے تک پہنچنے میں ناکام رہی۔ اس سمٹ کو تائیوان کی شرکت پر چین کے اعتراضات نے بھی نقصان پہنچایا، بیجنگ کا اصرار تھا کہ تائیوان ایک خود مختار ریاست نہیں ہے اور اس کی موجودگی کے سنگین نتائج کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ تنازعہ کے باوجود، تائیوان نے کہا کہ وہ فورم میں شرکت جاری رکھے گا، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ چین کے جارحانہ اقدامات بالآخر بحر الکاہل کے جزیروں کے ممالک کے درمیان تائی پے کی حمایت کو مضبوط کریں گے۔

لاہور میں ڈیرہ غازی خان کے رہائشی عمار بلوچ جبری لاپتہ

لاہور: ڈیرہ غازی خان کے قصبہ کالا سے تعلق رکھنے والے عمار بلوچ جبری گمشدگی کا شکار ہو گئے۔ ساتھی طلبہ کے مطابق عمار بلوچ کو گزشتہ رات تقریباً 12:30 بجے لاہور میں پاکستانی فورسز نے حراست میں لیا، جس کے بعد سے وہ لاپتا ہیں۔ عمار بلوچ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی ایس کی ڈگری حاصل کی، جبکہ انہوں نے چین سے ایم فل کی تعلیم مکمل کی ہے۔ ان کے ساتھی طلبہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تمام باشعور، انسان دوست اور امن پسند افراد سے اپیل ہے کہ وہ عمار بلوچ کی آواز بنیں، ان کی گمشدگی پر خاموشی اختیار نہ کریں اور ان کی فوری بازیابی و رہائی کے لیے آواز بلند کریں۔ طلبہ نے مطالبہ کیا ہے کہ عمار بلوچ کو فوری طور پر بازیاب کیا جائے، ان کے اہل خانہ کو ان کے بارے میں آگاہ کیا جائے اور اگر ان پر کوئی الزام عائد کیا گیا ہے تو انہیں قانون کے مطابق عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کے خلاف پریس کانفرنس کرنے پر ریٹائرڈ پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض گرفتار

کوئٹہ: کوئٹہ، ریٹائرڈ پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض کے خلاف انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت سی ٹی ڈی تھانے میں مقدمہ درج کر لیا گیا، جبکہ پولیس ذرائع کے مطابق سی ٹی ڈی حکام نے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق ڈاکٹر عائشہ فیض کے خلاف مقدمہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور صوبائی وزیر داخلہ کے خلاف کوئٹہ پریس کلب میں کی گئی پریس کانفرنس کے تناظر میں درج کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عائشہ فیض نے چند روز قبل پریس کانفرنس میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی صورتحال، اس کے تاریخی پس منظر اور حالیہ واقعات پر اظہار خیال کیا تھا۔ انہوں نے بلوچ آزادی کی تحریک میں خواتین کے کردار پر بات کی تھیں۔ مزید برآں وزیر اعلیٰ بلوچستان کی جانب سے آئندہ پرتشدد واقعات کی صورت میں مستونگ کے باغات کو بلڈوز کرنے سے متعلق بیان کی بھی مذمت کی تھی۔ پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر عائشہ فیض کے خلاف انسداد دہشت گردی ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے، تاہم مقدمے میں شامل دفعات، گرفتاری کی وجوہات اور دیگر قانونی کارروائی کی مزید تفصیلات تاحال سامنے نہیں آسکیں۔

چینی مسلح ٹرینر جیٹ نے فلپائنی طیارے کو سکاربورو شوال کے اوپر سے بھگایا

چین نے بدھ کے روز متنازعہ سکاربورو شوال پر فلپائن کے ہلکے طیاروں کو بھگانے کے لیے مسلح ٹرینر جیٹ بھیجے

منیلا: چین نے بدھ کے روز متنازعہ سکاربورو شوال پر فلپائن کے ہلکے طیاروں کو بھگانے کے لیے مسلح ٹرینر جیٹ بھیجے، جو بحیرہ جنوبی چین پر اس کے بڑھتے ہوئے فضائی تصادم کے لیے ممکنہ طور پر زیادہ کفایتی حکمت عملی میں ہے۔ پیپلز لبریشن آرمی سدرن تھیٹر کمانڈ کی جانب سے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو کلپ کے مطابق، کم از کم تین JL-10 ٹرینرز جو PL-5 فضا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل لے کر جا رہے تھے، اس واقعے میں ملوث تھے۔ فوٹیج میں چینی جیٹ کے الیکٹرانک سسٹمز کو فلپائن کے تین طیاروں پر لاک کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جس میں ان کے ماڈلز کی شناخت BN-2A آئی لینڈر یوٹیلیٹی ہوائی جہاز، ایک C-208 سنگل انجن ٹربوپروپ اور PA-31T ٹوئن انجن ٹربوپروپ کے طور پر کی گئی ہے۔ ایک سبز کراس ہیئر کو بھی طیارے میں سے ایک کو ٹریک کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ ایک چینی پائلٹ کو ریڈیو پر چینی اور انگریزی دونوں زبانوں میں یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ فلپائنی ہوائی جہاز، تم نے چین کے ہوانگیان ڈاؤ کی علاقائی فضائی حدود میں گھس لیا ہے۔ فوراً نکل جاؤ، فوراً نکل جاؤ، ورنہ ہم اقدامات کریں گے۔ سکاربورو شوال-ایک مرجان اٹول جسے چین میں ہوانگیان ڈاؤ اور فلپائن میں پاناٹاگ شوال کے نام سے جانا جاتا ہے- حالیہ برسوں میں دونوں ممالک کے درمیان ایک اہم فلیش پوائنٹ رہا ہے۔ چین نے 2012 سے اس علاقے کو کنٹرول کیا ہے اور 2024 میں اس کے اردگرد کے علاقائی سمندر کے لیے بیس لائنز جاری کی ہیں۔ فلپائن - جو اس علاقے میں کبھی کبھار بحری جہازوں اور ہوائی جہازوں کی سرگرمیوں کے ساتھ چینی دعوے کو چیلنج کرتا ہے۔ نے جولائی میں اقوام متحدہ میں شوال کے لیے اپنی علاقائی سمندری بنیادیں دائر کیں۔ پی ایل اے سدرن تھیٹر کمانڈ نے ایک بیان میں کہا، "اس طرح کے گشت کا مقصد متعلقہ سمندری علاقوں اور فضائی حدود کے کنٹرول کو مزید بڑھانا ہے اور ہر طرح کے حقوق کی خلاف ورزیوں اور اشتعال انگیز کارروائیوں سے نمٹنے کے لیے ایک مؤثر جوابی اقدام کے طور پر کام کرتے ہیں۔ چینی فوج نے فلپائن کے تین چھوٹے طیاروں کو بھگانے کے لیے پہلی بار اپنے مسلح تربیتی طیاروں کا استعمال کیا ہے۔ جنوبی چین کے سمندر میں واقع متنازع علاقے سکاربورو شوال کے اوپر پیش آنے والے اس واقعے کی تصدیق پیپلز لبریشن آرمی (PLA) کے سدرن تھیٹر کمانڈ کی جانب سے جاری کردہ ایک ویڈیو سے ہوئی ہے چین نے اس کارروائی کے لیے JL-10 فائٹر ٹرینر طیارے استعمال کیے، جو فضا سے فضا میں مار کرنے والے PL-5 میزائلوں سے لیس تھے۔ ویڈیو میں چینی پائلٹ کو فلپائنی طیاروں کو تنبیہ کرتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ "آپ چینی فضائی حدود میں داخل ہو چکے ہیں، فوری طور پر پیچھے ہٹ جائیں ورنہ کارروائی کی جائے گی۔

اسلام آباد سے ۴ مغوی چینی باشندوں کو بازیاب کرالیا گیا

اسلام آباد: دارالحکومت کی پولیس نے جرائم پیشہ گروہ سے مقابلے کے بعد تاوان کے لیے اغوا کیے گئے چار چینی شہریوں کو بازیاب کرا لیا۔ قبل ازیں ملزم کو شالیمار تھانے میں درج مقدمے کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا اور اس سے کیپٹل پولیس کا ڈکیتی اور ڈکیتی یونٹ پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ دوران تفتیش ملزم نے انکشاف کیا کہ اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر چار چینی شہریوں کو F-10/4 سے تاوان کے لیے اغوا کیا تھا۔ اغوا کے بعد مغویوں کو بنگیال کے علاقے میں منتقل کر کے ایک ڈیری فارم میں حراست میں لے لیا گیا۔ ملزم نے مزید انکشاف کیا کہ چینی شہریوں کی رہائی کے لیے تاوان کے لیے سودے بازی جاری تھی۔ ملزم نے پولیس کو فارم تک لے جانے میں مدد کی پیشکش بھی کی۔ چھاپے کے لیے پولیس ٹیم تشکیل دی گئی اور علاقے میں پہنچ کر ٹیم نے فارم کو گھیرے میں لے لیا۔ تاہم فارم کے اندر موجود ملزم نے پولیس ٹیم پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ پولیس نے بھی جوابی فائرنگ کی اور فائرنگ کی۔ بعد ازاں پولیس نے دو اغوا کاروں کو پکڑنے میں کامیابی حاصل کر لی جو مغویوں کی حفاظت کر رہے تھے جنہیں فارم کے ملحقہ کمرے میں حراست میں لے لیا گیا۔

پاکستان میں معاشی مضبوطی کا اعتماد کم ہو رہا ہے: سروے

اسلام آباد: ایک آزاد سروے کے مطابق، پاکستان کی معیشت کی مضبوطی پر یقین رکھنے والے افراد کی تعداد مزید کم ہو کر 14 فیصد ہوگئی ہے، سات میں سے صرف ایک شخص نے معیشت کو مضبوط دیکھا ہے، جب کہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ سرفہرست پانچ خدشات میں سے ایک بن گئی ہے۔ Ipsos کے مطابق، سات میں سے ایک پاکستانی کا ماننا ہے کہ معیشت مضبوط ہے، مردوں، بالغوں، اعلیٰ طبقے اور پنجاب اور سندھ کے رہائشیوں میں نسبتاً زیادہ امید ہے۔ صرف چار ماہ قبل یہ تناسب پانچ میں سے ایک تھا جو معیشت کے بارے میں لوگوں کے تاثرات میں مزید کمی کی نشاندہی کرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اقتصادی طاقت کے تصور میں پچھلی سہ ماہی کے مقابلے میں 6 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، جو امریکہ-ایران تنازع کے بعد کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے اور نئے اقتصادی خدشات کا اشارہ دیتی ہے۔ اسی طرح، ہر چار میں سے ایک پاکستانی معیشت کے مضبوط ہونے کی توقع رکھتا ہے، جس کی امید شہری، متمول گروہوں اور بلوچستان میں مضبوط ہوگی۔ لوگوں کو عالمی سطح پر ایندھن کی قیمتوں کے جھٹکے اور زیادہ ٹیکس لگانے کا سامنا کرنا پڑا ہے، جو کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ ناقص مذاکرات کا نتیجہ ہے، جس کی وجہ سے پیٹرول پر 116 روپے فی لیٹر ٹیکس لگا ہے۔ ٹولا ایسوسی ایٹ کے مطابق، کمزور مقامی کرنسی کے باوجود جنوبی ایشیائی خطے میں پاکستان میں ڈالر کے لحاظ سے پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں سب سے زیادہ ہیں۔ حکومت پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں لگا تار اضافہ کر رہی ہے جس سے مہنگائی پہلے ہی دوہرے ہندسے میں پہنچ چکی ہے۔ Ipsos سروے کے مطابق، مہنگائی میں اضافہ پاکستانیوں کی واحد سب سے بڑی تشویش رہا، اس کے بعد بے روزگاری، غربت اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ اب پاکستانیوں کی پانچویں بڑی پریشانی بن چکی ہے جو کہ اضافی ٹیکسوں کے بوجھ سے زیادہ ہے۔ سروے نے ظاہر کیا کہ پانچ میں سے دو بڑے خدشات - بجلی کی قیمتیں اور اس کی لوڈ شیڈنگ - پاور ڈویژن کی کارکردگی سے متعلق ہیں۔ Ipsos نے کہا کہ معاشی خدشات غالب رہتے ہیں، افراط زر کی شرح میں 9 فیصد کمی ہوئی لیکن پھر بھی 69 فیصد اور بے روزگاری میں 68 فیصد کمی آئی ہے، جبکہ غربت میں 5 فیصد اضافے کے خدشات ہیں۔

دھرم شالہ میں تبتی اور چینی جمہوریت پسندوں کا مشترکہ اعلامیہ

عدم تشدد اور مذاکرات پر زور

دھرم شالہ: تبتی اور چینی جمہوریت پسند کارکنوں، دانشوروں، پالیسی ماہرین اور انسانی حقوق کے نمائندوں نے دھرم شالہ میں تین روزہ اجلاس کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ منظور کرتے ہوئے تبت اور چین کے درمیان تنازع کے پرامن حل کے لیے عدم تشدد، جمہوری اصلاحات اور مسلسل مذاکرات پر زور دیا ہے۔ "ڈیموکریٹک چائنا اینڈ فیوچر آف تبت فورم" میں بھارت، امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، جرمنی، نیدرلینڈز، آسٹریلیا، جاپان، تائیوان اور جنوبی منگولیا سے 29 نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کا مقصد جمہوریت، انسانی حقوق اور تبت کے سیاسی مستقبل پر تبتی اور چینی جمہوریت پسند حلقوں کے درمیان رابطے اور تعاون کو فروغ دینا تھا۔ فورم کا آغاز 31 اگست کو ہوا، جہاں مرکزی تبتی انتظامیہ کے صدر پینپا سیرنگ نے چین تبت تعلقات، مڈل وے اپروچ، 14 ویں دلائی لامہ کی جانشینی اور تبتی و چینی حلقوں کے درمیان تعاون پر اظہار خیال کیا۔ اجلاس کے اختتام پر پانچ نکاتی اعلامیہ منظور کیا گیا۔ پہلے نکتے میں تبت چین تنازع کے حل کے لیے عدم تشدد کو بنیادی اصول قرار دیتے ہوئے پرامن مزاحمت اور مذاکرات کی حمایت کی گئی۔ دوسرے نکتے میں ایک مشترکہ جمہوری مستقبل کے تصور پر زور دیتے ہوئے جلاوطن تبتی برادری اور چینی جمہوریت پسند تنظیموں کے درمیان قریبی رابطوں کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ تیسرے نکتے میں تبت کی تاریخ، تبتی جمہوریت اور مڈل وے اپروچ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس پالیسی کے تحت مکمل آزادی کے بجائے چینی آئین کے دائرے میں تبت کے لیے حقیقی خودمختاری کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ چوتھے اعلامیے میں دلائی لامہ کی جانشینی کے عمل میں چینی حکومت کے کسی بھی کردار کو مسترد کیا گیا۔ شرکاء نے کہا کہ دلائی لامہ کے جانشین کے تعین کا اختیار تبتی بدھ روایات کے مطابق دلائی لامہ اور ان کے نجی دفتر سے متعلق ادارے کے پاس ہے۔ پانچویں نکتے میں چین کے "نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون" پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ اس قانون کے تبتیوں، ایغوروں، جنوبی منگولیائی باشندوں اور دیگر نسلی برادریوں کی زبان، ثقافت، مذہب اور قومی شناخت پر دوررس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ شرکاء نے فورم کو تبتی اور چینی حلقوں کے درمیان مستقل علمی اور پالیسی سطح کے رابطے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ مسلسل مکالمہ اور تعاون باہمی اعتماد بڑھانے اور طویل عرصے سے جاری تنازع کے پرامن حل کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔

پاکستان میں 16 میں سے ایک بچہ آن لائن بدسلوکی کا شکار۔ یونیسیف

اسلام آباد: ایک نئی تحقیق کے مطابق، پاکستان بھر میں 12 سے 17 سال کی عمر کے تقریباً 5.1 ملین انٹرنیٹ استعمال کرنے والے بچوں کو ایک سال میں کم از کم ایک قسم کی ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑا جو کہ ہر 16 میں سے ایک بچے کے برابر ہے۔ نتائج تازہ ترین رپورٹ سے ہیں جس کا عنوان ہے پاکستان میں نقصان پہنچانا: ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی پر ثبوت، جو کہ یونیسیف آفس آف اسٹریٹجی اینڈ ایویڈینس انوسینٹی، ای سی پی اے ٹی انٹرنیشنل اور انٹرپول کے ذریعے مشترکہ طور پر سیف آن لائن کی فنڈنگ سے منعقد کی گئی ہے۔ یونیسیف کے مطابق، یہ مطالعہ 12-17 سال کی عمر کے بچوں اور ان کے والدین اور دیکھ بھال کرنے والوں کے قومی سطح پر نمائندہ گھریلو سروے کے ساتھ ساتھ فرنٹ لائن اور انصاف کے پیشہ ور افراد کے انٹرویوز پر مبنی تھا۔ اس نے پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے پیمانے اور نوعیت کا جائزہ لینے کے لیے متعلقہ قوانین اور پالیسیوں کا بھی تجزیہ کیا۔ تحقیق نے بچوں کے تجربات، ان حالات پر روشنی ڈالی جن میں بدسلوکی ہو سکتی ہے، اور انہیں مدد اور تحفظ تک رسائی میں درپیش رکاوٹوں پر روشنی ڈالی گئی۔ دستاویزی بدسلوکی کی شکلوں میں "غیر مطلوبہ جنسی تصاویر یا گفتگو، پرائیویٹ پارٹس کی تصاویر شیئر کرنے کی درخواستیں، بچوں کی تصاویر کو ان کی اجازت کے بغیر شیئر کرنا، ایسی تصاویر یا جنسی سرگرمی میں شامل دھمکیاں یا بلیک میل کرنا، اور جعلی تصاویر یا ویڈیوز بنانے کے لیے مصنوعی ذہانت کا استعمال" شامل ہیں۔ پاکستان میں یونیسیف کے نمائندے، پرنیل آئرن سائیڈ نے کہا، "ڈیجیٹل دنیا بچوں کے لیے ایک محفوظ جگہ ہونی چاہیے۔ ہمیں ایسے مضبوط نظاموں کی تعمیر کے خطرات سے بچنے کے لیے صرف بچوں سے پوچھنے سے ہٹنا چاہیے جو بدسلوکی کو روکیں اور مجرموں اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کو جوابدہ ٹھہرائیں۔ رپورٹ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ پاکستان میں ٹیکنالوجی کی مدد سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کس حد تک پوشیدہ ہے۔ اس نے نوٹ کیا کہ ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے آدھے سے زیادہ بچوں نے کسی کو نہیں بتایا، جب کہ سروے کیے گئے بچوں میں سے کسی نے بھی ہیلپ لائنز، سماجی کارکنان اور پولیس سمیت باضابطہ راستے کی اطلاع نہیں دی۔ نتائج نے کمیونٹی کی بدنامی، متاثرین پر الزام تراشی اور پولیس پر اعتماد کی کمی کو اہم رکاوٹوں کے طور پر شناخت کیا جو اکثر بچوں اور ان کے خاندانوں کو بولنے سے روکتے ہیں۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ بدسلوکی کبھی بھی بچوں کی غلطی نہیں ہوتی، رپورٹ نے پاکستان بھر میں بچوں کے لیے مدد اور مدد حاصل کرنے کے لیے محفوظ، خفیہ اور قابل رسائی راستوں کی ضرورت پر زور دیا۔

چین کے نئے 'نسلی اتحاد' قانون پر تشویش، نئی دہلی میں تبت فیسٹیول کے دوران اٹھے سوالات

تبت کی ثقافت، تاریخ اور موجودہ حالات کو اجاگر کرنے کے لیے نئی دہلی میں تین روزہ "اسپرٹ آف تبت: سلیبریٹنگ کلچر اینڈ کمپیشن" فیسٹیول کا آغاز ہوا

نئی دہلی: تبت کی ثقافت، تاریخ اور موجودہ حالات کو اجاگر کرنے کے لیے نئی دہلی میں تین روزہ "اسپرٹ آف تبت: سلیبریٹنگ کلچر اینڈ کمپیشن" فیسٹیول کا آغاز ہوا، جہاں چین کے نئے "نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون" کے ممکنہ اثرات پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ 3 سے 5 ستمبر تک انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں منعقد ہونے والے فیسٹیول کا آغاز گاندھی کنگ میموریل پلازہ میں تبتی بدھ راہب کی دعاؤں سے ہوا، جس کے بعد مرکزی تبتی انتظامیہ کے صدر پینپا سیرنگ نے افتتاحی خطاب کیا۔ پینپا سیرنگ نے چین میں ہونے والی حالیہ قانونی تبدیلیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نیا قانون اعتماد اور مفاہمت پیدا کرنے کے بجائے ان پالیسیوں کو ادارہ جاتی شکل دے سکتا ہے جنہیں تبتی حلقے ثقافتی اور نسلی انضمام کی کوشش قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پائیدار امن اور استحکام ثقافتی، مذہبی اور لسانی شناخت کو دبانے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ چین کا نیا قانون رواں سال مارچ میں منظور ہوا اور یکم جولائی سے نافذ ہو چکا ہے۔ بیجنگ کے مطابق اس کا مقصد ملک کے تمام نسلی گروہوں کے درمیان مشترکہ قومی شناخت اور اتحاد کو مضبوط بنانا ہے۔ تاہم تبتی نمائندوں اور انسانی حقوق کے حلقوں کا مؤقف ہے کہ اس سے تبتی، ایغور، منگول اور دیگر اقلیتی برادریوں کی زبان، مذہب اور ثقافتی شناخت پر دباؤ مزید بڑھ سکتا ہے۔ مباحثے میں پینپا سیرنگ کے علاوہ پروفیسر سی راجہ موہن اور بریگیڈیئر انشومن نارنگ نے شرکت کی، جبکہ صحافی اور قومی سلامتی کے تجزیہ کار نتن اے گوکھلے نے نشست کی صدارت کی۔ فیسٹیول کے پہلے روز پروفیسر امیتابھ مٹو، وجاہت حبیب اللہ، اداکار اور مصنف کبیر بیدی اور گیشے دورجی دمدول سمیت مختلف شخصیات نے بھی شرکت کی۔ تین روزہ فیسٹیول کا مقصد تبت کی ثقافت، تاریخ، روحانی روایات اور موجودہ حالات کے بارے میں عوامی آگاہی بڑھانے کے ساتھ مختلف حلقوں کے درمیان مکالمے کو فروغ دینا ہے۔ ڈیموکریٹک چائنا اینڈ فیوچر آف تبت فورم" میں بھارت، امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، جرمنی، نیدرلینڈز، آسٹریلیا، جاپان، تائیوان اور جنوبی منگولیا سے 29 نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کا مقصد جمہوریت، انسانی حقوق اور تبت کے سیاسی مستقبل پر تبتی اور چینی جمہوریت پسند حلقوں کے درمیان رابطے اور تعاون کو فروغ دینا تھا۔ فورم کا آغاز 31 اگست کو ہوا، جہاں مرکزی تبتی انتظامیہ کے صدر پینپا سیرنگ نے چین تبت تعلقات، مڈل وے اپروچ، 14 ویں دلائی لامہ کی جانشینی اور تبتی و چینی حلقوں کے درمیان تعاون پر اظہار خیال کیا۔ اجلاس کے اختتام پر پانچ نکاتی اعلامیہ منظور کیا گیا۔ پہلے نکتے میں تبت چین تنازع کے حل کے لیے عدم تشدد کو بنیادی اصول قرار دیتے ہوئے پرامن مزاحمت اور مذاکرات کی حمایت کی گئی۔ نئی دہلی میں منعقدہ تبت فیسٹیول کے دوران چین کے نئے نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا ہے، جسے تبتی رہنماؤں اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے تبتی اور دیگر اقلیتی برادریوں کی ثقافتی شناخت کو ختم کرنے کی ایک اور کوشش قرار دیا ہے۔ ستمبر 2026 میں انڈیا انٹرنیشنل سینٹر، نئی دہلی میں تین روزہ فیسٹیول اسپرٹ آف تبت: سلیبریٹنگ کلچر اینڈ کمپیشن" کا انعقاد ہوا۔ اس تقریب کے دوران تبت کی ثقافت، تاریخ اور موجودہ سنگین حالات کو اجاگر کرتے ہوئے چین کی حالیہ قانونی تبدیلیوں پر گہرے تحفظات کا اظہار کیا گیا۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

عاصم وقار کے راز دار تھیلے میں اویسی کا ہیرا گروپ کے خلاف سازش ہے؟

اگر سیاسی تنازع کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو اس کا ثبوت کہاں ہے؟ اگر کوئی سیاسی دباؤ نہیں تھا تو پھر ان دعوؤں کی حقیقت کیا ہے؟ اور اگر کسی سیاسی شخصیت یا گروہ پر سازش کا الزام لگایا جاتا ہے تو اس کے لیے قابل قبول دستاویزات، سرکاری ریکارڈ یا عدالتی مشاہدات کہاں ہیں؟ یہ وہ سوالات ہیں جنہیں نعروں سے نہیں بلکہ شواہد سے حل کیا جانا چاہیے۔ عاصم وقار نے اگر واقعی اپنی سابق جماعت کے اندرونی معاملات سے متعلق اہم معلومات ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو ان کے لیے سب سے بہتر راستہ یہی ہوگا کہ وہ جذباتی بیانات کے بجائے دستاویزات کے ساتھ حقائق سامنے رکھیں۔ خصوصاً اگر ان کے پاس ہیرا گروپ کے معاملے سے متعلق کوئی ایسی معلومات ہیں جن سے یہ ثابت ہو سکے کہ کسی سیاسی شخصیت، جماعت یا اس کے وابستگان نے قانونی عمل پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی، تو ایسی معلومات کو عوام کے سامنے لانا ایک اہم سیاسی اور صحافتی پیش رفت ہوگی۔

مطیع الرحمن عزیز

سید عاصم وقار نے ایم آئی ایم کو الوداع کہتے ہوئے کانگریس کا دامن تھام لیا، اور اویسی پر پوچھے جانے والے سوالوں کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میرے پاس اویسی کیخلاف رازداریوں سے بھرا ہوا جھولا ہے، جس میں اویسی کی بدعنوانیوں کے اتنے سارے راز ہیں جس سے ایم آئی ایم کی بنیاد ہلائی جا سکتی ہے، لیکن ان رازوں کو عاصم وقار تب کھولیں گے جب ان پر حملے کئے جائیں گے، ابھی تک اویسی اینڈ کمپنی کی جانب سے کسی طرح کا حملہ نہیں کیا گیا ہے، اویسی کو اس بات کا ڈر ہے کہ ان کی پارٹی کا سب سے بڑا ترجمان پارٹی کے تعلق سے بہت کچھ جانتا ہے، وہ نہ صرف ان کی پارٹی کو بلکہ انہیں بھی ہلا کر رکھ دے گا۔ اویسی زبانی طور پر بڑبولے تو ہیں ہی اور ان کی مغز میں اتنی قوت برداشت بھی نہیں ہے کہ وہ کسی کے اتنے بڑے طماچے کو اتنی آسانی سے برداشت کر لیں، مہاراشٹر ودھان سبھا الیکشن میں ممبرا سے ایم آئی ایم کے امیدوار نے جب اچانک پرچہ نامزدگی داخل کرنے کے وقت اپنی امیدواری واپس لے لی تھی، اس وقت اویسی نے تلخ لہجہ اختیار کرتے ہوئے اس مکرے ہوئے امیدوار کی موت کے وقت کتے کے فرشتے کے ذریعہ اس کی روح قبض کرنے تک کی بات کہہ ڈالی تھی، جس کا جواب اویسی مخالفین نے یہ دیا تھا کہ جب اویسی کی موت ہوگی تو کون سا فرشتہ ان کی روح قبض کرے گا، کیونکہ اویسی کے دامن میں بہت ساری ناانصافیاں اور سازش و مسلم امہ کے خلاف کئے جانے والے غلط اقدام شامل ہیں۔

جناب عاصم وقار صاحب سے یہ سوال جائز بنتا ہے کہ ان کے سابق مکھیا یعنی اسد اویسی کا ہیرا گروپ کو ڈبونے اور اس کے سازش کے تعلق سے آپ کے راز دار تھیلے میں کوئی راز ہے کہ نہیں۔ جنھوں نے ہیرا گروپ آف کمپنیز پر 2012 میں ایف آئی آر کیا، اور اپنے ہی ایف آئی آر میں شکست فاش سے دو چار ہوئے، جس کے عوض اویسی کو سو کروڑ روپیہ ہتک عزت کا سامنا آج تک ہے، 2016 میں اویسی صاحب جب ہیرا گروپ سے شکست فاش سے دو چار ہوئے تو انہوں نے ایک نئی پلاننگ کے ساتھ اپنے سازشی جال پھینکے، ہیرا گروپ میں کچھ فرضی سرمایہ کاروں کو داخل کیا، اور ایک بانگ لگانے والا ہرکارہ متعین کر دیا، اویسی صاحب نے اپنے آقاؤں کے ذریعہ ہیرا گروپ کے اکاؤنٹ اور دفتروں پر تالہ لگاتے ہوئے ہیرا گروپ سی ای او ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو گرفتار کرا دیا، اور بانگ لگانے والے شخص سے یہ اعلان کرا دیا کہ کمپنی ڈوب گئی، سب نکل کر ایف آئی آر کرو، اور کمپنی کیخلاف زیادہ سے زیادہ ایف آئی آر ہو اس کیلئے مفت قانونی مدد اور سفر کے اخراجات بھی برداشت کرائے۔ منادی کرایا گیا کہ اب کمپنی اُبر کر کھڑی ہونے والی نہیں ہے، اور ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو ایک جگہ سے رہائی ہوگی تو دوسری جگہ قید کرا دیا جائیگا، دوسری جگہ سے رہائی ملے گی تیسری جگہ گرفتار کرا دیا جائیگا۔ کمپنی کی جائیدادوں پر ایجنسی کے اٹیچمنٹ نافذ کرا دئے گئے۔

عاصم وقار صاحب آپ کے راز دار تھیلے میں یہ بات ہے یا نہیں، کہ ہیرا گروپ کے پاس سارے وسائل ہونے کے باوجود آج تک کمپنی سی ای او گرفتار ہے، اور گرفتاری کے دوران حیدرآبادی زمین مافیا ہیرا گروپ کی جائیدادوں پر قبضے کئے جا رہے ہیں اور یہ سب زمین مافیا آپ کے سابق مکھیا کے قریبی لوگ ہیں۔ ہیرا گروپ کی زمینوں کو سستی قیمتوں پر نیلام کرایا جا رہا ہے۔ جب کہ ابھی تک عدالتوں سے کمپنی کیخلاف کوئی ایسا ثبوت مہیا نہیں ہو سکا ہے جس کے عوض کمپنی پر اتنی بڑی کارروائی ہو۔ واضح رہے کہ اسد اویسی کی جانب سے یہ ساری کارروائیاں اس لئے ہو رہی ہیں کیونکہ ہیرا گروپ نے اویسی صاحب کے شرائط پر رضامندی کا اظہار نہیں کیا۔ اویسی صاحب کی تین بڑے مطالبات ہیرا گروپ سے رہے ہیں جس میں اول یہ کہ اویسی صاحب کی بینک کے سودی کاروبار میں ہیرا گروپ کی وجہ سے سود شرح میں نقصان ہو رہا ہے لہذا یہ کمپنی اور اس کا صدر دفتر کسی دوسرے شہر منتقل کر دیا جائے۔ دوسرا مطالبہ تھا کہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ حیدرآباد کے سماجی خدمت سے سبکدوش ہو جائیں۔ تیسرا مطالبہ تھا کہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے حیدرآبادی نواحی خطہ میں جو میڈیکل کالج تعمیر کیا ہے اسے چلانے سے باز آجائیں۔

یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے: اگر واقعی ایسے اہم راز موجود ہیں تو کیا ان میں ہیرا گروپ آف کمپنیز کے خلاف ماضی میں ہونے والی کارروائیوں، شکایات، مقدمات اور مبینہ سیاسی دباؤ سے متعلق کوئی معلومات بھی شامل ہیں؟ یہ سوال محض سیاسی تجسس نہیں، بلکہ اس لیے بھی اہم ہے کہ ہیرا گروپ کا معاملہ برسوں سے قانونی، انتظامی اور سیاسی بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ ہیرا گروپ کے خلاف کارروائیوں کی تاریخ، اس سے وابستہ مقدمات، مختلف سرکاری اداروں کی تحقیقات، جائیدادوں کی ضبطی و نیلامی اور کمپنی کی سربراہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کے خلاف قانونی کارروائیوں نے ایک طویل اور پیچیدہ معاملہ پیدا کر دیا ہے۔ اس پورے پس منظر میں یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ اگر عاصم وقار واقعی اپنی سابق جماعت کے اندرونی معاملات سے اتنی گہری واقفیت رکھتے ہیں، تو کیا وہ یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ ہیرا گروپ کے خلاف ابتدائی سیاسی شکایات اور بعد کی کارروائیوں کے درمیان اصل تعلق کیا تھا؟ کیا یہ محض قانونی اور انتظامی کارروائی تھی؟ یا اس کے پیچھے سیاسی اختلافات بھی کارفرما تھے؟ اگر سیاسی اختلافات موجود تھے تو ان کی نوعیت کیا تھی؟ اور سب سے اہم سوال: کیا عاصم وقار کے پاس اس حوالے سے کوئی ایسی دستاویزی یا قابلِ تصدیق معلومات موجود ہیں جو عوام کے سامنے آج تک نہیں آسکیں؟

ہیرا گروپ کے معاملے میں 2012 کے دوران درج ہونے والی ایف آئی آر اور اس کے بعد پیدا ہونے والے قانونی تنازع کا ذکر بارہا مختلف حلقوں میں کیا جاتا رہا ہے۔ اگر اس معاملے میں کسی سیاسی شخصیت یا تنظیم کا کردار ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو اس کی جانچ کے لیے ایف آئی آر، عدالتی احکامات اور سرکاری ریکارڈ کا مطالعہ ضروری ہے۔ یہاں ایک اور سوال سامنے آتا ہے: اگر کسی فریق نے قانونی کارروائی شروع کی تھی، تو اس کارروائی کا نتیجہ کیا نکلا؟ اگر مقدمہ عدالت میں اپنے دعوؤں کو ثابت کرنے میں ناکام رہا، تو اس کے بعد پیدا ہونے والے سوالات کا جواب بھی عوام کے سامنے آنا چاہیے۔ اسی طرح اگر عدالت نے کسی مرحلے پر کسی الزام کو تسلیم کیا یا کسی کارروائی کی توثیق کی تو اس کا حوالہ بھی واضح طور پر دیا جانا چاہیے۔ صحافت کا تقاضا یہی ہے کہ دعویٰ اور ثبوت کو الگ الگ رکھا جائے۔ 2016 کے بعد حالات نے کیوں کروٹ لی؟ ہیرا گروپ کے معاملے میں 2016 کے بعد ہونے والی پیش رفت بھی کئی سوالات کو جنم دیتی ہے۔ کمپنی کے خلاف مختلف شکایات، تحقیقات، اکاؤنٹس اور دفاتر سے متعلق کارروائیاں، کمپنی کی سربراہ کی گرفتاری اور بعد ازاں جائیدادوں سے متعلق سرکاری اقدامات ایک طویل سلسلے کا حصہ ہیں۔

اگر سیاسی تنازع کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو اس کا ثبوت کہاں ہے؟ اگر کوئی سیاسی دباؤ نہیں تھا تو پھر ان دعوؤں کی حقیقت کیا ہے؟ اور اگر کسی سیاسی شخصیت یا گروہ پر سازش کا الزام لگایا جاتا ہے تو اس کے لیے قابل قبول دستاویزات، سرکاری ریکارڈ یا عدالتی مشاہدات کہاں ہیں؟ یہ وہ سوالات ہیں جنہیں نعروں سے نہیں بلکہ شواہد سے حل کیا جانا چاہیے۔ عاصم وقار نے اگر واقعی اپنی سابق جماعت کے اندرونی معاملات سے متعلق اہم معلومات ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو ان کے لیے سب سے بہتر راستہ یہی ہوگا کہ وہ جذباتی بیانات کے بجائے دستاویزات کے ساتھ حقائق سامنے رکھیں۔ خصوصاً اگر ان کے پاس ہیرا گروپ کے معاملے سے متعلق کوئی ایسی معلومات ہیں جن سے یہ ثابت ہو سکے کہ کسی سیاسی شخصیت، جماعت یا اس کے وابستگان نے قانونی عمل پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی، تو ایسی معلومات کو عوام کے سامنے لانا ایک اہم سیاسی اور صحافتی پیش رفت ہوگی۔ لیکن اگر ان کے پاس ایسی کوئی معلومات نہیں ہیں تو محض "رازوں کے تھیلے" کا ذکر سیاسی سنسنی تو پیدا کر سکتا ہے، مگر حقیقت سامنے نہیں لا سکتا۔ ہیرا گروپ کی جائیدادوں سے متعلق کارروائیوں نے ایک اور اہم بحث کو جنم دیا ہے۔ اگر کسی کمپنی کی جائیدادیں سرکاری کارروائی کے تحت فروخت یا نیلام کی جا رہی ہیں تو عوام کا یہ جاننا حق ہے کہ: جائیدادوں کی حقیقی مارکیٹ ویلیو کیسے طے ہوئی؟ ریزرو پرائس کس بنیاد پر مقرر کی گئی؟ نیلامی کا طریقہ کار کیا تھا؟ کتنے دعویدار یا خریدار موجود تھے؟ نیلامی میں شفافیت کے کیا معیارات اختیار کیے گئے؟ حاصل ہونے والی رقم کہاں جائے گی؟ سرمایہ کاروں یا دعویداروں کے حقوق کا تعین کس بنیاد پر ہوگا؟ یہ سوالات کسی ایک فرد کے حق یا مخالفت میں نہیں بلکہ شفافیت اور انصاف کے اصول کے تحت اٹھائے جانے چاہئیں۔ کیا اویسی اور ہیرا گروپ کے درمیان سیاسی اختلاف تھا؟ ہیرا گروپ کے حوالے سے یہ دعویٰ بھی بعض حلقوں کی جانب سے سامنے آتا رہا ہے کہ اس کے اور اسد الدین اویسی کے درمیان سیاسی یا دیگر نوعیت کے اختلافات تھے۔ تاہم کسی بھی دعوے کو حقیقت قرار دینے سے پہلے اس کے قابلِ اعتماد شواہد ضروری ہیں۔

واضح رہے کہ اویسی کو چھوڑ کر راہل گاندھی کا پکڑا ہاتھ! اے آئی ایم آئی ایم کے قومی ترجمان عاصم وقار کانگریس میں شامل۔ کہا اویسی اندر سے بی جے پی سے ملے ہوئے ہیں۔ اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے پہلے اسد الدین اویسی کی پارٹی AIMIM کو بڑا سیاسی جھٹکا لگا ہے۔ پارٹی کے قومی ترجمان عاصم وقار نے AIMIM چھوڑ کر کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ لکھنؤ میں کانگریس کے یوپی انچارج راجندر گوتم، ریاستی صدر اجے رائے اور رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی کی موجودگی میں عاصم وقار نے کانگریس کا ہاتھ تھاما۔ کانگریس میں شامل ہونے کے بعد عاصم وقار نے کہا کہ ان کا مقصد بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانا اور ملک میں سیکولر و عوامی حکومت قائم کرنا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ AIMIM میں بی جے پی کے خلاف لڑنے کی بات تو ہوتی ہے، لیکن عملی طور پر کانگریس اور سماج وادی پارٹی سمیت اپوزیشن جماعتوں سے ہی لڑائی کی جاتی ہے۔ عاصم وقار نے کہا کہ اگر بی جے پی کو ہٹانا مقصد ہے تو ان لوگوں سے نہیں لڑنا چاہیے جو بی جے پی کے خلاف کھڑے ہیں۔ انہوں نے راہل گاندھی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں بی جے پی کے خلاف اگر کوئی پوری طاقت سے لڑ رہا ہے تو وہ راہل گاندھی اور ان کی ٹیم ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

نیلے آسمان کی پکار: آلودگی کا طوفان اور بقائے حیات کا سوال

صاف ہوا قدرت کا انمول تحفہ ہے، لیکن انسانی بے حسی اور بے ہنگم تعمیرات نے فضا کو اس نہج پر لا کھڑا کیا ہے جہاں زندگی کی سانسیں خود زندگی کی دشمن بنتی جا رہی ہیں۔ ہر سال 7 ستمبر کا دن عالمی برادری کو یہ یاد دلانے کے لیے منایا جاتا ہے کہ نیلا آسمان اور صاف شفاف ہوا کائنات کا وہ بنیادی حسن ہیں جن پر پوری انسانیت کا دارومدار ہے۔ اقوام متحدہ کے تحت منایا جانے والا 'عالمی یوم صاف ہوا' درحقیقت ایک خطرے کی گھنٹی ہے جو ہمیں متنبہ کرتی ہے کہ ہم نے ترقی کی جس راہ کا انتخاب کیا ہے، وہ دھویں اور زہریلے غبار میں گم ہو چکی ہے۔ فضا کی صفائی اب کوئی فیشن یا محض ماحولیاتی مہم نہیں، بلکہ انسانی نسل کو زندہ اور تندرست رکھنے کی سب سے بڑی جنگ بن چکی ہے۔ اگر ہم نے وقت کی نزاکت کو نہ سمجھا تو آنے والے کل میں ہم اپنے ہاتھ سے اپنا ہی آشیانہ جلا چکے ہوں گے۔ ہمارے گرد و پیش کا جائزہ لیں تو صنعتی بستیاں اور شہری آبادی دھویں کے ایک ایسے غلاف میں لپٹی نظر آتی ہیں جس نے سورج کی چمک تک کو ماند کر دیا ہے۔ اینٹوں کے بھٹے، کیمیائی کارخانے، فیکٹریوں کے فضلات اور سڑکوں پر رینگتی لاکھوں گاڑیاں ہر لمحہ فضا میں زہر گھول رہی ہیں۔ تعمیراتی ملبے سے اڑتی دھول اور پلاسٹک و کچرے کو نذرِ آتش کرنے کی وبا نے ہمارے گلی کوچوں کا دم گھوٹ رکھا ہے۔ سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ جس نباتاتی نظام کو قدرت نے اس زہر کو جذب کرنے کے لیے بنایا تھا، ہم نے سڑکوں اور کنکریٹ کے جنگلات کی خاطر انہی گھنے اور سایہ دار درختوں پر بے رحمی سے کلہاڑیاں چلا دیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے پھیپھڑے قدرت کے بجائے زہریلے کاربن کے فلٹر بن کر رہ گئے ہیں۔ طبی تحقیق سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ آلودہ ہوا انسان کو دھیرے دھیرے موت کے منہ میں دھکیل دیتی ہے۔ ہوا میں تیرتے زہریلے گیسوں کے مرکبات اور باریک ذرات انسان کے تنفس کے نظام پر سیدھا حملہ کرتے ہیں، جس سے کم عمری میں ہی لوگ الرجی، دمے اور دل کے مہلک عوارض کا شکار ہو رہے ہیں۔ سب سے زیادہ دل دہلا دینے والا پہلو یہ ہے کہ پیدا ہونے والے نومولود بچے پہلے دن سے ہی اس آلودگی کے سائے میں آنکھیں کھولتے ہیں، جس سے ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ ہم غیر محسوس طریقے سے اپنی نئی نسل کو ایک ایسا کمزور اور بیمار مستقبل دے رہے ہیں جس کی تلافی کبھی ممکن نہیں ہو سکے گی۔ اس بحران کا تدارک صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب حکومتی مشینری کاغذات سے نکل کر زمین پر کارروائی کرے۔ فیکٹریوں کے لیے آلودگی کنٹرول کرنے والے سائنسی فلٹرز کا نفاذ لازمی قرار دیا جائے اور ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی پر بلاتفریق سخت سزائیں دی جائیں۔ حکومتوں کو چاہیے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کو ہر خاص و عام کی پہنچ میں لائیں تاکہ نجی سواریوں کا بے دریغ استعمال کم ہو، اور فوسل فیول کے بجائے گرین انرجی اور بیٹری سے چلنے والی ٹیکنالوجی کو عام رعایتی نرخوں پر فروغ دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بحیثیت باشعور شہری ہمیں بھی اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔ چھوٹی چھوٹی مسافتوں کے لیے موٹر سائیکل یا گاڑی کے بجائے پیدل چلنے کو اپنا معمول بنائیں، کوڑے کو آگ لگانے کی لاپروائی سے مکمل پرہیز کریں اور ہر خوشی وغمی کے موقع پر کم از کم ایک پودا زمین میں ضرور لگائیں اور اسے تناور درخت بننے تک سینچیں۔ صاف ہوا ہر زندہ سانس کی امانت ہے، اور اس امانت کی حفاظت کرنا ہمارا پہلا اخلاقی اور انسانی فریضہ ہے۔ آیئے اس دن یہ سچا عہد کریں کہ ہم اپنی زمین کو دوبارہ سرسبز اور اپنے آسمان کو نیلگوں اور شفاف بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ کائنات کی وسعتوں میں زمین واحد ایسا سیارہ ہے جہاں زندگی مسکراتی، سانس لیتی اور پروان چڑھتی ہے۔ اس زندگی کی بقا کا ایک بڑا ضامن وہ نیلا آسمان ہے جو صدیوں سے ہمارے سروں پر ایک حفاظتی چھتری کی مانند تکوہ گری کر رہا ہے۔ لیکن آج، سائنسی وصنعتی ترقی اور انسانی بے حسی کے نتیجے میں، اس نیلے آسمان کی رنگت دھندلا رہی ہے۔ فضائی، زمینی اور آبی آلودگی کا ایک ایسا طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے جس نے نہ صرف انسانی صحت بلکہ زمین پر موجود ہر جاندار کی بقا کو ایک بہت بڑے سوالیہ نشان کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

۷؍ستمبر ۲۰۲۶

دہلی پولیس اور حکومت جوابدہ

ہندوتوا غنڈوں کی جانب سے قانون کی دھجیاں اڑانے کا معاملہ یہاں تک پہونچ گیا ہے کہ وہ کیمرے پر بیٹھ کر سرعام یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہوں نے اقدام قتل کی واردات انجام دی لیکن پولیس نے انہیں گرفتار نہیں کیا وہ آزاد گھومتے رہے ہیں اور اپنے سیاسی تعلقات کا بھی وہ کیمرے پر دعوے کرتے ہیں۔ ایسں کرنے والے ملزمین کا یہ بھی اعلان ہے کہ وہ اگر دوبارہ موقع ملے تب بھی ایسا کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ یہ معاملہ ہے کہ ایک خود ساختہ گئو رکھشک سواتنتر بھردواج کا۔ اس نے ایک پوڈ کاسٹ میں حصہ لیتے ہوئے خود کے کٹر ہندو ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ اعتراف کیا کہ اس نے جنتر منتر پر سی جے پی کے احتجاج کے دوران ایک احتجاجی وجوان لڑکی نشو آزاد کے والد کو مار پیٹ کا نشانہ بنایا۔ ان کا سر پھوڑ دیا۔ سر پر 60 ٹانکے لگے ہیں اس کے باوجود وہ ساری رات آزاد گھومتا رہا۔ اب بھی وہ آزاد ہے۔ یہ معاملہ اقدام قتل کے تحت آتا ہے۔ پولیس نے اسے گرفتار نہیں کیا۔ اس نے کیمرے پر کہا کہ بی جے پی لیڈر کپل مشرا اس کا بڑا بھائی جیسا ہے۔ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی اس کے بڑے بھائی جیسے ہیں۔ اس طرح کے دعوے اور کیمرے پر کھلے عام اقبال جرم کرنے اور اقدام قتل جیسے سنگین جرم کا اعتراف کرنے کے باوجود پولیس نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ وہ کھلے عام کہہ رہا ہے کہ بی جے پی قائدین کے ساتھ اس کے قریبی تعلقات ہیں۔ وہ مستقبل میں بھی ایسی واردات انجام دینے سے گریز نہیں کرے گا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک دن قبل ہی یہ ویڈیو وائرل ہوا تھا اس کے باوجود پولیس نے اپنے طور پر کوئی کارروائی کرنی ضروری نہیں سمجھی۔ آج سی جے پی کی جانب سے پولیس اسٹیشن پر دھرنا دیا گیا۔ رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد بھی وہاں پہونچے۔ سی جے پی کے نمائندے بھی وہاں پہونچے تب بھی پولیس نے آئندہ تین دن میں ملزم کو گرفتار کرنے کا تیقن دیا ہے۔ کیمرے پر اقبال جرم کرنے والے کو گرفتار کرنے پولیس کو 72 گھنٹے کا وقت درکار ہے۔ دہلی پولیس اور ملک کے وزیر داخلہ امیت شاہ کو ملک کے عوام کے سامنے جواب دینے کی ضرورت ہے کہ اس طرح کے غنڈہ عناصر کس طرح سے آزاد گھوم رہے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔ اقدام قتل کی واردات انجام دینے کے باوجود مقدمہ درج کر کے جیل کیوں نہیں بھیجا گیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ کیمرے پر اقبال جرم کرنے والے آزاد گھوم رہے ہیں اور جن کے خلاف الزامات ابھی ثابت نہیں ہوئی ہیں وہ طلباء اور نوجوان اور جہد کارکئی برس سے جیل کی ہوا کھانے پر مجبور ہیں۔ حکومت کو جواب دینے کی ضرورت ہے کہ دہلی پولیس آخر اتنی نااہل کس طرح سے ہو سکتی ہے یا وہ جرائم سے کس طرح سے چشم پوشی کر سکتی ہے کہ ایک شخص اقدام قتل کی واردات انجام دیتا ہے۔ آزاد گھومتا ہے۔ وہ کیمرے پر اقبال جرم کرتا ہے۔ اپنے جرم پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور اس کو گرفتار کرنے کیلئے پولیس کو جھنجھوڑنا پڑتا ہے۔ پولیس کو اس کے فرائض یاد دلانے پڑتے ہیں۔ دہلی پولیس کا رویہ اگر اس طرح کا رہتا ہے تو پھر عوام کی سکیوریٹی اور ان کی سلامتی پر شکوک پیدا ہونے واجبی ہیں۔ اس کے علاوہ بی جے پی کے قائدین اور حکومت کو بھی یہ وضاحت کرنی چاہئے کہ کس طرح سے کیمرے پر اقبال جرم کرنے والا ملزم ان سے تعلقات کا دعویٰ کر رہا ہے اور وہ مستقبل میں بھی اس طرح کی واردات انجام دینے کا اعلان کرتا ہے اور اسے اپنے جرم پر پچھتاوا نہیں ہے بلکہ وہ فخر کا اظہار کر رہا ہے۔ یہ صورتحال ملک میں قانون اور دستور کی بالادستی کیلئے ایک سوالیہ نشان بن گئی ہے۔ اس سے دہلی پولیس کی کارکردگی پر سوال پیدا ہو رہے ہیں کہ آیا پولیس عوام کیلئے کام کر رہی ہے یا پھر وہ سیاسی آلہ کار کا رول ادا کرنے لگی ہے۔ ملک کے وزیر داخلہ کو بھی اس کا نوٹ لینے کی ضرورت ہے کیونکہ دہلی پولیس وزارت داخلہ کے تحت کام کرتی ہے۔ اس طرح کے واقعات قانون کے تئیں عوام کے یقین اور اعتماد کو متزلزل کرنے کی وجہ بنتے ہیں اور پولیس کی شبیہ عوام کے ذہنوں میں بہتر ہونے کی بجائے مزید بگڑتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں علم کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔قرآنِ مجید کی پہلی وحی ہی "اقْرَأْ" "یعنی" "پڑھیے" کے لفظ سے شروع ہوئی۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام میں علم، تعلیم اور سیکھنے سکھانے کی کتنی اہمیت ہے۔علم انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت اور شعور کی روشنی کی طرف لے جاتا ہے، اور اس علم کو انسانوں تک پہنچانے میں استاد کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔اسی لیے استاد محض ایک پیشہ اختیار کرنے والا شخص نہیں، بلکہ وہ نسلوں کی تعمیر کرنے والا، کردار بنانے والا اور صحیح راستہ دکھانے والا رہنما ہوتا ہے۔آج کے دور میں جب ہر طرف معلومات کی بھرمار ہے، ایسے وقت میں استاد کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے کہ وہ طلبہ کو صرف کتابی معلومات نہ دے، بلکہ انہیں علم کے ساتھ اخلاق، کردار، انسانیت اور دینی شعور بھی عطا کرے۔

یومِ اساتذہ: استاد صرف پڑھاتا نہیں، زندگی جینا بھی سکھاتا ہے

ثناء اللہ

اسلامی تعلیمات میں علم کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔قرآنِ مجید کی پہلی وحی ہی "اقْرَأْ" "یعنی" "پڑھیے" کے لفظ سے شروع ہوئی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام میں علم، تعلیم اور سیکھنے سکھانے کی کتنی اہمیت ہے۔علم انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت اور شعور کی روشنی کی طرف لے جاتا ہے، اور اس علم کو انسانوں تک پہنچانے میں استاد کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لیے استاد محض ایک پیشہ اختیار کرنے والا شخص نہیں، بلکہ وہ نسلوں کی تعمیر کرنے والا، کردار بنانے والا اور صحیح راستہ دکھانے والا رہنما ہوتا ہے۔ آج کے دور میں جب ہر طرف معلومات کی بھرمار ہے، ایسے وقت میں استاد کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے کہ وہ طلبہ کو صرف کتابی معلومات نہ دے، بلکہ انہیں علم کے ساتھ اخلاق، کردار، انسانیت اور دینی شعور بھی عطا کرے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اساتذہ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے یوم اساتذہ منایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں یہ دن ہر سال 5 ستمبر کو منایا جاتا ہے۔ اس دن کا تعلق ہندوستان کے معروف فلسفی، استاد اور سابق صدرِ جمہوریہ ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن سے ہے۔ لیکن ایک مسلمان طالب علم کے لیے استاد کی عظمت کو صرف کسی ایک دن یا کسی ایک شخصیت کے حوالے سے سمجھنا کافی نہیں، بلکہ اسے اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں استاد اور علم کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔ اسلام نے علم حاصل کرنے والے اور علم سکھانے والے دونوں کے مقام کو بلند کیا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ، یعنی "کہہ دیجیے: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (الزمر: 9)۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ علم انسان کے مقام کو بلند کرتا ہے۔ لیکن علم خود بخود ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل نہیں ہوتا۔ اسے سکھانے، سمجھانے اور عملی زندگی میں نافذ کرنے کے لیے استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اچھا استاد طالب علم کے ہاتھ میں صرف کتاب نہیں دیتا، بلکہ اسے سوچنے کا سلیقہ، سمجھنے کی صلاحیت اور زندگی گزارنے کا شعور بھی دیتا ہے۔ اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خود تعلیم و تربیت کا عظیم نمونہ پیش فرمایا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو صرف عبادات ہی نہیں سکھائیں، بلکہ اخلاق، معاملات، معاشرت، عدل، رحم، صبر، سچائی اور انسانیت کی تعلیم بھی دی۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی ایک عظیم تربیتی مدرسہ تھی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے قرآن سیکھتے، احکام سیکھتے، عبادات سیکھتے اور پھر انہی تعلیمات کو اپنی زندگی میں عملی شکل دیتے تھے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ کی تعلیم صرف الفاظ تک محدود نہیں تھی، بلکہ آپ ﷺ کا عمل بھی صحابہ کے لیے تعلیم کا ذریعہ تھا۔

قرآنِ مجید میں رسول اللہ ﷺ کے منصب کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعہ: 2)۔ اس آیت میں تلاوت، تزکیہ اور تعلیم تینوں کا ذکر ہے۔ اس سے یہ اہم حقیقت سامنے آتی ہے کہ اسلام میں تعلیم کا مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ انسان کے اندر پاکیزگی اور اچھے کردار کو پیدا کرنا بھی ہے۔ یہی ایک اچھے استاد کی اصل ذمہ داری ہے کہ وہ طالب علم کے ذہن کے ساتھ اس کے دل اور کردار کی بھی تربیت کرے۔ استاد کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ

طالب علم کو صرف یہ نہیں بتاتا کہ کیا پڑھنا ہے، بلکہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ جو کچھ پڑھا ہے اسے زندگی میں کیسے استعمال کرنا ہے۔ آج ایک طالب علم انٹرنیٹ پر چند سیکنڈ میں ہزاروں معلومات حاصل کر سکتا ہے، لیکن ہر معلومات علم نہیں ہوتی اور ہر علم فائدہ مند نہیں ہوتا۔ سوشل میڈیا کے دور میں جھوٹی خبریں، غلط نظریات اور گمراہ کن معلومات بہت تیزی سے پھیلتی ہیں۔ ایسے ماحول میں استاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ میں صحیح اور غلط کی پہچان پیدا کرے اور انہیں تحقیق، غور و فکر اور سچائی کی عادت ڈالے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے استاد کی تعلیم اس وقت مکمل ہوتی ہے جب اس کا علم طالب علم کے کردار میں نظر آئے۔ اگر ایک طالب علم بہت زیادہ کتابیں پڑھتا ہے لیکن جھوٹ بولتا ہے، والدین کی نافرمانی کرتا ہے، دوسروں کی عزت نہیں کرتا اور اپنے معاملات میں خیانت کرتا ہے تو اس کی تعلیم ابھی نامکمل ہے۔ اسلام علم کو عمل سے جوڑتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر سخت تنبیہ فرمائی جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ اس لیے استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی میں بھی ان اقدار کا نمونہ پیش کرے جن کی تعلیم وہ اپنے طلبہ کو دیتا ہے۔ اسی وجہ سے استاد کا کردار طلبہ کے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔ ایک استاد اگر وقت کی پابندی کرتا ہے تو طلبہ بھی وقت کی قدر سیکھتے ہیں۔ اگر وہ سچ بولتا ہے تو طلبہ سچائی کی اہمیت سمجھتے ہیں۔ اگر وہ غریب اور کمزور طالب علم کے ساتھ شفقت کرتا ہے تو طلبہ بھی دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا سیکھتے ہیں۔ استاد کی زبان سے زیادہ اس کا کردار اثر انداز ہوتا ہے۔ ایک اچھا استاد اپنے عمل کے ذریعے خاموشی سے ایسی تعلیم دیتا ہے جو کئی کتابوں سے زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں علم کی مجلسوں اور اہلِ علم کا مقام بھی بہت بلند رہا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور بعد کے ائمہ نے علم کے حصول کے لیے طویل سفر کیے۔ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ جیسے عظیم علماء نے علم حاصل کرنے اور آگے پہنچانے کے لیے بے مثال

محنت کی۔ ان کے نزدیک علم صرف دنیاوی ترقی کا ذریعہ نہیں تھا، بلکہ اللہ کی رضا حاصل کرنے اور انسانوں کی رہنمائی کا ذریعہ تھا۔ اس علمی روایت نے مسلمانوں کی تہذیب کو صدیوں تک زندہ رکھا۔ اسلام نے استاد کے احترام کی بھی بہت تاکید کی ہے۔ طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے استاد کی عزت کرے، اس کی بات توجہ سے سنے، غیر ضروری بحث سے بچے اور علم کے ساتھ ادب کو اختیار کرے۔ ہمارے بزرگ علماء نے ہمیشہ کہا کہ علم کے حصول کے لیے ادب بنیادی شرط ہے۔ اگر انسان علم تو حاصل کرے لیکن اہلِ علم کا احترام نہ کرے تو علم کی برکت کم ہو جاتی ہے۔ اسی لیے اسلامی تعلیمی روایت میں علم کے ساتھ ادب کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔

تاہم استاد کا احترام کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ استاد کو غلطی سے پاک سمجھا جائے۔ استاد بھی انسان ہے اور اس سے غلطی ہو سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ طالب علم اختلاف بھی ادب کے ساتھ کرے۔ اسی طرح استاد کو بھی طلبہ کی عزتِ نفس کا خیال رکھنا چاہیے۔ اسلام نے بچوں اور کم عمر افراد کے ساتھ شفقت اور حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے۔ سختی اگر اصلاح کے لیے ہو اور حدود کے اندر ہو تو اس کا ایک مقام ہو سکتا ہے، لیکن تحقیر، تذلیل اور ظلم کسی بھی صورت میں تربیت کا درست طریقہ نہیں۔ آج کے دور میں ایک مسلمان استاد کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے سامنے ایسے طلبہ موجود ہیں جن پر گھر، اسکول، دوستوں، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور مختلف ثقافتوں کا اثر پڑ رہا ہے۔ ایسے ماحول میں استاد کو صرف نصاب مکمل کرنے پر توجہ نہیں دینی چاہیے، بلکہ اسے طلبہ کے اندر دینی اور اخلاقی شعور بھی پیدا کرنا

چاہیے۔ انہیں یہ سمجھانا چاہیے کہ جدید علوم حاصل کرنا اسلام کے خلاف نہیں، بلکہ دنیا کے مفید علوم حاصل کر کے انسانیت کی خدمت کرنا ایک عظیم کام ہو سکتا ہے۔ ساتھ ہی انہیں یہ بھی سمجھانا ضروری ہے کہ ترقی کے نام پر اپنے اخلاق، دینی شناخت اور انسانی اقدار کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔

ایک مسلمان طالب علم کے لیے استاد کا احترام صرف اس لیے نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اسے امتحان میں نمبر دیتا ہے، بلکہ اس لیے ہونا چاہیے کہ وہ اس کے مستقبل کی تعمیر میں اپنا وقت اور علم صرف کرتا ہے۔ استاد کئی مرتبہ ایک ہی بات کو بار بار سمجھاتا ہے، کمزور طالب علم پر اضافی توجہ دیتا ہے اور طلبہ کی کامیابی کے لیے اپنی توانائی صرف کرتا ہے۔ اس محنت کی قدر کرنا طلبہ کی ذمہ داری ہے۔ استاد کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ طلبہ کے ساتھ اخلاص کا معاملہ کرے۔ تدریس صرف تنخواہ حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہونی چاہیے۔ جب استاد اپنے کام کو امانت سمجھ کر انجام دیتا ہے تو اس کا اثر طلبہ پر ضرور پڑتا ہے۔ ایک استاد کا پڑھایا ہوا سبق شاید چند سال بعد بھلا دیا جائے، لیکن اس کا دیا ہوا اخلاقی سبق پوری زندگی یاد رہ سکتا ہے۔ کتنے ہی لوگ اپنی کامیابی کے برسوں بعد بھی اپنے کسی استاد کو یاد کرتے ہیں جس نے انہیں مشکل وقت میں حوصلہ دیا، ان کی صلاحیت کو پہچانا یا انہیں غلط راستے سے بچایا۔ استاد کا اصل سرمایہ اس کے طلبہ ہیں۔ اگر اس کے طلبہ علم حاصل کر کے معاشرے کے لیے فائدہ مند انسان بن جائیں تو یہ اس استاد کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ یعنی "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔" (صحیح البخاری)۔ اس حدیث میں تعلیم دینے کی عظمت واضح ہوتی ہے۔ قرآن سکھانا تو یقیناً عظیم عمل ہے، اور ہر وہ تعلیم جو انسانیت کے لیے نافع ہو اور اللہ کی رضا کے لیے دی جائے، اس کے ذریعے بھی خیر کے دروازے کھل سکتے ہیں۔

یومِ اساتذہ کے موقع پر ہمیں اپنے اساتذہ کو صرف پھول، تحفے یا مبارک باد دینے تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم ان کی محنت کا حق اپنی اچھی تعلیم، اچھے اخلاق اور اچھے کردار کے ذریعے ادا کریں گے۔ اگر ایک استاد نے ہمیں سچائی سکھائی ہے تو ہم سچ بولیں، اگر اس نے وقت کی پابندی سکھائی ہے تو ہم وقت کی قدر کریں، اگر اس نے دوسروں کی عزت کرنا سکھایا ہے تو ہم اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیں۔ یہی استاد کے لیے حقیقی خراجِ تحسین ہے۔ آخر میں یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ استاد صرف کتاب نہیں پڑھاتا، بلکہ انسان بناتا ہے؛ صرف امتحان کی تیاری نہیں کراتا، بلکہ زندگی کی تیاری کراتا ہے۔ اسلام کی نظر میں علم ایک عظیم نعمت ہے اور اس نعمت کو آگے پہنچانے والا استاد ایک اہم ذمہ داری انجام دیتا ہے۔ اگر استاد علم کے ساتھ اخلاص، اخلاق اور دینی شعور پیدا کرے اور طالب علم علم کے ساتھ ادب، عمل اور ذمہ داری اختیار کرے تو ایک مضبوط اور صالح معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔ اس لیے یومِ اساتذہ ہمیں صرف اپنے اساتذہ کو یاد کرنے کا نہیں بلکہ علم کی قدر، استاد کا احترام اور علم کو عمل میں تبدیل کرنے کا عہد کرنے کا دن بھی ہونا چاہیے۔

ساکیت تھانے میں صحافیوں سے مبینہ بدسلوکی!

افتخار احمد قادری

دہلی کے ساکیت پولیس اسٹیشن میں مسلم خاتون صحافیوں شاہین خان اور نفیسہ خان کے ساتھ مبینہ مار پیٹ، ناروا سلوک اور قابلِ اعتراض تبصروں کا معاملہ ہندوستان کے جمہوری مزاج، قانون کی بالادستی، صحافتی آزادی اور پولیس کے طرزِ عمل پر کئی سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ اگر کسی صحافی کو اس لیے ہراساں کیا جائے کہ وہ اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داری ادا کرتے ہوئے کسی تقریب کی کوریج کر رہی ہے اور اگر اس دوران اس کے ساتھ بدسلوکی یا تشدد کیا جائے تو یہ کسی بھی مہذب جمہوری معاشرے کے لیے انتہائی تشویش ناک امر ہے اور اگر الزام میں مذہبی شناخت کی بنیاد پر قابلِ اعتراض گفتگو بھی شامل ہو تو معاملے کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں شاہین خان اور نفیسہ خان 4PM نیٹ ورک کے لیے ساکیت میں واقع میکس اسپتال کے نئے شعبے کے افتتاحی پروگرام کی کوریج کر رہی تھیں۔ اس پروگرام میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ اور دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا بھی موجود تھیں۔ ایک صحافی کا کسی عوامی شخصیت، حکومتی نمائندے یا اہم سرکاری تقریب کی کوریج کرنا اس کے پیشہ ورانہ فرائض کا حصہ ہے۔ صحافت کا بنیادی تقاضا ہی یہی ہے کہ صحافی واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھے، ان کی رپورٹنگ کرے اور عوام تک اطلاعات پہنچائے۔ ایسے میں اگر کوریج کے دوران کسی صحافی کو پولیس کی جانب سے مبینہ طور پر تشدد یا تحقیر کا سامنا کرنا پڑے تو یہ سوال لازماً پیدا ہوتا ہے کہ آخر قانون نافذ کرنے والے ادارے صحافت کے بنیادی حق کو کس نگاہ سے دیکھ رہے ہیں؟ یہاں ایک بنیادی سوال سامنے آتا ہے کہ کیا ایک جمہوری ملک میں صحافی کے ساتھ ایسا رویہ مناسب ہے؟ اگر کسی صحافی نے قانون کی خلاف ورزی کی ہو تو اس کے لیے قانونی طریقہ کار موجود ہے۔ اگر کسی صحافی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو متعلقہ ضابطوں کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔ لیکن کسی بھی صورت میں مبینہ تشدد، تحقیر آمیز رویہ یا مذہبی شناخت کو نشانہ بنانے والی زبان کسی بھی مہذب قانونی نظام کا قابلِ قبول حصہ نہیں بن سکتی۔

ہندوستان اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہتا ہے۔ جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں بلکہ جمہوریت کا حقیقی مفہوم قانون کی یکساں حکمرانی، اختلافِ رائے کا احترام، آزاد صحافت، شہری وقار اور ریاستی اداروں کی جواب دہی میں مضمر ہے۔ اگر طاقتور اداروں کے سامنے سوال اٹھانے والے، خبر بنانے والے یا واقعے کی کوریج کرنے والے صحافی خود خوف اور دباؤ کا شکار ہونے لگیں تو پھر جمہوری نظام کی روح مجروح ہوتی ہے۔ تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ الزام پولیس اہلکاروں پر ہے۔ پولیس کسی فرد، جماعت یا حکومت کی ذاتی قوت نہیں بلکہ قانون کی محافظ ہوتی ہے۔ پولیس کی وردی اسے اضافی اختیار ضرور دیتی ہے مگر اس اختیار کے ساتھ غیر معمولی ذمہ داری بھی وابستہ ہوتی ہے۔ ایک عام شہری اگر قانون کی خلاف ورزی کرے تو پولیس اسے قانون کے مطابق روکتی ہے لیکن پولیس اہلکار اگر اپنے اختیار کی حدود سے تجاوز کرے تو اس سے کہیں زیادہ سخت سوال اٹھنا فطری ہے کیونکہ جس ادارے پر قانون کے نفاذ کی ذمہ داری ہو اس کے اہلکار ہی اگر قانون شکنی کے مرتکب قرار پائیں تو عوام کا اعتماد کس طرح برقرار رہے گا؟

شاہین خان اور نفیسہ خان کی جانب سے متعلقہ پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ اسی لیے اہم ہے کہ شکایت کی غیر جانب دارانہ تحقیقات ہونی چاہیے۔ محض یہ کہنا کافی نہیں کہ الزام ثابت نہیں ہوا۔ الزام کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے شفاف تحقیق ضروری ہے۔ اگر واقعے کے وقت وہاں پولیس اہلکار، صحافی، انتظامیہ یا دیگر افراد موجود تھے تو ان کے بیانات لیے جا سکتے ہیں، دستیاب ویڈیو ریکارڈنگ اور دیگر شواہد کی جانچ کی جا سکتی ہے اور پھر حقائق کی بنیاد پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ آخر یہ صورتِ حال پیدا ہی کیوں ہوئی؟ کیا صحافیوں اور پولیس کے درمیان کسی پیشہ ورانہ اختلاف نے شدت اختیار کی؟ کیا کوریج کے سلسلے میں کوئی تنازع پیدا ہوا؟ کیا انتظامی ہدایات کی خلاف ورزی کا کوئی الزام تھا؟ یا پھر مذہبی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کی تعصب آمیز ذہنیت نے معاملے کو سنگین بنایا؟ ان سوالات کا جواب قیاس آرائی سے نہیں بلکہ غیر جانب دارانہ تحقیقات سے ملنا چاہیے۔ اس مرحلے پر بغیر ثبوت کسی فرد، سیاسی جماعت یا تنظیم کو ذمہ دار قرار دینا درست نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تحقیقات میں یہ ثابت ہو کہ کسی پولیس اہلکار نے دانستہ طور پر کسی صحافی کو اس کی مذہبی شناخت کی بنیاد پر نشانہ بنایا، تو یہ محض انفرادی بدسلوکی نہیں رہے گی بلکہ ادارہ جاتی جواب دہی کا معاملہ بن جائے گا۔ اور اگر اس کے برعکس الزامات بے بنیاد ثابت ہوں تو یہ حقیقت بھی پوری شفافیت کے ساتھ عوام کے سامنے آنی چاہیے۔ یہی تو قانون کی حکمرانی ہے کہ الزام لگانے والے کو بھی سنا جائے اور الزام کا سامنا کرنے والے کو بھی۔ نہ کسی کو محض مذہبی شناخت کی بنیاد پر مجرم قرار دیا جائے اور نہ کسی وردی پوش شخص کو محض اس لیے بے قصور سمجھ لیا جائے کہ وہ ریاستی ادارے سے وابستہ ہے۔ صحافت کو جمہوریت کا اہم ستون کہا جاتا ہے۔ صحافی حکمرانوں کے ترجمان نہیں ہوتے بلکہ ان کا بنیادی فریضہ عوام تک اطلاعات پہنچانا اور اقتدار سے سوال کرنا ہے۔ صحافی اگر ہر کوریج کے دوران یہ سوچنے لگے کہ کہیں طاقت ور ادارہ اس سے ناراض نہ ہو جائے، کہیں اس کے ساتھ بدسلوکی نہ ہو، کہیں اس کی مذہبی یا سماجی شناخت کو اس کے خلاف استعمال نہ کیا جائے، تو آزاد صحافت کا تصور کمزور پڑ جاتا ہے۔ خاص طور پر خواتین صحافیوں کے ساتھ کسی بھی قسم کی مبینہ بدسلوکی کو معمولی واقعہ سمجھنا خطرناک ہوگا۔ ایک خاتون صحافی جب کسی عوامی تقریب میں اپنے پیشہ ورانہ فرائض انجام دیتی ہے تو اسے ایک صحافی کی حیثیت سے دیکھا جانا چاہیے نہ کہ اس کی جنس، مذہب یا شناخت کو اس کے خلاف استعمال کیا جائے۔ اگر کسی خاتون صحافی کے ساتھ مبینہ طور پر بدسلوکی ہوئی ہے تو معاملے کی حساسیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ ذمہ داری، شائستگی اور قانونی نزاکت کے ساتھ تحقیقات ہونی چاہیے۔ ساکیت پولیس اسٹیشن میں دونوں صحافیوں کا مبینہ طور پر کئی گھنٹوں تک دھرنے پر بیٹھنا بھی صورتِ حال کی سنگینی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ان کی حمایت میں کانگریس اور بائیں بازو سے وابستہ کارکنوں سمیت متعدد شہریوں کا تھانے پہنچنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ معاملہ سیاسی اور سماجی سطح پر بھی توجہ حاصل کر چکا تھا۔ پولیس اسٹیشن کے اندر ایف آئی آر درج کرنے کے مطالبے پر نعرے بازی اور کئی گھنٹوں تک کارروائی کا انتظار ایک ایسا منظر پیش کرتا ہے جو کسی بھی جمہوری معاشرے میں تشویش پیدا کرنے کے لیے کافی ہے۔ بعد ازاں کانگریس کے اقلیتی شعبے کی جانب سے یہ دعویٰ سامنے آیا کہ مسلسل جدوجہد اور کوششوں کے بعد شاہین کی شکایت درج کر لی گئی۔ پارٹی کی جانب سے اسے "انصاف کی لڑائی کی فتح" قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ راجیہ سبھا کے رکنِ پارلیمنٹ اور کانگریس اقلیتی شعبے کے قومی چیئرمین عمران پرتاپ گڑھی کی ہدایت پر کارکن ساکیت تھانے میں موجود رہے۔ تاہم کسی سیاسی جماعت کا دعویٰ اپنی جگہ اور سرکاری تفتیش اپنی جگہ۔ اصل اہمیت اس بات کی ہوگی کہ شکایت کے بعد قانون کیا رخ اختیار کرتا ہے اور تحقیقات کس نتیجے تک پہنچتی ہیں۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہنی چاہیے کہ پولیس کے خلاف الزام عائد ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ پورا محکمہ مجرم قرار دے دیا جائے۔ کسی بھی ادارے میں اگر کسی فرد پر الزام ہو تو فردِ واحد کے عمل کو پورے ادارے پر منطبق کرنا مناسب نہیں۔ لیکن اسی طرح کسی وردی کی حرمت کو بنیاد بنا کر شکایت کو نظر انداز کرنا بھی قابلِ قبول نہیں۔ ادارے کی عزت دراصل اس وقت بڑھتی ہے جب وہ اپنے اہلکاروں کے خلاف بھی شفاف احتساب کا دروازہ کھلا رکھتا ہے۔

آج ہندوستان میں صحافت مختلف النوع دباؤ کا سامنا کر رہی ہے۔ ایسے ماحول میں ریاستی اداروں کا کردار مزید حساس ہو جاتا ہے۔ پولیس، انتظامیہ اور حکومت اگر صحافیوں کے ساتھ شائستہ، قانونی اور پیشہ ورانہ رویہ اختیار کریں تو اختلاف کے باوجود جمہوری ماحول مستحکم رہتا ہے۔ لیکن اگر کسی خبر، سوال یا کوریج کو ذاتی توہین سمجھ لیا جائے اور اس کے جواب میں طاقت استعمال ہونے لگے تو یہ طرزِ عمل جمہوری اقدار کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر واقعی کسی پولیس اہلکار نے مسلم صحافیوں کے خلاف مذہبی بنیاد پر قابلِ اعتراض الفاظ استعمال کیے ہیں تو اس الزام کو انتہائی سنجیدگی سے لیا جانا چاہیے۔ مذہب کسی شہری کے خلاف تحقیر یا امتیاز کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ ہندوستان کا آئینی تصور تمام شہریوں کے مساوی وقار اور قانونی تحفظ پر قائم ہے۔ کسی فرد کی مذہبی شناخت اسے نہ تو قانون سے بالاتر بناتی ہے اور نہ قانون کے تحفظ سے محروم کرتی ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ اس معاملے کو سیاسی عینک سے دیکھنے کے بجائے قانونی اور انسانی زاویے سے دیکھا جائے۔ اگر صحافیوں کے الزامات درست ہیں تو ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی ہونی چاہیے۔ اگر الزامات درست نہیں ہیں تو تحقیقات کے ذریعے یہ حقیقت بھی سامنے آنی چاہیے۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ فیصلہ جذبات، نعروں اور سیاسی وابستگیوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ شواہد کی بنیاد پر ہو۔ سوال صرف یہ نہیں کہ شاہین خان اور نفیسہ خان کے ساتھ کیا ہوا بلکہ سوال یہ بھی ہے کہ اگر ایک صحافی اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے خود کو غیر محفوظ محسوس کرے تو پھر عام شہری کس طرح ریاستی اداروں پر اعتماد کرے گا؟ اگر کسی پولیس اہلکار پر الزام ہے تو اسے بھی یہ یقین ہونا چاہیے کہ اس کے خلاف منصفانہ تحقیقات ہوں گی اور شکایت کنندہ کو بھی یہ اعتماد ہونا چاہیے کہ اس کی فریاد محض اس لیے نظر انداز نہیں کی جائے گی کہ سامنے وردی پوش اہلکار ہے۔

غزل

کہاں تلک کوئی گلیوں میں بھٹکے، ٹھیک کیا
یہ شام ہوتے ہی گھر کو پلٹ کے ٹھیک کیا
برہنہ زندگی ورنہ تماشہ بن جاتی
قبائے خستگی! مجھ سے لپٹ کے ٹھیک کیا
تمہاری بے حسی مجھ کو یقیں دلا رہی ہے
تمہاری چاہ سے اس دل نے ہٹ کے، ٹھیک کیا
انا کی جنگ میں اس نے بھی ہار مانی نہیں
اور اس محاذ پہ دل نے بھی ڈٹ کے ٹھیک کیا
مسافرت کی اذیت کو لوگ جان گئے
تو گویا پاؤں کے چھالوں نے پھٹ کے ٹھیک کیا
اسے بھی علم ہو لفظوں کی چوٹ کیسی تھی
سو اس کے سامنے ٹکڑوں میں بٹ کے ٹھیک کیا
کبھی کہوں نظر آنا تو چاہیئے تھا مجھے
کبھی کہوں نہیں، خود میں سمٹ کے ٹھیک کیا
یہی ترقی کے رستے میں اک رکاوٹ تھی
غریب شخص کی ریڑھی الٹ کے ٹھیک کیا

کومل جوئیہ

آج کچھ باتیں اپنے محسن اساتذہ کے نام!

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا اور پھر علم کی راہ کا راہی اور طالبِ علم بنایا۔ بلاشبہ اس دنیا میں کروڑوں انسان بستے ہیں، لیکن جنھیں اللہ تعالیٰ علم کی دولت سے سرفراز فرماتا ہے، انھیں ایک خاص مقام و مرتبہ بھی عطا فرماتا ہے۔ علم انسان کو شعور، بصیرت اور معرفت عطا کرتا ہے اور اسے دوسروں کے مقابلے میں ممتاز بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ مجادلہ کی آیتِ کریمہ کے آخری حصے میں ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ: "اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے درجات بلند فرماتا ہے جنھیں علم دیا گیا۔" یہ آیتِ کریمہ علم کی عظمت اور اہلِ علم کے بلند مقام کو واضح کرتی ہے۔ علم کی یہ عظیم نعمت ہمیں اساتذہ ہی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، کیوں کہ استاد وہ عظیم شخصیت ہے، جو انسان کو جہالت کے تاریکیوں سے نکال کر علم و معرفت کی روشنی سے روشناس کراتی ہے۔ حدیث پاک میں بھی اہلِ علم اور ان سے علم حاصل کرنے والوں کے درمیان ادب و تواضع کی بڑی تاکید آئی ہے۔ چناں چہ منقول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جن سے تم علم حاصل کرتے ہو، ان کے لیے عاجزی اختیار کرو اور جنھیں تم علم سکھاتے ہو، ان کے ساتھ بھی تواضع اختیار کرو۔" میرے اساتذہ، میری زندگی کا سرمایہ ہیں! آج یومِ اساتذہ کے اس پر بہار موقع پر میں اپنے تمام اساتذۂ کرام کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں، جنھوں نے میری ابتدائی تعلیم سے لے کر آج تک میری علمی و عملی تربیت میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا، میری رہنمائی فرمائی، میری غلطیوں کی اصلاح کی، میری کمزوریوں کی نشان دہی کی اور ہر قدم پر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ بالخصوص مرکزی دار القراءت جمشید پور، جامعہ اشرفیہ مبارک پور اور البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے تمام اساتذۂ کرام کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں، جنھوں نے شب و روز محنت کر کے ہمیں اس قابل بنانے کی کوشش کی کہ ہم علم و ادب، اخلاق و کردار اور دینی و دنیوی زندگی میں ایک باوقار انسان کی حیثیت سے زندگی گزار سکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج ہم، جو کچھ بھی ہیں، اس میں ہمارے والدین کی دعاؤں اور تربیت کے ساتھ ساتھ ہمارے اساتذہ کی محنت، شفقت، رہنمائی اور دعاؤں کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ ہماری جو بھی علمی و فکری حیثیت ہے، جو بھی صلاحیتیں ہمیں حاصل ہیں اور جو کچھ بھی ہم نے سیکھا ہے، اس کے پیچھے ہمارے ان مہربان اساتذہ کی بے لوث محنتیں اور بے شمار احسانات پوشیدہ ہیں۔ استاد: جو خود سادہ رہ کر شاگردوں کو بلندیاں عطا کرتا ہے۔ اللہ پاک کی عطاؤں میں اگر ایک طرف والدین کا مل جانا ایک عظیم نعمت ہے، تو دوسری طرف ایسے اساتذہ کا مل جانا بھی کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، جو صرف کتابیں نہیں پڑھاتے، بلکہ زندگی جینا سکھاتے ہیں، کردار بناتے ہیں، سوچ سنوارتے ہیں اور منزل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ والدین انسان کو دنیا میں آنے کا ذریعہ بنتے ہیں، جسم کی پرورش کرتے ہیں اور ابتدائی تربیت فرماتے ہیں، جب کہ استاد انسان کی فکر، اخلاق، کردار اور علمی شخصیت کو سنوارتا ہے اور اسے زندگی کے صحیح راستے پر چلنے کا شعور عطا کرتا ہے۔ اسی لیے استاد کا مقام انسانی زندگی میں نہایت بلند اور عظیم ہے۔ یہی اساتذہ ہوتے ہیں، جو انسان کو فرش سے اٹھا کر عرش کی بلندیوں تک پہنچنے کا حوصلہ دیتے ہیں اور اسے بغیر پروں کے پرواز کرنا سکھاتے ہیں۔ وہ اپنے شاگردوں کے اندر چھپی صلاحیتوں کو پہچانتے ہیں، انھیں نکھارتے ہیں اور کامیابی کے راستے ہموار کرتے ہیں۔ استاد کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ وہ خود سادہ زندگی بسر کرتے ہیں، مگر اپنے شاگردوں کو بلندیوں تک پہنچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ وہ اپنے شاگردوں کے لیے اپنا وقت، اپنی توانائی اور اپنی صلاحیتیں صرف کر دیتے ہیں، مگر بدلے میں کسی دنیاوی مفاد کا مطالبہ نہیں کرتے۔ یہی تو استاد کی عظمت اور خوبی ہے! شکریہ، میرے محسن اساتذہ! میں اپنے اساتذہ کے احسانات کا کس طرح شکریہ ادا کروں؟ مجھے معلوم ہے کہ میں کبھی بھی ان کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ میں جتنا بھی لکھوں اور جتنا بھی بیان کروں، ان کی محبت، شفقت اور محنت کا مکمل احاطہ کرنے سے قاصر رہوں گا۔ میں اپنے تمام اساتذۂ کرام کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے عرض کرتا ہوں: آپ نے ہمیں صرف پڑھایا نہیں، بلکہ ہمیں بنایا ہے۔ آپ نے صرف کتابیں نہیں پڑھائیں، بلکہ زندگی کا شعور عطا کیا ہے۔ آپ نے صرف الفاظ نہیں سکھائے، بلکہ ان الفاظ کو کردار میں ڈھالنے کا ہنر بھی سکھایا ہے۔ آپ ہمارے لیے صرف استاد نہیں، بلکہ ہمارے محسن، مربی، رہنما اور زندگی کے معمار ہیں۔ آج یومِ اساتذہ کے موقع پر میں اپنے تمام اساتذۂ کرام کو دل کی گہرائیوں سے خراجِ تحسین اور مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کے لیے عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت میرے تمام اساتذۂ کرام کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، انھیں صحت و عافیت، خوشی و خوش حالی اور عمر دراز عطا فرمائے، ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے، ان کی خدمات کو شرفِ قبول بخشے اور انھیں دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے۔ اور ہمیں اپنے اساتذہ کا حقیقی قدر دان، ان کا ادب و احترام کرنے والا اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے، آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

قیامت خود بتائے گی قیامت کیوں ضروری تھی

دلی پولیس کی ظالمانہ کارروائیاں حد سے بڑھتی جا رہی ہیں۔ کاش یہ بے وقوف کبھی اس پر غور کرتے کہ آزادی کی جد و جہد کے لیے ایک لمبی مدت تک صرف مسلمانوں نے اپنے تن من دھن کی بازی لگائی تھی۔ لاکھوں مسلمان شہید ہو چکے تھے؛ اس کے بعد انہوں نے غیر مسلم برادرانِ وطن کو بھی ساتھ میں لیا، پھر سب کی ملی جلی کوششوں سے ملک آزاد ہوا۔ کیا ملک اسی لیے آزاد ہوا تھا؟ کیا شہیدوں نے اسی لیے قربانیاں دی تھیں؟ جو لوگ بھی اس ملک میں ظلم کر رہے ہیں، دراصل وہ اس ملک کے دشمن ہیں، اس ملک کی آزادی کے دشمن ہیں اور وہ دوبارہ پورے ملک کو غلامی کی بھٹی میں جھونک دینا چاہتے ہیں۔ وہ ملک سے دغا کر رہے ہیں۔ شہیدوں کے خون کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ کیوں کہ شاید انہوں نے کبھی قربانی دی ہی نہیں کہ انہیں قربانی کی اہمیت کا اندازہ ہو۔ لیکن آخر کب تک ایسا چل سکے گا؟ بڑے بڑے فرعون آئے اور کتے کی موت مر کے اس دنیا سے فنا ہو گئے۔ ان شاء اللہ، ہر ظالم کا نمبر آئے گا۔ موت سے تو کوئی بھاگ نہیں سکتا۔ مرنے کے بعد انہیں پتہ چلے گا کہ ان کی اوقات کیا ہے؟ اور پھر ملک میں بیداری اور انقلاب کی ایک لہر چل پڑی ہے۔ اب صبح روشن بہت زیادہ دور نہیں، کیوں کہ اندھیرا اب اپنی آخری حد پر ہے، جس کے آگے صرف روشنی ہی روشنی ہے ان شاء اللہ۔ برادرانِ وطن کو چاہیے کہ وہ متحد ہو کر انصاف کے لیے لڑیں، یہاں تک کہ ظلم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ جو دبے کچلے لوگ ہیں، جنہیں ہزاروں سال تک غلام بنا کر رکھا گیا تھا، انہیں بھی حالات کو سمجھنا چاہیے کہ اگر اس ملک میں ایسی طاقتوں کا غلبہ رہا تو سب سے زیادہ نقصان انہیں کا ہوگا۔ مسلمانوں نے اس ملک میں ہمیشہ ظلم کے خلاف لڑائی لڑی ہے۔ آپ سے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اگر اس ملک کا آئین سلامت نہیں رہا تو آپ دوبارہ ظلم کی اسی چکی میں پسنے لگ جائیں گے۔ چند فی صد لوگ آپ کو اپنا غلام بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ اس ملک کو شاید اپنے باپ کی جاگیر سمجھتے ہیں۔ ملک کی اکثریت انہیں شاید بے وقوف نظر آتی ہے، جبھی تو وہ اقتدار پر اس طرح قابض ہیں اور عوام کو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح اپنی من مرضی سے ہانکنا چاہتے ہیں۔ احتجاج ہوتا ہے تو عوام پر لاٹھیاں برساتے ہیں، لوگوں کو گولیوں سے بھونتے ہیں اور جیلوں کی سلاخوں میں بند کرتے ہیں۔ لیکن یاد رہے، کہ اس ملک میں اب بھی طاقت جمہور یعنی عوام کے پاس ہے۔ اگر وہ ٹھان لیں تو یہ مٹھی بھر لوگ جو اقتدار پر قابض ہو کر لوگوں کو تختۂ مشق بنائے ہوئے ہیں، دم دبا کر بھاگتے پھریں گے ان شاء اللہ۔ سب کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ آزادی اتنی آسانی سے نہیں ملی تھی۔ اس کی سالمیت اور بقا کے لیے پورے ملک کو ایک ساتھ مل کر انقلاب کی گہار لگانی پڑے گی، اب ہر ایک کو اپنی چپّی توڑ دینی چاہیے۔

سوتنترا بھاردواج کی گرفتاری پر ایس پی رکن پارلیمنٹ ندوی کا حملہ

آئینی ذمہ داری نہیں نبھا رہی بی جے پی حکومت، رکن پارلیمنٹ محب اللہ ندوی نے کہا کہ ہندو اور مسلمان بی جے پی اور سنگھ کے ظلم کے خلاف مل کر آواز اٹھا رہے ہیں۔

نئی دہلی: رکن پارلیمنٹ محب اللہ ندوی نے کہا کہ ہندو اور مسلمان بی جے پی اور سنگھ کے ظلم کے خلاف مل کر آواز اٹھا رہے ہیں۔ ایسے میں ان کی کوشش ہے کہ لڑائی کو یہ رنگ دے کر اسے کمزور کر دیا جائے۔ سوشل میڈیا انفلوئنسر سوتنترا بھاردواج کی گرفتاری پر سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر محب اللہ ندوی نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک اور شرمناک ہے کہ آئینی عہدوں پر فائز ذمہ دار افراد آئین کی حفاظت کی قسم کھانے کے باوجود اس پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ ایس پی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ سچ بولنے والوں کے خلاف کارروائی میں سستی دکھائی جاتی ہے، جبکہ سزا کے بعد رہا ہونے والے مجرموں کا مالا پہنا کر استقبال کیا جاتا ہے، جو ہندوستانی معاشرے کی ثقافت کا حصہ نہیں ہے۔ ایس پی رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر محب اللہ ندوی نے کہا، ”جس طرح دہلی میں طلبہ کی تحریک کے دوران پولیس کا رویہ رہا، اپوزیشن کے تمام لوگ اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ خاص طور پر سماج وادی پارٹی اور اکھلیش یادو اس بات پر سب سے زیادہ زور دیتے ہیں کہ سماجی انصاف کی حکمرانی قائم ہو۔ طلبہ ہمارے ملک کا مستقبل ہیں۔ خواتین کے خلاف توہین کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہ سلسلہ رک نہیں رہا ہے۔ دو خاتون صحافی وزیر اعلیٰ سے کچھ سوال کر رہی تھیں تو انہیں نہ صرف مارا گیا بلکہ ان کی توہین میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی۔“ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں صحافیوں کو چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ جب ہماری بہن یا بیٹی صحافی ہو تو ہمیں اسے اتنی ہی عزت اور احترام دینا چاہیے، لیکن بی جے پی نے اس بات کا خیال نہیں رکھا۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ دو طبقوں کی لڑائی دو قوموں کی لڑائی نہیں ہوتی، لیکن بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ دو افراد کی لڑائی کو دو برادریوں کی لڑائی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رکن پارلیمنٹ محب اللہ ندوی نے کہا، ”ہندو اور مسلمان بی جے پی اور سنگھ کے ظلم کے خلاف مل کر آواز اٹھا رہے ہیں۔ ایسے میں ان کی کوشش ہے کہ لڑائی کو یہ رنگ دے کر اسے کمزور کر دیا جائے۔ یہ لوگ پچھتا رہے ہیں۔ اسی طرح 2020 میں جامعہ میں جب طلبہ تحریک چل رہی تھی، لائبریری میں پڑھنے والے بچوں پر لاٹھی چارج کیا گیا تھا۔“ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک خاص ذہنیت کے لوگ ملک کو کمزور کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور کچھ لوگوں کے ذہنوں میں تشدد کا بیج بو رہے ہیں، تاکہ ہندوستانی عوام دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں۔ کہیں مذہب اور کہیں ذات کے نام پر انہیں تقسیم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ تقسیم ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں اور انہوں نے طے کر لیا ہے کہ ملک کو خرابی اور منفی سوچ سے نجات دلانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی تاریخ میں ایس پی کا نظریہ ہے کہ سب کو انصاف ملے اور سماجی انصاف کی حکمرانی ہو۔ اکھلیش یادو کا یہ پیغام ہر طالب علم کے دل میں گھر کر رہا ہے۔ سوتنترا بھاردواج کی گرفتاری کے حوالے سے ایس پی لیڈر نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک اور شرمناک بات ہے کہ ہمارے آئینی عہدوں پر بیٹھے ذمہ دار افراد، جنہوں نے آئین کی حفاظت کی قسم کھائی ہے، وہ اس پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ہوا ہے کہ لوگ سچ کو سچ کہہ دیتے ہیں اور نام بھی لے لیتے ہیں، لیکن ان کے خلاف کارروائی میں بہت سستی ہوتی ہے۔ عدالتوں میں جب کسی کو سزا ہوتی ہے اور اس کے بعد کسی وجہ سے رہائی مل جاتی ہے تو ان مجرموں کا مالا پہنا کر استقبال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی معاشرے میں ایسی ثقافت کو فروغ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کی اس معاشرے میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ایس پی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ مہاتما گاندھی نے عدم تشدد کی وجہ سے ہی دنیا کو ایک ایسا پیغام دیا، جس کے نتیجے میں ہم نے برطانوی حکومت سے آزادی حاصل کی۔ ہماری حساسیت، صبر اور عدم تشدد کی طاقت ان تشدد پسند لوگوں کی منفی باتوں سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔

نیشو آزاد پر ہندو دیوی دیوتاؤں کی توہین کا الزام

وکیل امیتا سچدیوا نے درج کرائی شکایت

نئی دہلی: نیشو آزاد سے متعلق معاملے میں خود کو انفلوئنسر بتانے والے سوتنترا بھاردواج کو دہلی پولیس نے گرفتار کر کے ایک دن کی پولیس حراست میں بھیجا تھا۔ بھاردواج نے دعویٰ کیا تھا کہ 'کاکروچ جنتا پارٹی' (سی جے پی) کی قیادت میں جنتر منتر پر ہوئے مظاہرے کے دوران اس نے نیشو آزاد کے والد کے ساتھ مار پیٹ کی تھی۔ وکیل امیتا سچدیوا نے سوشل میڈیا انفلوئنسر نیشو آزاد اور اس کے والد/سرپرست کے خلاف دہلی پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ نیشو آزاد نے سوشل میڈیا پر ہندو دیوی دیوتاؤں سے متعلق قابل اعتراض پوسٹس شیئر کر کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ شکایت کنندہ امیتا سچدیوا کا کہنا ہے کہ انہوں نے قانونی کارروائی سے پہلے نیشو آزاد اور اس کے والد کو متنازع پوسٹس ہٹانے کا موقع دیا تھا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ نیشو نابالغ ہے، اس لیے پہلے اسے اور اس کے سرپرست کو پوسٹس ہٹانے کے لیے کہا گیا، لیکن دونوں نے ایسا نہیں کیا اور قابل اعتراض مواد اب بھی عوامی طور پر دستیاب ہے۔ شکایت میں بھگوان شیو، بھگوان کرشن، ماتا سرسوتی اور ماتا درگا سے متعلق پوسٹس کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا گیا ہے کہ ان پوسٹس کے ذریعے ہندو آستھا اور دیوی دیوتاؤں کی توہین کی گئی ہے۔ شکایت کنندہ نے دہلی پولیس سے نیشو آزاد اور اس کے والد/سرپرست کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ امیتا سچدیوا نے کہا کہ کسی بھی شخص کو کسی مذہب یا مذہبی آستھا سے اختلاف رکھنے کا حق ہے، لیکن اظہار رائے کی آزادی کے نام پر کسی مذہب کے دیوی دیوتاؤں اور عقیدے کی توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس سے قبل نیشو آزاد سے متعلق معاملے میں خود کو انفلوئنسر بتانے والے سوتنترا بھاردواج کو دہلی پولیس نے گرفتار کر کے ایک دن کی پولیس حراست میں بھیجا تھا۔ بھاردواج نے دعویٰ کیا تھا کہ 'کاکروچ جنتا پارٹی' (سی جے پی) کی قیادت میں جنتر منتر پر ہوئے مظاہرے کے دوران اس نے نیشو آزاد کے والد کے ساتھ مار پیٹ کی تھی۔ اس معاملے کو لے کر جنتر منتر اور پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے کے باہر احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے تھے۔ مظاہرین نے سوتنترا بھاردواج کے خلاف پوکسو ایکٹ، ایس سی/ایس ٹی ایکٹ اور اقدام قتل سمیت سنگین دفعات کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ بعد میں مرکزی وزیر چراغ پاسوان نے بھی ملزم پر ان کا نام غلط طریقے سے استعمال کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے دہلی پولیس میں شکایت درج کرائی تھی اور معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔

سہارنپور: مسجد گرائے جانے پر مولانا ارشد مدنی نے اٹھائے سوال

مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ یہ معاملہ صرف ایک مسجد کا نہیں ہے، بلکہ آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، مذہبی آزادی، شہریوں کی مساوات اور ریاست کے غیر جانب دارانہ کردار جیسے بنیادی سوالات سے جڑا ہوا ہے

نئی دہلی: جمعیت علماء ہند کے قومی صدر مولانا ارشد مدنی نے سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع تاریخی مسجد کو گرائے جانے کے واقعے پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدام آئین، قانون کی حکمرانی اور مساوی انصاف کے اصول پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ ارشد مدنی نے سنیچر کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع تاریخی مسجد کو گرایا جانا انتہائی افسوسناک ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کارروائی نے ایک بار پھر یہ بنیادی سوال کھڑا کر دیا ہے کہ اگر آئین اور قانون سب کے لیے یکساں ہیں تو ان کے نفاذ میں دوہرا معیار کیوں نظر آتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج بلڈوزر انصاف کی علامت کم اور انتقامی سیاست، تعصب اور نفرت کا ذریعہ زیادہ بنتا جا رہا ہے۔ مدنی نے کہا کہ یہ معاملہ صرف ایک مسجد کا نہیں ہے، بلکہ آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، مذہبی آزادی، شہریوں کی مساوات اور ریاست کے غیر جانب دارانہ کردار جیسے بنیادی سوالات سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عبادت گاہوں سے متعلق قانون، 1991 اب بھی نافذ ہے۔ اس کے علاوہ نئے وقف قانون میں بھی 'وقف بائی یوزر' سے متعلق دفعات موجود ہیں۔ ان کے مطابق متعلقہ مسجد وقف بورڈ میں رجسٹریشن نمبر 451 کے تحت درج ہے اور پرانے اراضی ریکارڈ میں یعقوب خان اور واحد خان کے نام بھی درج ہیں۔ مدنی نے دعویٰ کیا کہ مسجد کمیٹی نے عدالت کے سامنے 1911 کے دستاویزات، میونسپلٹی کے ریکارڈ اور پرانے ریونیو ریکارڈ پیش کیے تھے۔ کمیٹی کا کہنا تھا کہ یہ مسجد موجودہ کلکٹریٹ عمارت کی تعمیر سے پہلے سے موجود تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایسے تاریخی اور قانونی دستاویزات کو نظر انداز کر کے مسجد کو گرایا جانا انصاف کے عمل پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ جمعیت کے سربراہ نے کہا کہ اگر غیر قانونی قبضہ یا تجاوزات کارروائی کی بنیاد ہے تو یہی معیار تمام مذاہب اور معاشرے کے ہر طبقے پر یکساں طور پر لاگو ہونا چاہیے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ملک کے دیگر حصوں میں سرکاری زمین، سڑک یا عوامی مقامات پر کئی دہائیوں سے قائم دیگر مذہبی ڈھانچوں کے خلاف بھی انتظامیہ اسی تیزی، سختی اور یکساں معیار کے ساتھ کارروائی کرتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کسی ایک مذہب یا برادری کا ملک نہیں، بلکہ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی اور تمام مذاہب کے پیروکاروں کا مشترکہ ملک ہے۔ آئین نے کسی کو فرسٹ کلاس اور کسی کو سیکنڈ کلاس شہری نہیں بنایا ہے۔ ارشد مدنی نے کہا کہ جمعیت علماء ہند کسی خصوصی رعایت کا مطالبہ نہیں کر رہی۔

جھارکھنڈ حکومت کے وزیر سدیویہ کمار سونو کا انتقال، جے ایم ایم نے گہرے رنج و غم کا کیا اظہار

گریڈیہ کے رکن اسمبلی اور جے ایم ایم کے سینئر لیڈر سدیویہ کمار سونو اچانک بیمار پڑنے کے بعد انتقال کر گئے

جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) کے سینئر لیڈر اور جھارکھنڈ حکومت میں اعلیٰ و تکنیکی تعلیم اور شہری ترقی کے وزیر سدیویہ کمار سونو کا اچانک بیماری کے بعد انتقال ہو گیا۔ وہ گریڈیہ اسمبلی حلقے سے رکن اسمبلی تھے۔ ان کے پاس سیاحت، فن و ثقافت، کھیل اور امور نوجوانان جیسے اہم محکموں کی ذمہ داریاں بھی تھیں۔ ان کے انتقال سے جے ایم ایم اور جھارکھنڈ کی سیاسی دنیا میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے ایکس پر جذباتی پوسٹ لکھتے ہوئے کہا، ”رات دیر گئے اپنے بڑے بھائی، ہمارے پیارے سودویہ کمار سونو جی کے انتقال کی افسوسناک خبر ملی۔ اس خبر کو قبول کرنا میرے لیے انتہائی مشکل ہے۔ سونو بھیا کا چلے جانا میری زندگی میں ایسی کمی چھوڑ گیا ہے، جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ سونو بھیا میرے لیے صرف ایک سینئر ساتھی یا سیاسی رفیق نہیں تھے۔ وہ بڑے بھائی کی طرح تھے جو محبت دینے والے، رہنمائی کرنے والے اور ہر مشکل وقت میں مضبوطی سے میرے ساتھ کھڑے رہنے والے۔ ان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات اور ان سے ملی سیکھ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے۔“ انہوں نے مزید لکھا، ”جھارکھنڈ تحریک کے دور سے ہی وہ مرحوم بابا دیشوم گرو جی کے ساتھ پوری وفاداری اور مضبوطی سے کھڑے رہے۔ جھارکھنڈ مکتی مورچہ کے ایک وقف سپاہی کی حیثیت سے انہوں نے اپنی پوری زندگی جھارکھنڈ کی شناخت، حقوق اور خودداری کی جدوجہد کے لیے وقف کر دی۔ جھارکھنڈیت کے تئیں ان کی وابستگی اور ان کا جدوجہد کرنے والا جذبہ ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔ آج انہیں یاد کرتے ہوئے دل بار بار یہی سوچتا ہے کہ زندگی کتنی عارضی ہے۔ کل تک جو آواز ہمارے درمیان تھی، آج وہ صرف یادوں میں رہ گئی ہے۔ سونو بھیا، آپ کا چلے جانا میرے لیے ذاتی نقصان ہے۔ آپ کی کمی ہمیشہ محسوس ہوگی۔ آپ کی محبت، آپ کی جدوجہد اور جھارکھنڈ کے لیے آپ کی وابستگی کو میں زندگی بھر اپنے ساتھ لے کر چلوں گا۔“ سدیویہ کمار سونو 2019 میں پہلی مرتبہ گریڈیہ سے جھارکھنڈ اسمبلی کے لیے منتخب ہوئے تھے۔ ان کے کنبہ میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ وہ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کے قریبی ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے اور جے ایم ایم کے اندر مشکل حالات سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔ 2024 میں مبینہ زمین دھوکہ دہی اور منی لانڈرنگ کے معاملے میں ہیمنت سورین کی گرفتاری کے دوران پیدا ہونے والی سیاسی صورتحال میں بھی سدیویہ کمار نے پارٹی کے لیے اہم ذمہ داریاں نبھائی تھیں۔ سدیویہ کمار سونو اسی ہفتے کرناٹک کے دورے سے واپس لوٹے تھے۔ وہ جھارکھنڈ حکومت کے ایک وفد کی قیادت کر رہے تھے، جس کا مقصد ریاست میں سیاحتی بنیادی ڈھانچے کے انتظام کو بہتر بنانے کے طریقوں کا جائزہ لینا تھا۔ دورے کے دوران انہوں نے کرناٹک کے وزیر سیاحت کے جے جارج سے ملاقات کی اور سیاحت و جنگلات کے انتظام کے شعبوں میں دونوں ریاستوں کے درمیان تعاون کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ وفد نے جھارکھنڈ کے اہم سیاحتی مقامات پر سیاحتی املاک اور ریزورٹس کے بہتر آپریشن اور انتظام کے لیے 'جنگل لاجز اینڈ ریزورٹس' کو نالج پارٹنر کے طور پر شامل کرنے کے امکانات پر بھی تفصیلی گفتگو کی تھی۔ جے ایم ایم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر سدیویہ کمار سونو کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ پارٹی نے کہا کہ ان کے اچانک انتقال سے پورا جے ایم ایم خاندان صدمے اور گہرے دکھ میں مبتلا ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر ۲۶ ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر 26 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کریں گے، جب عالمی رہنما متعدد تنازعات، اقتصادی رکاوٹوں اور اقوام متحدہ کے اوپری حصے میں منتقلی کے پس منظر میں نیویارک میں جمع ہوں گے۔ 26 ستمبر کو دوپہر کے اجلاس میں ہندوستان کا قومی بیان دینے کیلئے جنرل ڈیبیٹ کے مقررین کی نظرثانی شدہ عارضی فہرست میں جے شنکر کا نام شامل ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے پوڈیم میں ہندوستان کی نمائندگی بھی کی تھی۔ 193 رکنی جنرل اسمبلی کا 81 واں اجلاس باضابطہ طور پر 8 ستمبر کو شروع ہوگا، جبکہ اعلیٰ سطحی جنرل ڈیبیٹ 22 ستمبر سے شروع ہو کر 28 ستمبر تک جاری رہے گی۔ اقوام متحدہ کے عارضی شیڈول میں بحث کے لیے 22-26 ستمبر اور 28 ستمبر کو فہرست دی گئی ہے۔ اس سال کا اجتماع عالمی سفارتکاری کے لیے ایک خاص طور پر غیر مستحکم لمحے پر آیا ہے، تنازعات اور ان کے معاشی نتائج نے خوراک اور توانائی کی منڈیوں پر دباؤ ڈالا ہے، جب کہ آبنائے ہرمز کے آس پاس کی رکاوٹوں نے سپلائی چین اور افراط زر پر تشویش میں اضافہ کیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ 22 ستمبر کو برازیل کے بعد تقریر کرنے والے ہیں، جو روایتی طور پر جنرل ڈیبیٹ کا آغاز کرتا ہے۔ ہندوستان کے لیے، جے شنکر کا خطاب اس وقت آئے گا جب نئی دہلی تیزی سے بدلتے ہوئے جیو پولیٹیکل ماحول میں تشریف لے جا رہا ہے، جس میں ایران کے ساتھ امریکہ-اسرائیل تنازعہ کا مسلسل نتیجہ اور توانائی کی سلامتی اور ترقی پذیر معیشتوں پر اس کے وسیع اثرات شامل ہیں۔

سپریم کورٹ نے ۲۰۱۲ء کے حیدرآباد قتل کیس میں ایک شخص کو بری کر دیا

لائیو لا کی خبر کے مطابق، اس کے قتل میں چھ افراد کو بطور ملزم نامزد کیا گیا تھا۔

حیدرآباد: سپریم کورٹ نے جمعرات، 3 ستمبر کو تلنگانہ میں 2012 کے ایک اغوا اور قتل کیس میں اہم ملزم کے طور پر شناخت کیے گئے ایک شخص کو جرم سے منسلک ثبوت کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے بری کر دیا۔ سال 2012 میں، ایک شخص کو حیدرآباد کے لیے اپنے گھر سے نکلنے کے بعد اغوا کیا گیا تھا، اور بعد میں اس کی لاش ایک فلیٹ کے ریفریجریٹر کے اندر سے ملی تھی جسے مبینہ طور پر مرکزی ملزم نے لیز پر دیا تھا۔ لائیو لا کی خبر کے مطابق، اس کے قتل میں چھ افراد کو بطور ملزم نامزد کیا گیا تھا۔ متاثرہ کے والد نے ایک شخص کو ڈیڑھ لاکھ روپے ادا کیے تھے جس نے اپنے بیٹے کے لاپتہ ہونے کے بعد تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔ بعد ازاں پولیس نے ملزم نمبر 6 کی کال ٹریس کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ اس کے اعتراف کے نتیجے میں متاثرہ کی لاش برآمد ہوئی اور اے 1 سے اے 5 کی گرفتاری ہوئی۔ ایک ٹرائل کورٹ نے اے 1 سے اے 6 کو سزا سنائی، جبکہ اے 4 مقدمے کی سماعت کے دوران مر گیا۔ اس کے بعد تلنگانہ ہائی کورٹ نے اے 1 کے علاوہ باقی تمام ملزمان کو بری کر دیا۔ مرکزی ملزم کی سزا اپارٹمنٹ کے ایک چوکیدار کی گواہی پر مبنی تھی جہاں متاثرہ کی لاش ملی تھی۔ فلیٹ میں لاش کی موجودگی کی وضاحت کرنے میں مرکزی ملزم کی ناکامی کو انڈین ایویڈنس ایکٹ 1872 کی دفعہ 106 (اب بھارتیہ ساکشیہ ادھنیم، 2023 کی دفعہ 109) کے تحت مجرمانہ ثبوت کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس کے بعد اس نے اس حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس کے ونود چندرن کی بنچ نے اس کیس کی سماعت کرتے ہوئے نوٹ کیا کہ ملزم کی شمولیت صرف دوسرے ملزمین کے اعترافات سے سامنے آئی ہے، جو شریک ملزم کو قصوروار ٹھہرانے کے اہل نہیں تھے۔ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے اس مشاہدے کی بھی توثیق کی کہ الیکٹرانک شواہد پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے کہا کہ کلوز سرکٹ ٹیلی ویژن (سی سی ٹی وی) فوٹیج پر انحصار نہیں کیا جا سکتا ہے جس میں ملزم کو اے ٹی ایم سے تاوان کی رقم نکالتے ہوئے دکھایا گیا ہے، کیونکہ فوٹیج سے ملزم کی شناخت نہیں ہو سکی ہے اور ثبوت ایکٹ کی دفعہ 65 کے تحت کوئی سرٹیفکیٹ نہیں ہے (اب بھارتیہ ساکشیہ ادھنیم کی دفعہ 63، 2023) اسے ثابت کرنے کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ ثبوت کے طور پر پیش کیے گئے کال ریکارڈز کو بھی ایک طرف رکھ دیا گیا کیونکہ ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والے کے نوڈل افسر کی کبھی جانچ نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی سیکشن 65 سرٹیفکیٹ پیش کیا گیا۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ اے 6 پولیس کو اپارٹمنٹ تک لے گیا، اور اس سلسلے میں کسی آزاد گواہ سے جرح نہیں کی گئی۔ چونکہ اے 6 کو بری کر دیا گیا تھا، اس لیے اس کے بیان کو مرکزی ملزم پر الزام لگانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ عدالت نے آخر کار قرار دیا کہ اس پر بھروسہ کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے۔ ”کہ متوفی کی موت دم گھٹنے کی وجہ سے ہوئی، جس کا تعلق گلا دبانے سے ہوا، پوسٹ مارٹم رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے اور لاش کا پتہ چلا، اپارٹمنٹ کے اندر ایک ریفریجریٹر میں رکھا گیا تھا۔ لیکن ان کے لیے اے 1 سے اے 6 کو قتل سے جوڑنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ملزم کو جرم سے جوڑنے والے ٹھوس شواہد“ عدالت نے ملزم کی رہائی کا حکم دیتے ہوئے کہا۔

دنیش شرما بنائے گئے انڈمان نکوبار جزائر کے نئے لیفٹیننٹ گورنر

یوپی میں نبھا چکے ہیں نائب وزیر اعلیٰ کی ذمہ داری

نئی دہلی: اتر پردیش کے سابق نائب وزیر اعلیٰ دنیش شرما جزائر انڈمان اور نکوبار کے نئے لیفٹیننٹ گورنر ہوں گے۔ وہ فی الحال راجیہ سبھا کے رکن ہیں۔ ان کی مدت کار اگلے ہفتے ختم ہو رہی ہے، جس کے بعد وہ لیفٹیننٹ گورنر بن جائیں گے۔ اتر پردیش کے سابق نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر دینیش شرما کو انڈمان ونکوبار جزائر کا نیا لیفٹیننٹ گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ان کی تقرری کو منظوری دے دی ہے۔ ڈاکٹر دنیش شرما اس وقت راجیہ سبھا کے رکن ہیں اور ان کی مدتِ رکنیت آئندہ ہفتے ختم ہونے والی ہے۔ اس کے بعد وہ انڈمان ونکوبار جزائر کے لیفٹیننٹ گورنر کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ صدر جمہوریہ کی جانب سے جاری منظوری کے مطابق یہ تقرری ڈاکٹر دنیش شرما کے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے مؤثر ہوگی۔ ڈاکٹر دنیش شرما اتر پردیش میں نائب وزیر اعلیٰ کے عہدے پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ان کی نئی تقرری ایسے وقت میں ہوئی ہے جب ان کی راجیہ سبھا کی مدت مکمل ہونے والی ہے۔ ستمبر 2023 میں، بی جے پی نے دنیش شرما کو اتر پردیش سے واحد راجیہ سبھا سیٹ کے ضمنی انتخاب کے لئے اپنے امیدوار کے طور پر اعلان کیا، جو جون 2023 میں ہری دوار دوبے کی موت کے بعد خالی ہوئی تھی۔ دنیش شرما کو اگست 2014 میں بی جے پی کا قومی نائب صدر مقرر کیا گیا تھا۔ وہ 22-2017 کے درمیان یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت والی اتر پردیش حکومت کے پہلے دور میں دو نائب وزیر اعلیٰ میں سے ایک تھے۔ انہیں وزیر اعظم نریندر مودی اور آر ایس ایس کا قریبی سمجھا جاتا ہے۔ وہ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کے بھی قریبی تھے۔ وہ لکھنؤ یونیورسٹی میں پروفیسر اور نوابوں کے شہر لکھنؤ کے میئر کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ وہ پہلی بار 2008 میں اور پھر 2012 میں لکھنؤ کے میئر منتخب ہوئے تھے۔ 2014 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کی جیت کے بعد دنیش شرما کو گجرات بی جے پی کا سربراہ مقرر کیا گیا تھا۔

ایک اسکالر کی تعمیر میں اساتذہ کے ساتھ اداروں کا بھی اہم کردار: غالب انسٹی ٹیوٹ اور این سی پی یو ایل کے مشترکہ ریسرچ اسکالر سیمینار میں ڈاکٹر جاوید حسن کا اظہار خیال

نئی دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سیمینار جاری ہے۔ اس سیمینار میں بڑی تعداد میں نوجوان ریسرچ اسکالرس شرکت کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی مختلف یونیورسٹیوں کے نوجوان اساتذہ کو صدارت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سیمینار جس کا افتتاحی اجلاس 4 ستمبر کی شام کو ہوا تھا، 5 ستمبر کو سیمینار کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت شعبہ اردو جواہر لال نہرو یونیورسٹی کی استاد ڈاکٹر سفینہ نے کی۔ اپنی گفتگو کے دوران انہوں نے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ کا ریسرچ اسکالر سیمینار نئے لکھنے والوں کے لئے تربیت کا بہترین موقع ہے۔ میں خود اس سیمینار میں بطور مقالہ خواں شرکت کر چکی ہوں اور آج صدر کی حیثیت سے شریک ہونا ایک جذباتی لمحہ ہے۔ اس اجلاس میں افزا نقوی نے 'روہیل کھنڈ میں فارسی زبان وادب کی تاریخ'، سہیل رضا نے 'اٹھارہویں صدی کے لکھنؤ کے رسوم وآداب: تاریخ شاہیہ نیشاپوریہ کی روشنی میں'، ساجد انصاری نے 'اٹھارہویں صدی کے اسالیب نثر: ایک تجزیاتی مطالعہ'، آصف جمال نے 'وارث علوی کی تنقید نگاری' کے موضوع پر مقالات پیش کئے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر صائمہ ثمرین نے کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے استاد ڈاکٹر جاوید حسن نے کی۔ صدارتی تقریر میں انہوں نے کہا کہ ایک اسکالر کی تعمیر میں اساتذہ کے ساتھ اداروں کا بھی اہم کردار ہوتا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے اس سمینار میں ہم صرف خیالات کی سطح پر اپنی اصلاح نہیں کرتے بلکہ اس کی بہتر پیش کش کا سلیقہ بھی سیکھتے ہیں۔ اس اجلاس میں جو مقالے پیش کئے گئے ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نئے اسکالر کے موضوعات میں جدت بھی ہے اور چیلنج کو قبول کرنے کا رویہ بھی ہے۔ اس اجلاس میں تنویر خان نے 'ہاجرہ مسرور کے افسانوں میں انسانی نفسیات کی عکاسی'، رفعت گلزار نے 'اکیسویں صدی کی خواتین افسانہ نگاروں میں سماجی شعور'، صائمہ انصاری نے 'اردو افسانوں میں اودھی تہذیب'، ہما سیفی نے 'غلام حسین طباطبائی شخصیت عہد اور تاریخ نگاری' اور محمد مہتاب عالم نے 'غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کی فکشن نگاری' کے عنوان سے مقالے پیش کئے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر امیر حمزہ نے کی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر مشتاق عالم قادری نے کی۔ انہوں نے کہا کہ سکھ دکھ کی کہانی سب کی کہانی ہے، لیکن ایک دوسرے کو جو چیز جوڑتی ہے وہ زبان ہے۔ مقامی زبان کی اہمیت کو نئے تعلیمی پالیسی بھی خاص اہمیت دیتی ہے۔ لہٰذا مقامی زبان کے ساتھ عالمی رابطے کی زبان پر بھی عبور ضروری ہے۔ اس اجلاس میں افشانہ غمگین بشیر نے 'میر تقی میر اور رسول میر تقابلی مطالعے کی چند جہتیں'، یاور احمد شیخ نے 'مابعد نوآبادیاتی تنقید: معنویت اور اہمیت'، کنیز فاطمہ نے 'پیغام آفاقی، بحیثیت ناول نگار'، مصطفی علاء الدین محمد علی (مصر) نے اردو اور عربی کے منتخب سماجی اور سیاسی ناولوں کا تقابلی مطالعہ'، کے عنوان سے مقالے پیش کئے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر نورین علی حق نے کی۔ چوتھے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر خان محمد آصف نے کی۔ صدارتی تقریر میں انہوں نے کہا کہ نئی نسل کے لئے یہ تصور رکھنا کہ وہ مطالعہ نہیں کرتی اور غور وفکر سے کام نہیں لیتی یہ بالکل غلط رویہ ہے۔ نئی نسل مطالعہ بھی کرتی ہے اور اس کے سوچنے کے اپنے انداز بھی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ نئی نسل بھی انہی خطوط پر سوچے جس پر پہلے والوں کی فکر کا دارومدار تھا۔ یہ اختلاف ہی نئے نتائج کا دروازہ کھولتے ہیں۔ اس اجلاس میں محمد یوسف نے 'معاصر اردو افسانے میں شناخت کا بیانیہ'، محمد نوشاد احمد نے 'اکیسویں صدی میں ہجری اردو شاعری'، نکہت پروین نے 'اکیسویں صدی کے منتخب افسانوں میں بدلتے سماج کا منظر نامہ'، منیر محمدی نے 'قرۃ العین حیدر کے ناول ابوالکلام قاسمی کی نظر میں' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔

دہلی سمیت ۱۴ ریاستوں میں موسلا دھار بارش کا ریڈ الرٹ، لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ

۷۰ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفانی ہواؤں کا خطرہ

نئی دہلی: ملک بھر میں مانسون کی سرگرمی کے درمیان محکمہ موسمیات نے 14 ریاستوں میں موسلا دھار بارش اور تیز آندھی و طوفان کی وارننگ جاری کی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے، جبکہ میدانی علاقوں میں فصلوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ ان دنوں مانسون پوری شدت کے ساتھ سرگرم نظر آ رہا ہے۔ محکمہ موسمیات (IMD) نے ملک کے کئی حصوں میں موسم کی سنگین صورتحال کے پیش نظر نیا اور سخت الرٹ جاری کیا ہے۔ آج یعنی 6 ستمبر کو دہلی، اتر پردیش اور بہار سمیت مجموعی طور پر 14 ریاستوں میں موسلا دھار بارش اور تیز آندھی کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ بعض علاقوں میں ہوا کی رفتار 60 سے 70 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے، جس سے معمولات زندگی متاثر ہو سکتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں مسلسل ہو رہی بارش کے باعث لینڈ سلائیڈنگ یعنی چٹانیں اور مٹی کھسکنے کی وارننگ دی گئی ہے، جبکہ میدانی علاقوں میں تیز ہواؤں سے فصلوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ شمال مغربی مدھیہ پردیش اور اس سے متصل جنوب مغربی اتر پردیش کے اوپر بننے والے کم دباؤ کے علاقے (لو پریشر ایریا) کے باعث مشرقی راجستھان، مغربی مدھیہ پردیش اور مغربی ہمالیائی خطے میں شدید سے انتہائی شدید بارش ہونے کا قوی امکان ہے۔ اتر پردیش کے کئی اضلاع، جیسے غازی آباد، میرٹھ، گوتم بدھ نگر، سہارنپور، کانپور، پریاگ راج اور گورکھپور میں 50 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے اور شدید بارش کے امکانات ہیں۔ دارالحکومت لکھنؤ میں آج زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 ڈگری اور کم سے کم 26 ڈگری سیلسیس رہنے کا اندازہ ہے۔ وہیں بہار کے پٹنہ، گیا، بھاگلپور، مظفر پور اور آس پاس کے اضلاع میں صورتحال مزید سنگین ہو سکتی ہے، جہاں 70 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفانی ہواؤں کے ساتھ آسمانی بجلی گرنے کا خطرہ ہے۔ دہلی کے لوگوں کو بھی آج حبس بھری گرمی کے بعد شام یا رات تک موسلا دھار بارش اور تیز ہواؤں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہاں ہوا کی رفتار 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ رہ سکتی ہے، جبکہ درجہ حرارت 24 سے 29 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ پڑوسی ریاستوں ہریانہ اور پنجاب کے فریدآباد، گروگرام، لدھیانہ اور امرتسر جیسے اضلاع میں بھی گرج چمک کے ساتھ بارش کی بوندیں پڑنے کی توقع ہے۔ پہاڑوں پر موسم مسلسل خطرناک بنا ہوا ہے۔ اتراکھنڈ کے پتھورا گڑھ، نینی تال، چمولی اور ہماچل پردیش کے چمبا، شملہ، منالی جیسے اضلاع میں شدید بارش کا ریڈ الرٹ ہے۔ منالی میں ٹھنڈ بڑھ گئی ہے اور درجہ حرارت گر کر 6 سے 14 ڈگری کے درمیان پہنچ گیا ہے۔ ادھر مدھیہ پردیش کے بھوپال، اندور، اوڈیشا اور راجستھان کے جے پور، اودے پور، اجمیر سمیت کئی علاقوں میں بھی سیاہ بادل چھائے رہنے اور شدید بارش ہونے کا قوی امکان ہے۔ جھارکھنڈ، مغربی بنگال اور اوڈیشہ کے کئی اضلاع میں بھی آئندہ دو سے تین دن تک موسم کا مزاج اسی طرح سخت رہنے والا ہے۔ محکمہ موسمیات نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ انتہائی ضروری ہونے پر ہی گھروں سے باہر نکلیں اور خاص طور پر درختوں یا کمزور بجلی کے کھمبوں کے قریب کھڑے ہونے سے گریز کریں۔ دریاؤں میں بڑھتی ہوئی پانی کی سطح کے پیش نظر ساحلی علاقوں کے لوگوں کو بھی محتاط رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

ایم پی ایس سی امتحان میں بے ضابطگیوں کے خلاف طلبہ سڑکوں پر

راہل گاندھی نے بڑھایا حمایت کا ہاتھ، بولے — 'نظام پر سے اعتماد اٹھ چکا ہے'

نئی دہلی: راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر میں ہزاروں طلبہ سڑکوں پر ہیں اور پرامن طریقے سے احتجاج کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف ایک امتحان یا بھرتی تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ پورے نظام سے ٹوٹ چکے اعتماد کا معاملہ ہے۔ مہاراشٹر میں پبلک سروس کمیشن (MPSC) کے امتحان کے پیٹرن میں مبینہ بے ضابطگیوں اور نشستوں میں کمی کے معاملے پر تیاری کرنے والے طلبہ میں شدید ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ طلبہ نے کاغذی کارروائی سمیت مختلف مسائل پر بھی اعتراض ظاہر کیا ہے اور ایم پی ایس سی کے چیئرمین کے استعفے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس معاملے میں اب اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی نے بھی طلبہ کی حمایت کی ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر میں ہزاروں طلبہ سڑکوں پر ہیں اور پرامن طریقے سے احتجاج کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف ایک امتحان یا بھرتی تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ پورے نظام سے ٹوٹ چکے اعتماد کا معاملہ ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ چاہے مرکزی حکومت ہو یا ریاستی حکومت، بی جے پی حکومت سے ہر طالب علم پریشان ہے۔ انہوں نے پیپر لیک، رکی ہوئی بھرتیوں، تعلیم کی ناقابل برداشت خرچ اور ہاسٹل کے غیر انسانی حالات جیسے مسائل کا ذکر کیا۔ انہوں نے کھانے کے معیار اور ڈی بی ٹی میں مبینہ دھوکہ دہی کا بھی حوالہ دیا۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ اب ایم پی ایس سی جیسے آئینی ادارے پر قبضہ کر کے اس کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اپنے کامیاب مستقبل کے لیے طلبہ کی ہر مانگ جائز ہے اور حکومت کو ان کی آواز سن کر فوری کارروائی کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے ایسا نہیں کیا تو انصاف ملنے تک طلبہ کی آواز مزید بلند ہوتی جائے گی۔ ایم پی ایس سی کے معاملے پر طلبہ کا غصہ احتجاج کی صورت میں بھی سامنے آیا۔ 4 ستمبر کو اپنے حقوق کے لیے نوجوان سڑکوں پر اترے اور امراوتی میں ضلع کلکٹر کے دفتر کے باہر آکروش مارچ نکالا۔ بارش کے باوجود طلبہ احتجاج میں ڈٹے رہے اور اپنے مطالبات کے حق میں نعرے لگاتے رہے۔ پرامن احتجاج کے دوران طلبہ کے ہاتھوں میں عظیم شخصیات کی تصاویر اور اپنے مطالبات سے متعلق پوسٹر موجود تھے۔ اس مارچ میں بڑی تعداد میں طالبات نے بھی شرکت کی۔ مظاہرین نے حکومت سے اپنے مسائل کا فوری حل نکالنے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کے دوران طلبہ نے ضلع کلکٹر کے ذریعے حکومت کو ایک میمورنڈم بھی پیش کیا۔ کلکٹر دفتر کا پورا احاطہ نوجوانوں کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد طلبہ کے مرکزی وفد نے ضلع کلکٹر سے ملاقات کی اور ان کے ذریعے حکومت سے انصاف کا مطالبہ کیا۔ طلبہ نے ایم پی ایس سی امتحان کے پیٹرن میں مبینہ بے ضابطگیوں، نشستوں میں کمی اور دیگر مسائل کو انتظامیہ کے سامنے رکھا۔ کلکٹر دفتر پہنچنے کے بعد احتجاجی مارچ ایک جلسے میں تبدیل ہو گیا، جہاں طلبہ نے اپنے مطالبات کو مزید واضح انداز میں پیش کیا۔ ایم پی ایس سی امیدواروں کے احتجاج کے درمیان راہل گاندھی کی حمایت اہم پیش رفت سمجھی جا رہی ہے۔ انہوں نے طلبہ کے مسائل کو صرف ایک امتحانی معاملہ قرار دینے کے بجائے نوجوانوں کے مستقبل اور پورے نظام پر اعتماد سے جوڑا ہے۔ طلبہ کئی برس تک سرکاری ملازمت کے امتحانات کی تیاری کرتے ہیں، اس لیے امتحانی نظام میں تبدیلی یا مبینہ بے ضابطگیوں کو لے کر ان میں تشویش پیدا ہونا فطری ہے۔ فی الحال مظاہرین حکومت سے اپنے مطالبات پر فوری کارروائی اور واضح فیصلہ چاہتے ہیں۔ مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (MPSC) کے امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے خلاف طلبہ سڑکوں پر اتر آئے ہیں اور ریاست کے مختلف شہروں میں شدید احتجاج کیا جا رہا ہے۔

بہار: ٹرین کے اے سی فرسٹ کلاس میں ۷۵ لیٹر شراب کی اسمگلنگ، ماڈل جیسی نظر آنے والی لڑکی ساتھی سمیت گرفتار

بہار کے سمستی پور میں آر پی ایف اور سی آئی بی کی ٹیم نے 'سوتنتر تا سینانی ایکسپریس' کے اے سی فرسٹ کلاس کوچ سے تقریباً 75 لیٹر شراب برآمد کی ہے۔ بہار میں شراب بندی کے باوجود شراب کی اسمگلنگ کے معاملات مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔ سمستی پور میں آر پی ایف اور سی آئی بی کی ٹیم نے 'سوتنتر تا سینانی ایکسپریس' کے اے سی فرسٹ کلاس کوچ سے تقریباً 75 لیٹر شراب برآمد کی ہے۔ اس معاملے میں ماڈل جیسی نظر آنے والی ایک نوجوان لڑکی اور اس کے ساتھ سفر کر رہے ایک نوجوان لڑکے کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتاری کے بعد نوجوان لڑکی کی ویڈیو اور تصاویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق سمستی پور ریلوے ڈویژن کی آر پی ایف ٹیم کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ 12562 سوتنتر تا سینانی ایکسپریس میں ایک نوجوان لڑکی شراب لے کر سفر کر رہی ہے۔ ٹرین نئی دہلی سے جے نگر جا رہی تھی۔ اطلاع ملتے ہی آر پی ایف اور سی آئی بی کی ٹیم سمستی پور اسٹیشن پہنچ گئی اور ٹرین کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ ٹرین کے سمستی پور اسٹیشن پہنچنے پر ٹیم نے اے سی فرسٹ کلاس کے اے ایچ-1 کوچ میں تلاشی مہم چلائی۔ اس دوران ایک نوجوان لڑکی کے پاس 2 سوٹ کیس ملے۔ تلاشی لینے پر دونوں بیگوں سے بڑی مقدار میں برانڈیڈ شراب کی بوتلیں برآمد ہوئیں۔ اس کے بعد آر پی ایف کی ٹیم نے نوجوان لڑکی کو شراب سے بھرے دونوں بیگوں کے ساتھ ٹرین سے اتار لیا۔ پوچھ گچھ میں نوجوان لڑکی کی شناخت سمستی پور ضلع کے سنگھیا گھاٹ تھانہ علاقے کے باری گاؤں کی رہنے والی نیہا کماری کے طور پر ہوئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہ نئی دہلی سے تقریباً 75 لیٹر برانڈیڈ شراب لے کر سمستی پور آ رہی تھی۔ اس کے ساتھ اے سی فرسٹ کلاس میں ہریانہ کے کرنال کا رہنے والا ایشان کمار بھی سفر کر رہا تھا۔ پولیس نے اسے بھی گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد نوجوان لڑکی کی تصویر اور ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ نوجوان لڑکی کے شراب کے ساتھ پکڑے جانے کی خبر کے بعد لوگ سوشل میڈیا پر طرح طرح کے ردعمل دے رہے ہیں۔ حالانکہ سوشل میڈیا پر کیے جا رہے دعووں اور تبصروں سے الگ پولیس کی کارروائی شراب کی برآمدگی اور گرفتاری کی بنیاد پر ہوئی ہے۔ فی الحال دونوں ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ سمستی پور میں 75 لیٹر برانڈیڈ شراب کے ساتھ پکڑی گئی نوجوان لڑکی کے معاملے میں پولیس اب اسمگلنگ نیٹ ورک کی چھان بین میں مصروف ہے۔ پولیس یہ پتہ لگانے میں مصروف ہے کہ شراب کس کو پہنچائی جانی تھی اور نیٹ ورک میں کون کون لوگ شامل ہیں۔ ساتھ ہی پولیس یہ بھی پتہ لگا رہی ہے کہ نوجوان لڑکی کب سے شراب کی اسمگلنگ کر رہی ہے۔ فی الحال نوجوان لڑکی کی گرفتاری نے کئی مزید سوالات بھی کھڑے کر دیے ہیں، کیونکہ بہار میں شراب بندی خواتین کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی تھی۔

دوسرے مذہب کے عقیدہ سے کھلواڑ کرنے والے سناتنی نہیں ہو سکتے

مسجد انہدام معاملے میں اکھلیش یادو کا یوگی حکومت پر نشانہ

لکھنؤ: اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کو بتانا چاہیے کہ اگر کسی معاملے میں عدالتی کارروائی آگے بڑھ سکتی تھی تو جلد بازی میں ایسی کارروائی کیوں کی گئی۔ انہوں نے صحافیوں سے بھی اپیل کی کہ کسی بھی معاملے کو سیاسی دباؤ یا چمک دمک کے اثر میں توڑ مروڑ کر پیش نہیں کیا جانا چاہیے۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے سنیچر کے روز سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں مسجد کے انہدام کو لے کر یوگی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے مذاہب کا احترام نہ کرنے اور کسی کے عقیدے کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے لوگ کبھی سچے سناتنی نہیں ہو سکتے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ سناتن دھرم نے انہیں 'وسودھیو کٹمبکم' کا پیغام دیا ہے، جس کے مطابق پوری دنیا ایک خاندان ہے اور سچا سناتنی باہمی ہم آہنگی پر یقین رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سچا ہندو کبھی دوسرے کی توہین نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں ہم آہنگی برقرار رکھنا حکومت کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے، لیکن بی جے پی ایسے معاملات کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کا کام کر رہی ہے۔ سہارنپور میں ہوئی کارروائی پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کیا مسجد کمیٹی کو پہلے ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کا موقع نہیں ملنا چاہیے تھا؟ انہوں نے الزام لگایا کہ حکام نے حکومت کے اشارے پر کارروائی کی، تاکہ متعلقہ فریق کو آئندہ عدالت میں انصاف حاصل کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ نے سہارنپور کے معاملے کو ایودھیا میں رام مندر سے متعلق چندے اور مالی بے ضابطگیوں سے جوڑتے ہوئے بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ رام مندر سے متعلق چڑھاوے اور عقیدت مندوں کے پیسوں کی مبینہ چوری کے معاملے میں تحقیقات اور ایس آئی ٹی کی کارروائی کے بعد بی جے پی اس مسئلے کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر عوام کی توجہ بھٹکانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام اب سمجھ چکے ہیں کہ اس طرح کے مدعے کے پیچھے کس طرح کی سیاست کی جا رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کو بتانا چاہیے کہ اگر کسی معاملے میں عدالتی کارروائی آگے بڑھ سکتی تھی تو جلد بازی میں ایسی کارروائی کیوں کی گئی۔ انہوں نے صحافیوں سے بھی اپیل کی کہ کسی بھی معاملے کو سیاسی دباؤ یا چمک دمک کے اثر میں توڑ مروڑ کر پیش نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سچا سناتنی وہی ہے جو باہمی ہم آہنگی اور بھائی چارے پر یقین رکھتا ہے۔ انہوں نے حکومت پر تعلیم کے معاملے میں پابندی عائد کرنے والا رویہ اپنانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ آج والدین سرکاری اسکول جا کر اپنے بچے کی پڑھائی اور تعلیمی پیش رفت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں بھی جھجھک محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پڑھا لکھا بچہ سوال کرے گا اور یہی وجہ ہے کہ حکومت تعلیمی نظام کو کمزور کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ رویہ ملک کے مستقبل کے مفاد میں نہیں ہے۔

اتراکھنڈ بی جے پی کے افراد کے خلاف صفائی پوجا پر ایف آئی آر

حکام نے بتایا کہ زیر و ایف آئی آر ایک ایسا مقدمہ ہے جو کسی بھی تھانے میں درج کیا جا سکتا ہے

بنگلورو: اے ائی سی سی کے سربراہ ملکارجن کھرگے کے وہاں ایک ریلی سے خطاب کرنے کے بعد ایک مقام پر منعقد ہونے والی مبینہ "تطہیر" کی رسم کے سلسلے میں اتراکھنڈ بی جے پی ممبران اور دیگر کے خلاف جمعہ، 4 ستمبر کو ایک صفر ایف آئی آر درج کی گئی، پولیس نے بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مقدمہ 31 اگست کو انڈین نیشنل کانگریس کے ایس ٹی ڈیپارٹمنٹ (آدیواسی کانگریس) کے سابق وائس چیئرمین ٹی آر رامپا کی طرف سے ودھانا سودھا پولیس اسٹیشن میں درج کرائی گئی شکایت کے بعد درج کیا گیا تھا۔ حکام نے بتایا کہ زیرو ایف آئی آر ایک ایسا مقدمہ ہے جو کسی بھی تھانے میں درج کیا جا سکتا ہے، قطع نظر اس کے کہ جہاں جرم کیا گیا ہو یا تھانے کے دائرہ اختیار میں ہو۔ ایف آئی آر کے مطابق شکایت کنندہ نے بتایا کہ 8 اگست کو راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور انڈین نیشنل کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے نے اتراکھنڈ کے ہلدوانی کے رام لیلا گراؤنڈ میں ایک بڑی عوامی ریلی میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ اس میں کہا گیا کہ مذکورہ ریلی ایک پرامن اور جمہوری عوامی اسمبلی تھی، جو قانون کے مطابق اور کسی غیر قانونی واقعے کے بغیر منعقد کی گئی۔ ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ عوامی ریلی کے بعد، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے بعض ارکان اور کارکنان نے مبینہ طور پر 10 اگست (شدھیکرن) کو اسی مقام پر ایک نام نہاد "تطہیر کی رسم" کا اہتمام کیا جہاں مذکورہ ریلی منعقد کی گئی تھی۔ "رسم کا مقصد ذات پات کے تصور کو پہنچانا ہے" "مذکورہ رسم کا مقصد مبینہ طور پر گہرے جارحانہ، تضحیک آمیز اور ذات پات پر مبنی تصور کو پہنچانا تھا کہ درج فہرست ذات برادری کے ایک رکن، شری ملکارجن کھرگے کی موجودگی نے مذکورہ جگہ کو 'ناپاک' قرار دیا تھا اور اس کے نتیجے میں مقام کو رسمی صفائی کی ضرورت تھی،" شکایت کنندہ نے الزام لگایا۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ اس طرح کا طرز عمل، اگر قائم ہوا تو محض "قابل اعتراض" نہیں ہے بلکہ کھرگے کے وقار اور سماجی حیثیت کے خلاف ہدایت کردہ "دانستہ طور پر" اور "گہری توہین آمیز" ایکٹ تشکیل دیتا ہے اور قانون کے قابل اطلاق دفعات کے تحت مقرر کردہ نتائج کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذمہ دار ہے۔ قانونی رائے طلب کرنے کے بعد شکایت درج کی گئی۔ "یہ کہ، مذکورہ بالا گھناؤنے فعل کی سنگینی کو بڑھاتے ہوئے، سری مہیندر ربھٹ نے، اتراکھنڈ میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر کی حیثیت سے، میڈیا کو دیے گئے عوامی بیانات کے ذریعے، ڈھٹائی کے ساتھ مذکورہ پاکیزگی کی رسم کا دفاع، جواز اور تائید کی ہے۔ اس کا اختیار اور سرکاری اہلکار مذکورہ طرز عمل سے بے نیاز ہے لیکن اس نے اس کے فطری طور پر نفرت انگیز، ذات پات پر مبنی اور امتیازی پیغام کو تقویت، قانونی اور وسعت دی ہے.....،" شکایت کنندہ نے مزید الزام لگایا۔

آلودہ ندی کو صاف کرنے والے نوجوان کو ڈچ فاؤنڈر کی ملازمت کی پیشکش

سریندر سنگھ چودھری، عرف بٹو تباہی کو ڈچ فاؤنڈر کی جانب سے ملازمت کی پیشکش کی گئی ہے۔

مدھیہ پردیش کا ایک ۲۰ رسالہ نوجوان دنیا کے معروف ماحولیات دانوں میں سے ایک کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے، جب سوشل میڈیا پر اس کی آلودہ ندی کی صفائی کی کوششوں کی ویڈیو وائرل ہوگئی۔ سریندر سنگھ چودھری، جو بٹو تباہی کے نام سے جانے جاتے ہیں، کئی مہینوں سے زیادہ تر خود ہی کچرے سے بھرے اجنار دریا کو صاف کر رہے ہیں۔ ان کا یہ کام حال ہی میں بوئن سلات تک پہنچا، جو دی ڈچ اوشن کلین اپ کے موجد اور بانی ہیں، اور انہوں نے انہیں ملازمت کی پیشکش کی ہے۔ سلات نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر سنگھ کے کام کی نمائش کرنے والی ایک پوسٹ کا جواب دیا۔ اس پوسٹ میں بتایا گیا کہ کس طرح ۲۰ رسالہ نوجوان انتہائی آلودہ دریا کو صاف کر رہا تھا، اور اس میں دریا کی صفائی سے پہلے اور بعد کی تصاویر بھی شامل تھیں۔ سلات، جس نے نیدرلینڈز میں قائم اس تنظیم کی بنیاد رکھی جو پلاسٹک آلودگی سے نمٹنے کے لیے بڑے پیمانے پر حل تیار کرتی ہے، نے مختصر جواب دیا: "آؤ اور ہمارے ساتھ کام کرو۔" یہ مختصر جواب جلد ہی وائرل ہو گیا، اور سوشل میڈیا صارفین نے اسے سنگھ کے لیے نوکری کی پیشکش قرار دے دیا۔ ایک ایکس اکاؤنٹ، 'انڈین گیمز'، نے دعویٰ کیا کہ سلات نے دریا کی صفائی کی کوششیں دیکھ کر بٹو کو نوکری اور نیدرلینڈز منتقل ہونے کی پیشکش کی ہے۔ اس پیش رفت نے آن لائن مختلف ردعمل کو جنم دیا، کچھ صارفین نے سنگھ کو اس موقع کو قبول کرنے اور بیرون ملک جانے پر زور دیا۔ ایک صارف نے لکھا: "اسے یہ پیشکش قبول کرنی چاہیے اور ہندوستان چھوڑ دینا چاہیے۔ یہاں کسی کو اس کی محنت کی پرواہ نہیں۔ زندگی بہت کم مواقع دیتی ہے اس جہنم سے نکلنے کے لیے۔" جبکہ دوسرے نے تبصرہ کیا: "مغربی ممالک اس لیے آگے بڑھے کہ انہوں نے محنت کا احترام سیکھا۔ جبکہ ہندوستان اب بھی سیاست دانوں کو باپ کی طرح پوجنے میں مصروف ہے۔" تیسرے صارف نے لکھا، "اسے موقع ملا ہے، اسے جلد از جلد جانا چاہیے تاکہ اس جہنم جیسے ملک سے نکل سکے جو جھوٹی تاریخ پر مبنی فخر میں مبتلا ہے۔" سریندر سنگھ چودھری، جو بٹو تباہی کے نام سے مشہور ہیں، مدھیہ پردیش کے ضلع راجگڑھ کے قصبہ بیاؤرا سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے اجنار ندی کی صفائی کی کوششوں کو دستاویز کرنے کے لیے آن لائن پیروکار حاصل کیے ہیں۔ ان کے انسٹاگرام پر شیئر کی گئی ویڈیوز میں وہ دریا کے مختلف حصوں سے پلاسٹک کا فضلہ، طحالب اور دیگر جمع شدہ ملبہ ہٹاتے نظر آتے ہیں۔

سیاحتی سیزن کا آغاز، تاریخی جنجیرہ قلعہ کی اندرونی صفائی کا کام شروع

محکمہ آثار قدیمہ کی ستمبر کے آخر تک اسے سیاحوں کے لیے دوبارہ کھولنے کی تیاری، مانسون کے دوران قلعہ کے اندر بڑی مقدار میں جھاڑیاں اور خودرو پودے اُگ آتے ہیں۔ مروڈ تعلقہ کے راجپوری گرام پنچایت حدود میں آنے والے سمندر میں واقع تاریخی جنجیرہ قلعہ کی صفائی شروع ہوگئی ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ کے ایک درجن سے زائد ملازمین قلعہ کی صفائی میں مصروف ہیں۔ قلعہ کے دروازے مانسون کے دوران سیاحوں کی حفاظت کیلئے بند کر دیئے گئے تھے اور یہ ہر سال کا معمول ہے۔ اب قلعہ کے اندرونی حصے میں بڑی مقدار میں اگنے والی گھاس اور چھوٹے موٹے درختوں کو ہٹانے کا کام محکمہ آثار قدیمہ نے شروع کر دیا ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ کے اسسٹنٹ کنزرویشن آفیسر بجرنگ ییلیکر نے بتایا کہ ستمبر کے آخری ہفتے یعنی ۲۶ ر تاریخ کے آس پاس قلعہ کو سیاحوں کے لیے کھولنے کا منصوبہ ہے۔ اس ضمن میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق قلعہ جنجیرہ تقریباً ۲۲ ر ایکڑ کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف تقریباً ۴۰ ر فٹ اونچی حفاظتی فصیل بنی ہوئی ہے۔ ہر سال ملک اور بیرون ملک سے لاکھوں سیاح اس تاریخی قلعہ کو دیکھنے آتے ہیں۔ مانسون کے دوران یہ قلعہ سیکورٹی وجوہات کی بنا پر کچھ دنوں کے لیے سیاحوں کیلئے بند کر دیا جاتا ہے۔ تین مہینوں کے مانسون کے موسم میں قلعہ کے اندر اور دیواروں کے اردگرد گھاس اور درختوں کی ایک بڑی مقدار اُگ جاتی ہے۔ کچھ جگہوں پر پودوں کی اونچائی پانچ سے چھ فٹ تک ہوتی ہے، جس سے رینگنے والے جانوروں کا داخل ہونا ممکن ہو سکتا ہے جس کے سبب سیاحوں کی حفاظت کا مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے۔ اس لیے محکمہ آثار قدیمہ نے قلعہ کے چاروں اطراف میں عملہ تعینات کر کے صفائی کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس وقت محکمہ آثار قدیمہ کے ملازم و قلعہ میں تعینات گارڈ کی رہنمائی میں ۱۰ ر سے زائد ملازمین صفائی مہم میں حصہ لے رہے ہیں۔ وقفے وقفے سے ہونے والی بارش کی وجہ سے کام میں تاخیر ہو رہی ہے۔ ییلیکر نے کہا کہ ضرورت کے مطابق صفائی کارکنوں کی تعداد میں اضافہ کر کے صفائی کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ صفائی اور حفاظتی کام مکمل ہونے کے بعد قلعہ کو سیاحوں کے لیے کھول دیا جائے گا۔

مساجد کو غیر قانونی بتا کر کارروائی کی مہم مناسب نہیں: مایاوتی

لکھنؤ: بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی نے اتر پردیش میں مساجد سمیت مذہبی مقامات کے خلاف جاری کارروائی پر ریاستی حکومت پر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ضلع سہارنپور کی مسجد سمیت پوری ریاست میں آباد مساجد کو مبینہ طور پر غیر قانونی قرار دے کر انہیں منہدم کرنے کی جو سرکاری مہم چل رہی ہے، وہ مناسب نہیں ہے۔ حکومت کو ایسے منفی حالات سے بچنے کے لیے اس پر فوری روک لگا کر حل کے دیگر طریقہ اختیار کرنے چاہئیں۔ مایاوتی نے ہفتہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کی گئی پوسٹ میں کہا کہ آئینی اور سیکولر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ تمام مذاہب کو ماننے والے لوگوں اور ان کے مذہبی مقامات کے یکساں طور پر احترام اور تحفظ کو یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام مذہب میں مساجد ہر روز عبادت اور دن میں کئی بار جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہم اور لازمی حصہ ہیں۔ اس لیے ہندوستانی روایت کے مطابق ان کا احترام کرنا ملک اور وسیع تر عوامی مفاد میں ضروری ہے۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ قواعد و قوانین کی مناسب پیروی کیے بغیر کسی بھی ملزم کا مکان منہدم کر کے اس کے پورے خاندان کو اجتماعی طور پر سزا دے کر بے گھر کرنے کی کارروائی سے لوگ کافی پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے معاملات میں بی ایس پی حکومت کی طرح 'قانون کے ذریعہ قانون کی حکمرانی' والا طرز عمل اپنانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں صرف حکومت ہی نہیں بلکہ عدالت کو بھی مناسب توجہ دینی چاہیے۔

دہلی میں تیز بارش کے دوران 9 پروازوں کا رخ تبدیل

نئی دہلی: دہلی-این سی آر میں جمعہ کی سہ پہر ہوئی شدید بارش کے باعث دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر 9 پروازوں کا رخ موڑنا پڑا، جبکہ 50 سے زائد پروازوں کی آمد و رفت میں تاخیر ہوئی۔ دہلی انٹرنیشنل ایئرپورٹ لمیٹڈ (ڈی آئی اے ایل) کے مطابق سہ پہر ساڑھے 3 بجے سے ساڑھے 4 بجے کے درمیان 9 پروازوں کو متبادل ہوائی اڈوں پر بھیجا گیا۔ ان میں 4، 4 پروازیں جے پور اور لکھنؤ، جبکہ ایک پرواز احمد آباد بھیجی گئی۔ دہلی ہوائی اڈے کی ویب سائٹ کے مطابق 50 سے زائد پروازوں کی آمد و رفت میں تاخیر کی اطلاع ہے۔ ایئر انڈیا، انڈیگو اور اکاسا نے بھی خراب موسم کے باعث دہلی سے اپنی کچھ پروازوں کے متاثر ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے مسافروں کو ہوائی اڈے روانہ ہونے سے پہلے پرواز کی تازہ صورتحال جانچنے کا مشورہ دیا ہے۔

'آپ ہمیشہ یاد آئیں گے بھیا..'، ریاستی وزیر سدیویہ کمار سونو کے اچانک انتقال پر جذباتی ہوئے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین

ہیمنت سورین نے کہا کہ 'سونو بھیا آپ کا چلے جانا میرے لیے ذاتی نقصان ہے۔ آپ کی کمی ہمیشہ محسوس ہوگی۔ آپ کی محبت، آپ کی جدوجہد اور جھارکھنڈ کے لیے آپ کی وابستگی کو میں زندگی بھر اپنے ساتھ لے کر چلوں گا' جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین اپنے قریبی ساتھی اور ریاستی حکومت کے وزیر سدیویہ کمار سونو کے اچانک انتقال سے غم زدہ ہیں۔ انہوں نے سونو کے انتقال کو اپنے لیے ذاتی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے جانے سے زندگی میں ایسی خلا پیدا ہوگئی ہے، جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کیے گئے اپنے جذباتی پیغام میں کہا کہ "دیر رات اپنے بڑے بھائی اور ہمارے پیارے سدیویہ کمار سونو جی کے انتقال کی افسوسناک خبر ملی۔ اس خبر کو قبول کر پانا میرے لیے انتہائی مشکل ہے۔ سونو بھیا کا چلے جانا میری زندگی میں ایسا خلا چھوڑ گیا ہے، جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔" ہیمنت سورین اپنی پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں کہ "سونو بھیا میرے لیے صرف ایک سینئر ساتھی یا سیاسی رفیق نہیں تھے۔ وہ بڑے بھائی کی طرح تھے، محبت دینے والے، رہنمائی کرنے والے اور ہر مشکل وقت میں مضبوطی سے ساتھ کھڑے رہنے والے۔ ان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات اور ان سے ملی سیکھ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی۔" ان کے مطابق جھارکھنڈ تحریک کے دور سے ہی وہ آنجہانی بابا دِشوم گرو جی کے ساتھ پوری وفاداری اور مضبوطی سے کھڑے رہے۔ جھارکھنڈ مکتی مورچہ کے ایک مخلص سپاہی کی حیثیت سے انہوں نے اپنی پوری زندگی جھارکھنڈ کی شناخت، حقوق اور خودداری کی لڑائی کے لیے وقف کر دی۔ جھارکھنڈ کے تئیں ان کی وابستگی اور ان کا جدوجہد کرنے والا جذبہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے پوسٹ میں یہ بھی لکھا کہ "آج انہیں یاد کرتے ہوئے دل بار بار یہی سوچتا ہے کہ زندگی کتنی عارضی ہے۔ کل تک جو آواز ہمارے درمیان تھی، آج وہ صرف یادوں میں رہ گئی ہے۔ سونو بھیا، آپ کا چلے جانا میرے لیے ذاتی نقصان ہے۔ آپ کی کمی ہمیشہ محسوس ہوگی۔ آپ کی محبت، آپ کی جدوجہد اور جھارکھنڈ کے لیے آپ کی وابستگی کو میں زندگی بھر اپنے ساتھ لے کر چلوں گا۔

کانگریس میں بڑی تنظیمی تبدیلی، سچن پائلٹ کو پنجاب اور بھوپیش بگھیل کو آسام کی ذمہ داری

سچن پائلٹ کے سامنے پنجاب میں سب سے بڑا چیلنج پارٹی کے مختلف گروپوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانا ہوگا۔

نئی دہلی: کانگریس ہائی کمان نے پنجاب میں جاری اندرونی اختلافات اور گروہ بندی کے درمیان پارٹی تنظیم میں بڑا پھیر بدل کرتے ہوئے سچن پائلٹ کو پنجاب کانگریس کا نیا انچارج مقرر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سابق چھتیس گڑھ وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل کو پنجاب کے انچارج کے عہدے سے ہٹا کر آسام کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ پارٹی کا یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پنجاب کانگریس میں ریاستی قیادت، سابق وزیر اعلیٰ چرن جیت سنگھ چنی اور پردیش کانگریس صدر امریندر سنگھ راجا وڑنگ کے درمیان اختلافات مسلسل خبروں میں ہیں۔ آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر کانگریس قیادت کے لیے ریاستی تنظیم میں اتحاد قائم رکھنا ایک بڑا چیلنج بنا ہوا ہے۔ راجستھان کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر سچن پائلٹ کو اب پنجاب کا اے آئی سی سی جنرل سکریٹری انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ پارٹی قیادت کو امید ہے کہ پائلٹ کی نئی ذمہ داری سے پنجاب یونٹ میں جاری اختلافات کو کم کرنے اور تنظیم کو متحد کرنے میں مدد ملے گی۔ پنجاب اس وقت کانگریس کے لیے سیاسی اعتبار سے انتہائی اہم ریاست ہے، جہاں آنے والے اسمبلی انتخابات کے لیے تمام بڑی سیاسی جماعتوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ [illegible] میں بگھیل پنجاب میں راہل گاندھی کے مجوزہ دورے کی تیاریوں میں بھی سرگرم تھے۔ 3 ستمبر کو پنجاب کانگریس کے اہم رہنماؤں نے راہل گاندھی کے دورے کے روٹ اور پروگرام سے متعلق منصوبہ ان کی ٹیم کے سامنے پیش کیا تھا۔ پنجاب کانگریس میں اختلافات گزشتہ کئی ماہ سے پارٹی قیادت کے لیے تشویش کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ چرن جیت سنگھ چنی کے حامی دھڑے کی جانب سے ریاستی کانگریس صدر امریندر سنگھ راجا وڑنگ کی قیادت پر سوال اٹھائے جاتے رہے ہیں۔ جولائی میں بھی پارٹی کے اندر موجود اختلافات کے حوالے سے بگھیل نے متعدد ناراض رہنماؤں سے ملاقات کی تھی۔ اختلافات کی ایک بڑی وجہ ریاستی تنظیم میں قیادت اور سیاسی فیصلوں سے متعلق ناراضی بتائی گئی تھی۔ اگست میں لدھیانہ میں کانگریس کی ایک تنظیمی میٹنگ کے دوران کارکنوں کی جانب سے بگھیل کے خلاف نعرے بازی اور احتجاج بھی ہوا تھا، جس نے پارٹی کے اندرونی اختلافات کو مزید نمایاں کر دیا تھا۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی کے ستمبر میں پنجاب کے ممکنہ دورے سے قبل پارٹی نے یہ بڑا تنظیمی فیصلہ کیا ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق قیادت پنجاب میں گروپ بندی ختم کر کے انتخابی تیاریوں پر توجہ مرکوز کرنا چاہتی ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ساتوک۔چراغ نے پہلی بار جیتا چائنا ماسٹرز کا خطاب

فائنل میں چینی جوڑی کو دی شکست،تقریباً70 منٹ تک چلے سنسنی خیز مقابلے میں جی ٹنگ اور رین شیانگ یو کو 11-21، 21-13، 21-17 سے ہرایا۔

تقریباً70 منٹ تک چلے سنسنی خیز مقابلے میں جی ٹنگ اور رین شیانگ یو کو 11-21، 21-13، 21-17 سے ہرایا۔
ہندوستان کے ساتوک سائراج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی کی جوڑی نے اتوار کو بی ڈبلیو ایف سپر 750 ٹورنامنٹ چائنا ماسٹرز میں پہلی بار مینز ڈبلز کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ فائنل میں ساتوک-چراغ نے چین کے جی ٹنگ اور رین شیانگ یو کی جوڑی کو 11-21، 21-13، 21-17 سے شکست دے کر ٹائٹل جیتا۔ ساتوک۔ چراغ کی جوڑی اس ٹورنامنٹ میں 2023 اور 2025 میں رنراپ رہی تھی، جبکہ 2024 میں وہ سیمی فائنل تک پہنچی تھی۔ گزشتہ ماہ نئی دہلی میں منعقدہ بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ میں یہ جوڑی اپنا تیسرا میڈل جیتنے سے محروم رہی تھی اور کوارٹر فائنل میں شکست کے بعد ٹورنامنٹ سے باہر ہوگئی تھی۔ بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور پر یہ ساتوک اور چراغ کا 10 واں خطاب ہے۔ رواں سال یہ ان کا دوسرا سپر 750 ٹائٹل اور مجموعی طور پر چوتھا خطاب ہے۔ ایشین گیمز کے موجودہ مینز ڈبلز چیمپئن ساتوک اور چراغ اس ٹورنامنٹ کے 2005 میں آغاز کے بعد اسے جیتنے والے پہلے ہندوستانی کھلاڑی بن گئے ہیں۔ یہ 2026 میں اس جوڑی کا بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور کا تیسرا فائنل تھا۔ مئی میں دونوں تھائی لینڈ اوپن میں رنراپ رہے تھے، جبکہ اسی ماہ بعد میں انہوں نے سنگاپور اوپن کا خطاب جیتا تھا۔ جی ٹنگ اور رین شیانگ یو نے شاندار آغاز کرتے ہوئے 5-0 کی برتری حاصل کی اور ہندوستانی جوڑی پر دباؤ بنا دیا۔ ساتوک اور چراغ نے واپسی کی کوشش کی، لیکن چینی کھلاڑی وقفے تک 11-5 سے آگے رہے اور کھیل پر اپنا دباؤ برقرار رکھا۔ چینی جوڑی نے صرف 18 منٹ میں پہلا گیم 21-11 سے جیت لیا۔ دوسرے گیم کا آغاز بھی چین کے حق میں ہوا اور چینی کھلاڑیوں نے 2-0 کی برتری حاصل کرلی۔ تاہم ساتوک اور چراغ نے شاندار واپسی کرتے ہوئے اسکور 3-3 اور پھر 6-6 سے برابر کردیا۔ اس کے بعد ہندوستانی جوڑی نے کھیل پر کنٹرول حاصل کرلیا اور وقفے تک 11-7 سے آگے ہوگئی۔ زبردست اسماش کی مدد سے ساتوک-چراغ نے اپنی برتری 17-11 تک پہنچادی۔ ہندوستانی جوڑی نے چینی کھلاڑیوں کی واپسی کی کوششوں کو ناکام بناتے ہوئے دوسرا گیم 21-13 سے جیت لیا اور مقابلے کو فیصلہ کن گیم تک پہنچا دیا۔ فیصلہ کن گیم میں چینی کھلاڑیوں نے ایک بار پھر مضبوط آغاز کیا اور 4-0 کی برتری حاصل کرلی۔ ساتوک اور چراغ نے ہمت نہیں ہاری اور اسکور 7-7 سے برابر کردیا۔ وقفے تک ہندوستانی جوڑی نے 11-9 کی برتری حاصل کرلی۔ اس کے بعد دونوں جوڑیوں کے درمیان سخت مقابلہ جاری رہا۔ ساتوک اور چراغ نے اپنا حوصلہ اور تحمل برقرار رکھا اور آخر میں مسلسل 4 پوائنٹس حاصل کرتے ہوئے فیصلہ کن گیم 21-17 سے اپنے نام کرلیا۔ اس طرح 70 منٹ تک جاری رہنے والے سنسنی خیز فائنل میں ساتوک-چراغ نے چینی جوڑی کو 2-1 سے شکست دے کر پہلی بار چائنا ماسٹرز کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ ہندوستان کی اسٹار بیڈمنٹن جوڑی ساتوک سائی راج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی نے تاریخ رقم کرتے ہوئے پہلی بار چائنا ماسٹرز سپر 750 کا خطاب اپنے نام کرلیا ہے۔ 6 ستمبر 2026 کو کھیلے گئے اس سنسنی خیز فائنل میں ہندوستانی جوڑی نے شاندار واپسی کرتے ہوئے چین کے ہی زی ٹنگ اور رین ژیانگ یو کو شکست دی۔ پہلا گیم 11-21 سے ہارنے کے بعد، ساتوک اور چراغ نے زبردست واپسی کی اور اگلے دونوں گیمز 21-13 اور 21-17 سے جیت کر میچ اپنے نام کیا۔ وہ 2005 میں اس ٹورنامنٹ کے آغاز کے بعد سے چائنا ماسٹرز کا خطاب جیتنے والی پہلی ہندوستانی جوڑی بن گئے ہیں۔ اس سے قبل یہ جوڑی 2023 اور 2025 کے ایڈیشنز میں فائنل تک پہنچی تھی لیکن رنراپ رہی تھی۔ اس بار انہوں نے فائنل کا جینکس توڑ دیا۔

پاکستانی کھلاڑیوں کے فون ضبط!

پی سی بی کے اقدام سے ہلچل،فکسنگ کی بحث کیوں شروع ہوئی؟

پاکستان کرکٹ ٹیم ان دنوں انگلینڈ کے دورے پر ہے،لیکن میدان کے بجائے ٹیم سے متعلق ایک فیصلہ زیادہ زیر بحث آگیا ہے۔ اجبسٹن میں سیریز کا تیسرا اور آخری ٹیسٹ شروع ہونے سے قبل پاکستان کرکٹ بورڈ (PCB) نے ٹیم کے کچھ کھلاڑیوں کے موبائل فون اپنے قبضے میں لے لیے ہیں۔ ایسا کیوں کیا گیا؟۔ انگلینڈ کے دورے پر موجود پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کچھ کھلاڑیوں کے موبائل فون پاکستان کرکٹ بورڈ (PCB) نے

اپنے قبضے میں لے لیے ہیں۔ آئیے جانتے ہیں کہ بورڈ نے یہ قدم کیوں اٹھایا اور فون ضبط کیے جانے کے بعد میچ فکسنگ کی بحث کیوں شروع ہوگئی۔ پاکستانی کھلاڑیوں کے موبائل فون پی سی بی نے لیے قبضے میں PCB نے بھی اب تک کسی طرح کی بدعنوانی کی تحقیقات کی تصدیق نہیں کی ہے۔ اس لیے فون ضبط کیے جانے کو براہ راست فکسنگ یا سٹے بازی سے جوڑنا فی الحال قیاس آرائی ہی ہوگی۔ بین الاقوامی کرکٹ میں موبائل فون کے استعمال سے متعلق ICC کے قوانین پہلے ہی کافی سخت ہیں۔ میچ کے دوران ڈریسنگ روم اور دیگر ممنوعہ علاقوں میں کھلاڑیوں اور سپورٹ اسٹاف کو موبائل فون یا مواصلاتی آلات استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ایسے علاقوں میں داخل ہونے سے قبل فون جمع کرانے ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد کھلاڑیوں کے غیر مجاز رابطے کو روکنا اور میچ کی شفافیت برقرار رکھنا ہے۔ تاہم، کسی میچ کے دوران فون جمع کرانے اور کئی دنوں تک بورڈ کے پاس فون رکھے جانے میں فرق ہے۔ ICC کے اینٹی کرپشن قوانین کے تحت اگر کسی مجاز افسر کے پاس کسی ڈیوائس میں تحقیقات سے متعلق معلومات موجود ہونے کی معقول بنیاد ہو تو وہ فون یا اس میں موجود ڈیٹا فراہم کرنے کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ اس میں کال ریکارڈ، پیغامات، چیٹس، تصاویر، ویڈیوز اور دیگر الیکٹرانک معلومات شامل ہوسکتی ہیں۔ ضرورت پڑنے پر ڈیوائس کا پاس کوڈ بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔ فی الحال PCB کی جانب سے اس اقدام کی حتمی وجہ واضح نہیں کی گئی ہے۔ اس لیے جب تک بورڈ کی طرف سے باضابطہ وضاحت سامنے نہیں آتی، فون ضبط کیے جانے اور فکسنگ کے درمیان کسی براہ راست تعلق کے بارے میں حتمی نتیجہ نکالنا مناسب نہیں ہوگا۔ پاکستان کرکٹ ٹیم ان دنوں انگلینڈ کے دورے پر ہے۔

ویمنس ایشیا کپ: ہندوستان نے پاکستان کو ۷ وکٹوں سے دی پٹخنی

ہرمن پریت بریگیڈ نے سیمی فائنل میں بنائی جگہ

پہلے بلے بازی کرنے اتری پاکستانی ٹیم 18.1 اوورس میں صرف 55 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی تھی، جو پاکستانی ٹیم کا ٹی-20 انٹرنیشنل میں سب سے کم اسکور رہا۔ 56 رنز کا ہدف ہندوستانی ٹیم نے بڑی آسانی سے حاصل کرلیا۔ ہرمن پریت کور کی قیادت والی ہندوستانی ٹیم نے 'ویمنس ایشیا کپ 2026' کے نویں مقابلے میں پاکستان کو آج بہ آسانی 7 وکٹوں سے پٹخنی دے دی۔ پہلے بلے بازی کرنے کے بعد پاکستان کی ٹیم 18.1 اوورس میں صرف 55 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی تھی، جو پاکستانی ٹیم کا ٹی-20 انٹرنیشنل میں سب سے کم اسکور رہا۔ 56 رنز کا ہدف ہندوستانی ٹیم نے بڑی آسانی سے حاصل کرلیا۔ ہدف کے تعاقب کے لیے اتری ہندوستانی ٹیم نے 8.4 اوور یعنی 52 گیندوں میں ہی جیت حاصل کرلی۔ اس چھوٹے سے ہدف کے تعاقب میں ہندوستان کے لیے کپتان ہرمن پریت کور نے 18 گیندوں میں 18 رنز کی سب سے بڑی اننگز کھیلی، جس میں 1 چوکا اور 1 چھکا شامل رہا۔ اس دوران پاکستان کے لیے کپتان فاطمہ نے 3 وکٹیں لیں۔ ویمنس ٹی-20 انٹرنیشنل میں پاکستان کے خلاف ہندوستان کی یہ 15 ویں جیت رہی۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستانی ٹیم سیمی فائنل میں داخل ہوگئی ہے۔ ہدف کے تعاقب میں ہندوستانی ٹیم بالکل پُرسکون نظر آئی۔ اوپننگ کے لیے اتری شفالی ورما نے پہلی گیند پر چھکا لگا کر ہدف کے تعاقب کا آغاز کیا۔ تاہم وہ زیادہ بڑی اننگز نہیں کھیل سکیں۔ انہوں نے 6 گیندوں میں 1 چوکے اور 1 چھکے کی مدد سے 12 رنز بنائے۔ 13 رنز پر پہلا وکٹ گرا۔ ٹیم کو دوسرا جھٹکا 18 رنز پر پرتیکا راول کی شکل میں لگا، جنہوں نے 3 گیندوں میں 1 چوکے کی مدد سے 4 رنز بنائے۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد اسمرتی مندھانا 11 گیندوں میں 2 چوکوں کی مدد سے 9 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئیں۔ اس طرح ہندوستان کا تیسرا وکٹ گرا۔ اس کے بعد ہرمن پریت اور دیپتی شرما نے چوتھے وکٹ کے لیے 28 گیندوں میں 28 رنز کی شراکت داری کر کے ٹیم کو جیت کی لکیر پار کرا دی۔ دیپتی نے 12 رنز کی اننگز کھیلی۔ میچ میں پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ٹیم کا یہ فیصلہ بالکل غلط ثابت ہوا۔ پاکستانی ٹیم نے 27 رنز پر پہلا وکٹ گنوایا، اور پھر اس کے بعد ٹیم 55 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ یعنی اگلے 28 رنز پر ٹیم کے 9 وکٹ گر گئے۔ اوپننگ کے لیے اتری شوال ذوالفقار نے 14 رنز کی سب سے بڑی اننگز کھیلی، جس میں 3 چوکے شامل رہے۔ ساتھی سلامی بلے باز منیبہ علی نے 13 رنز بنائے۔ اس کے علاوہ باقی 9 بلے باز دہائی کا ہندسہ بھی عبور نہیں کرسکیں۔ پہلی اننگ میں ہندوستان کے لیے شری چرنی اور پریما راوت نے سب سے زیادہ 3-3 وکٹیں لیں۔ دیگر گیند بازوں میں دیپتی شرما نے 2 وکٹیں اور شفالی ورما نے 1 وکٹ اپنے نام کی۔ چرنی نے 4 اوور میں 7 رنز، پریما نے 4 اوور میں 9 رنز، دیپتی نے 3.1 اوور میں 5 رنز اور شفالی نے 3 اوور میں 10 رنز خرچ کیے۔

اے ایچ ایف جونیئر ایشیا کپ، بھارتی ٹیم کی مسلسل دوسری فتح

ملائیشیا کو یکطرفہ مقابلے میں 11-1 سے دی شکست

جنوبی کوریا کے خلاف پہلے میچ میں 4-1 سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد بھارت نے ملائیشیا کے خلاف اس سے بھی زیادہ شاندار کارکردگی پیش کی۔ میچ کے آغاز ہی سے بھارتی ٹیم کا اٹیک زبردست رہا۔ سات بھارتی کھلاڑیوں نے اسکور شیٹ پر اپنا نام درج کرایا۔ بھارت کی جونیئر خواتین ہاکی ٹیم نے اے ایچ ایف جونیئر ایشیا کپ 2026 میں مسلسل دوسری کامیابی حاصل کرلی۔ ٹیم نے اپنے دوسرے ایلیٹ پول میچ میں ملائیشیا کو 11-1 سے شکست دی۔ دفاعی چیمپئن بھارت نے پورے میچ کے دوران شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے حریف ٹیم پر مکمل غلبہ برقرار رکھا۔ جنوبی کوریا کے خلاف پہلے میچ میں 4-1 سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد بھارت نے ملائیشیا کے خلاف اس سے بھی زیادہ شاندار کارکردگی پیش کی۔ میچ کے آغاز ہی سے بھارتی ٹیم کا اٹیک زبردست رہا۔ سات بھارتی کھلاڑیوں نے اسکور شیٹ پر اپنا نام درج کرایا۔ دفاعی چیمپئن نے فیلڈ گول کے ساتھ ساتھ سیٹ پیس کے ذریعے بھی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بھارت نے میچ کا آغاز انتہائی شاندار انداز میں کیا۔ ٹیم کو برتری حاصل کرنے میں صرف ایک منٹ لگا، جب پوجا ساہو نے پنالٹی اسٹروک پر گول کرکے اسکور 1-0 کردیا۔ اس کے بعد چوتھے منٹ میں پریمہ یادو نے دوسرا گول داغا، جبکہ آٹھویں منٹ میں بنیمہ دھن نے پنالٹی کارنر کو گول میں تبدیل کرکے بھارت کی برتری 3-0 کردی۔ بھارتی ٹیم کا حملہ یہیں نہیں رکا۔ 14ویں منٹ میں کرشنا شرما نے ایک اور گول کرکے برتری مزید مضبوط کردی۔ دوسرے کوارٹر میں بھی بھارت کا غلبہ برقرار رہا۔ پریمہ یادو نے 17ویں منٹ میں پنالٹی کارنر کے ذریعے اپنا دوسرا گول کیا، جبکہ سکھویر کور اور گیتا یادو نے بالترتیب 21ویں اور 28ویں منٹ میں گول کرکے بھارت کو 7-0 کی بڑی برتری دلادی۔ ملائیشیا کی ٹیم بھارتی کھلاڑیوں کے مسلسل حملوں کا جواب دینے میں ناکام رہی۔ بھارتی ٹیم نے پہلے ہاف میں شاندار کھیل پیش کیا اور ہاف ٹائم تک 7-0 کی برتری کے ساتھ مقابلے پر مکمل گرفت برقرار رکھی۔ آخرکار 38ویں منٹ میں نور محمد نے ملائیشیا کے لیے ایک گول کیا، لیکن اس سے میچ کی صورت حال پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ بھارت نے جلد ہی اپنی گرفت دوبارہ مضبوط کرلی، جب 42ویں منٹ میں پوجا نے ایک اور پنالٹی اسٹروک کو گول میں تبدیل کرکے اپنا دوسرا گول مکمل کیا۔ ایک منٹ بعد سانیکا چندرکانت مانے نے گول کرکے بھارت کا اسکور 9-1 کردیا۔ کامیابی تقریباً یقینی ہونے کے باوجود بھارتی ٹیم کے حملے جاری رہے۔ 53ویں منٹ میں گیتا نے پنالٹی کارنر سے اپنا دوسرا گول کیا۔

نیٹ فلکس ٹرمپ کے ترکی میں خفیہ طیارہ تبدیل کرنے پر ڈاکیومنٹری جاری کرے گا

یہ ڈاکیومنٹری ۴/ستمبر ۲۰۲۶ء کو نیٹ فلکس پر ریلیز ہوگئی

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ترکی سے واپسی کے دوران خفیہ طور پر طیارہ تبدیل کرنے کا حیران کن واقعہ اب نیٹ فلکس کی نئی ڈاکیومنٹری The Instadocs: Decoy Plane کا موضوع بن گیا ہے۔ یہ ڈاکیومنٹری ۴/ستمبر ۲۰۲۶ء کو نیٹ فلکس پر ریلیز ہوگی۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ترکی سے واپسی کے دوران خفیہ طور پر طیارہ تبدیل کرنے کا حیران کن واقعہ اب نیٹ فلکس کی نئی ڈاکیومنٹری "The:Instadocs Decoy Plane" کا موضوع بن گیا ہے۔ یہ ڈاکیومنٹری ۴/ستمبر ۲۰۲۶ء کو نیٹ فلکس پر ریلیز ہوگی۔ خطرہ اتنا سنجیدہ سمجھا گیا کہ سکریٹ سروس نے آخری لمحات میں صدر کا طیارہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا۔ رپورٹس کے مطابق ٹرمپ کے اصل طیارے کو ممکنہ ہدف بنائے جانے کا خدشہ تھا۔ تاہم اس آپریشن سے متعلق مکمل انٹیلی جنس تفصیلات عوامی طور پر ظاہر نہیں کی گئی ہیں۔ اس واقعہ کا سب سے حیران کن پہلو یہ تھا کہ ٹرمپ کے ساتھ سفر کرنے والے متعدد صحافیوں کو بھی طیارہ تبدیل کیے جانے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ وہ اسی بڑے طیارے میں موجود رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ صدر بھی ان کے ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ کچھ اعلیٰ حکام بھی ڈیکائے فلائٹ پر موجود تھے جبکہ ٹرمپ کے ساتھ مخصوص سکیوریٹی اور حکومتی اہلکار دوسرے طیارے میں گئے تھے۔ یہ واقعہ ۸/جولائی ۲۰۲۶ء کو ترکی میں نیٹو سربراہی اجلاس کے بعد پیش آیا۔ ٹرمپ کو عوام اور میڈیا کے سامنے ایئرفورس وَن میں سوار ہوتے ہوئے دیکھا گیا، لیکن وہ دراصل اسی طیارے سے امریکہ واپس نہیں گئے۔ رپورٹس کے مطابق ٹرمپ کو طیارے سے خفیہ طور پر ایک ایئرپورٹ کیٹرنگ ٹرک کے ذریعے باہر نکالا گیا۔ اس کے بعد انہیں ایک چھوٹے C-32A فوجی طیارے میں منتقل کردیا گیا، جبکہ ایئرفورس وَن نما بڑا طیارہ بطور ڈیکائے (Decoy) روانہ ہوگیا۔ امریکی حکام کے مطابق ٹرمپ کی سکیوریٹی ٹیم کو ایک مبینہ ایرانی میزائل خطرے کی اطلاع ملی تھی۔ ذرائع نے بتایا کہ "The Decoy Plane:Instadocs" اس پورے آپریشن کو ان صحافیوں اور سابق سکیوریٹی اہلکاروں کے نقطہ نظر سے پیش کرے گی جو اس واقعہ سے براہ راست یا بالواسطہ طور پر وابستہ تھے۔ ڈاکیومنٹری میں روئٹرس کے وہائٹ ہاؤس رپورٹر گرام سلیٹری، اسوسی ایٹڈ پریس کے فوٹوگرافر الیکس، صحافی کیرول لیننگ، واشنگٹن پوسٹ کے رپورٹر ڈین لیموتی، سابق سکریٹ سروس ایجنٹ رابرٹ میک ڈونالڈ اور سابق ایئرفورس وَن عملے کی رکن وانڈا جوئل کے انٹرویوز شامل ہیں۔

بگ باس ۲۰ میں منوج تیواری کی بیٹی کی انٹری،سلمان خان نے دی خاص نصیحت

سلمان خان نے پرومو میں 'بگ باس ۴' کے دوران منوج تیواری اور ڈولی بندرا کے درمیان انڈوں کو لے کر ہوئی مشہور لڑائی کا بھی ذکر کیا

ممبئی: سلمان خان نے پرومو میں 'بگ باس 4' کے دوران منوج تیواری اور ڈولی بندرا کے درمیان انڈوں کو لے کر ہوئی مشہور لڑائی کا بھی ذکر کیا۔ اس وقت منوج ناشتے میں آملیٹ کھانا چاہتے تھے، جبکہ ڈولی بندرا چاہتی تھیں کہ وہ پہلے بچا ہوا کھانا ختم کریں۔ اسی بات پر دونوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا تھا۔ سلمان خان کی میزبانی والے ریئلٹی ٹی وی شو 'بگ باس 20' کا پریمیئر 6 ستمبر کی شام ہونے جارہا ہے۔ شو کے آغاز سے قبل میکرز نے ایک نیا پرومو جاری کیا ہے، جس میں سیزن 4 کے کنٹسٹنٹ رہ چکے اداکار اور سیاست داں منوج تیواری نظر آرہے ہیں۔ تاہم اس بار وہ مقابلے میں حصہ لینے نہیں آئے ہیں۔ ان کی جگہ ان کی بیٹی اور موسیقار ریتی تیواری شو کا حصہ بنیں گی۔ سوشل میڈیا پر سلمان خان اور منوج تیواری کی بیٹی کا ایک دلچسپ پرومو وائرل ہورہا ہے، جس میں سپر اسٹار ریتی کو ایک خاص نصیحت کرتے نظر آرہے ہیں۔ 'بگ باس 20' کے نئے پرومو سے واضح ہوتا ہے کہ ریتی اس شو میں کنٹسٹنٹ کے طور پر نظر آنے والی ہیں۔ پرومو کا آغاز منوج تیواری کے اسٹیج پر گانا گانے سے ہوتا ہے۔ سلمان خان ان سے مذاق کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ دوبارہ شو میں آنا چاہتے ہیں؟ اس پر اداکار اور سیاست داں کہتے ہیں کہ وہ صرف اپنی بیٹی ریتی کو چھوڑنے آئے ہیں۔ اس کے بعد موسیقار ریتی اسٹیج پر آتی ہیں اور پرفارمنس دیتی ہیں۔ سلمان خان ریتی کو نصیحت دیتے ہوئے کہتے ہیں، "گھر کے اندر انڈوں کو لے کر کبھی لڑائی مت کرنا، یہ باپ پر مت جانا۔" اس پر منوج تیواری کی بیٹی بھی جواب دیتی ہیں، "میرے باپ پر آنا نہیں۔" یہ سن کر منوج مسکراتے ہوئے اپنا چہرہ چھپا لیتے ہیں۔ جواب میں ریتی بھی اپنے والد سے جڑا ایک مذاق کرتی ہیں، جس پر ان کے والد اور سلمان خان دونوں ہنس پڑتے ہیں۔ پرومو شیئر کرتے ہوئے میکرز نے کیپشن میں لکھا کہ تیواری کی وراثت کو آگے بڑھانے کے لیے ریتی تیواری 'بگ باس' میں آرہی ہیں۔ سلمان خان نے پرومو میں 'بگ باس 4' کے دوران منوج تیواری اور ڈولی بندرا کے درمیان انڈوں کو لے کر ہوئی مشہور لڑائی کا بھی ذکر کیا۔ اس وقت منوج ناشتے میں آملیٹ کھانا چاہتے تھے، جبکہ ڈولی بندرا چاہتی تھیں کہ وہ پہلے بچا ہوا کھانا ختم کریں۔ اسی بات پر دونوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا تھا۔ اس دوران منوج نے کہا تھا، "کچن کسی کے باپ کا نہیں ہے۔" اس پر ڈولی بندرا نے جواب دیا تھا، "باپ پر مت بولنا۔" 'بگ باس' کی تاریخ میں یہ واقعہ آج بھی یاد کیا جاتا ہے۔

سوَرا بھاسکر کا وضاحتی بیان: "میں نے رانی پدماوتی کو کبھی بزدل نہیں کہا"

بالی ووڈ اداکارہ سوَرا بھاسکر نے فلم "پدماوت" کے جوہر منظر پر اپنے حالیہ بیان کے بعد پیدا ہونے والے تنازع پر وضاحت جاری کردی ہے

بالی ووڈ اداکارہ سوَرا بھاسکر نے فلم "پدماوت" کے جوہر منظر پر اپنے حالیہ بیان کے بعد پیدا ہونے والے تنازع پر وضاحت جاری کردی ہے۔ سوَرا نے کہا ہے کہ ان کے بیان کو غلط انداز میں ترجمہ کرکے سوشل میڈیا پر پھیلایا گیا اور انہوں نے کبھی بھی رانی پدماوتی یا جوہر کرنے والی خواتین کو "بزدل" نہیں کہا۔ بالی ووڈ اداکارہ سوَرا بھاسکر نے فلم "پدماوت" کے جوہر منظر پر اپنے حالیہ بیان کے بعد پیدا ہونے والے تنازع پر وضاحت جاری کردی ہے۔ سوَرا نے کہا ہے کہ ان کے بیان کو غلط انداز میں ترجمہ کرکے سوشل میڈیا پر پھیلایا گیا اور انہوں نے کبھی بھی رانی پدماوتی یا جوہر کرنے والی خواتین کو "بزدل" نہیں کہا۔ سوَرا نے ۳۱/اگست کو دہلی کے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں منعقدہ "لائف، ویمن، فریڈم" پروگرام میں شرکت کی تھی۔ اس دوران انہوں نے ۲۰۱۸ء میں سنجے لیلا بھنسالی کی فلم "پدماوت" دیکھنے کے بعد لکھے گئے اپنے کھلے خط کا حوالہ دیا اور فلم کے آخری حصے میں دکھائے گئے جوہر کے منظر پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ ان کے خطاب کی ایک ویڈیو کلپ سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی، جس کے بعد کچھ لوگوں نے یہ الزام لگایا کہ سوَرا نے رانی پدماوتی اور جوہر کرنے والی خواتین کو "کائر" یا بزدل قرار دیا ہے۔ اس پر انہیں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ سوَرا نے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو جاری کرکے کہا کہ ان کے الفاظ کا مکمل طور پر غلط ترجمہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کا مقصد رانی پدماوتی یا جوہر کرنے والی خواتین کو بزدل کہنا نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر لوگ ان کے خیالات سے اختلاف کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تنقید کرنے کا حق ہے، لیکن کم از کم ان کے اصل بیان کو سمجھ کر تنقید کی جائے۔ سوَرا کے مطابق ان کا سوال جوہر کرنے والی خواتین کی ذاتی بہادری یا بزدلی کے بارے میں نہیں بلکہ فلم کے ممکنہ سماجی پیغام کے بارے میں تھا۔ انہوں نے کہا کہ "پدماوت" کا جوہر منظر انہیں اس بات پر سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ اگر کسی عورت کے ساتھ جنسی زیادتی ہو تو کیا اس کی زندگی ختم ہوجانی چاہیے، یا اسے زندہ رہنے کا پورا حق حاصل ہے۔ سوَرا نے خاص طور پر اس تصور پر اعتراض کیا کہ عورت کی جسمانی یا جنسی پاکیزگی کو اس کی زندگی سے زیادہ قیمتی سمجھا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ جنسی زیادتی سے بچ جانے والی خواتین کو یہ پیغام نہیں ملنا چاہیے کہ زندہ بچ جانا کسی طرح شرم یا ناکامی کی بات ہے۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے کہ سوَرا بھاسکر نے "پدماوت" کے جوہر منظر پر سوال اٹھایا ہو۔ فلم کی ریلیز کے بعد انہوں نے سنجے لیلا بھنسالی کو ایک کھلا خط لکھا تھا، جس میں انہوں نے فلم کے آخری منظر اور خواتین کی جانب سے جوہر کے فیصلے کی پیشکش پر اعتراض کیا تھا۔ ان کا بنیادی سوال یہ تھا کہ کیا کسی عورت کی عزت کو اس کی زندگی سے جوڑنا درست ہے، خاص طور پر ایسے معاشرے میں جہاں جنسی تشدد آج بھی ایک سنگین مسئلہ ہے۔ سوَرا کے تازہ بیان کے بعد "پدماوت" میں جوہر کی عکاسی، تاریخی واقعات کی فلمی پیشکش اور خواتین کے وقار و زندگی کے حوالے سے ایک نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ ناقدین کا ایک حلقہ سوَرا کے مؤقف کو تاریخی تناظر سے متصادم قرار دے رہا ہے، جبکہ ان کے حامی اسے جنسی تشدد سے بچ جانے والی خواتین کے حقِ زندگی کے تناظر میں دیکھ رہے ہیں۔

بگ باس کے میزبانوں کی فیس نے مچایا تہلکہ،سلمان خان سب سے مہنگے

مشہور ریئلیٹی شو "بگ باس" ایک بار پھر ناظرین کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ اس مرتبہ بگ باس ہندی کے ساتھ ساتھ بگ باس تمل، بگ باس تیلگو، بگ باس کنڑ، بگ باس ملیالم اور بنگلہ کے سیزنز بھی خبروں میں ہیں۔ جہاں شو میں ہونے والے جھگڑوں، محبت، تنازعات اور دلچسپ انکشافات کو لے کر شائقین میں جوش ہے، وہیں مختلف زبانوں میں شو کی میزبانی کرنے والے بڑے ستاروں کی فیس بھی خاصی توجہ حاصل کررہی ہے۔ مشہور ریئلیٹی شو "بگ باس" ایک بار پھر ناظرین کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ اس مرتبہ بگ باس ہندی کے ساتھ ساتھ بگ باس تمل، بگ باس تیلگو، بگ باس کنڑ، بگ باس ملیالم اور بنگلہ کے سیزنز بھی خبروں میں ہیں۔ جہاں شو میں ہونے والے جھگڑوں، محبت، تنازعات اور دلچسپ انکشافات کو لے کر شائقین میں جوش ہے، وہیں مختلف زبانوں میں شو کی میزبانی کرنے والے بڑے ستاروں کی فیس بھی خاصی توجہ حاصل کررہی ہے۔ دستیاب میڈیا رپورٹس کے مطابق میزبانوں کو ملنے والے معاوضے میں خاصا فرق ہے، تاہم ان میں سے کسی بھی فیس کی باضابطہ تصدیق متعلقہ میکرز یا میزبانوں کی جانب سے نہیں کی گئی ہے۔ بگ باس ہندی کی میزبانی ایک مرتبہ پھر بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان کررہے ہیں۔ سلمان خان نے سیزن ۴ سے اس شو کی میزبانی کا آغاز کیا تھا اور سیزن ۱۹ تک وہ اس کی سب سے نمایاں شناخت رہے۔ رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۵ء تک سلمان خان کو فی ایپی سوڈ تقریباً ۸ سے ۱۰ کروڑ روپے معاوضہ ملتا تھا، جبکہ بگ باس ۱۳ کے دوران ان کی فیس بڑھ کر تقریباً ۱۳ سے ۱۵ کروڑ روپے فی ایپی سوڈ تک پہنچ گئی تھی۔ اس سیزن میں ان کی مجموعی فیس ۴۵۰ کروڑ روپے سے زیادہ بتائی گئی تھی۔ اب بگ باس ۲۰ کے لیے سلمان خان کو ہر ویک اینڈ تقریباً ۱۵ کروڑ روپے ملنے کی رپورٹ ہے۔ اس مرتبہ سب سے زیادہ حیران کرنے والی فیس کا ذکر بگ باس بنگلہ کے میزبان اور سابق ہندوستانی کرکٹ کپتان سوروگنگولی کے حوالے سے کیا جارہا ہے۔ میتھون چکرورتی اور جیت کے بعد اب شو کی میزبانی سوروگنگولی کے سپرد کی گئی ہے۔ تقریباً ایک دہائی کے وقفے کے بعد واپس آنے والا بگ باس بنگلہ ۳۰/اگست ۲۰۲۶ء سے شروع ہو چکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سیزن ۳ کی میزبانی کے لیے سوروگنگولی کو ۱۲۵ کروڑ روپے سے زیادہ فیس ملنے کی بات کہی جارہی ہے۔ اگر یہ رپورٹ درست ثابت ہوتی ہے تو گنگولی بگ باس کے سب سے زیادہ معاوضہ لینے والے میزبانوں میں شامل ہوجائیں گے۔ بگ باس تمل کی میزبانی بھی ایک بڑے جنوبی ہند کے اسٹار وجے سیتھوپتی کر رہے ہیں۔ کمل ہاسن کے بعد میکرز نے وجے سیتھوپتی کو شو کی میزبانی کی ذمہ داری سونپی تھی۔ انہوں نے سیزن ۸ اور ۹ کی میزبانی کی اور اب بگ باس تمل سیزن ۱۰ میں بھی وہی میزبان ہیں۔ رپورٹ کے مطابق وجے سیتھوپتی کو اس سیزن کے لیے تقریباً ۷۵ سے ۸۰ کروڑ روپے معاوضہ دیے جانے کی بات سامنے آئی ہے۔